



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۳۰ اپریل ۱۹۹۸ء / مطابق ۳ محرم الحرام ۱۴۱۹ ہجری برداز جمعرات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲۔	چیخر مینوں کے پیش کا آغاز	۶
۳۔	وقہہ عسوالات	۷
۴۔	رخصت کی درخواستیں	۳۷
۵۔	تحریک اتحاق نمبر ۵ مجاہب میر جان محمد خان جمالی	۳۸
۶۔	تحریک اتو انبر امداد مجاہب جناب عبدالرحیم خان مندو خیل	۳۷
۷۔	تحریک اتو انبر ۲ مجاہب میر ظہور حسین خان کھوسہ	۵۷

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا آٹھواں اجلاس مورخہ ۱۳۰ اپریل ۱۹۹۸ء مطابق ۳ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ  
بروز جمعرات بوقت گیارہ حج کراچی منت قبیل دوپر زیر صدارت جناب میر عبدالجبار اپسیکر  
صوبائی اسمبلی بال کونک میں منعقد ہوا۔  
جناب اپسیکر : السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ  
از عبدالستین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَإِذَا قِرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتِمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ  
تُرْحَمُونَ ه وَإِذْ كُرِزَ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرَّعًا وَ خِينَةً  
وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْفُدُوقِ وَالاَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ  
الْفَاغِلِينَ ه

ترجمہ :- اور (لوگو) جب قرآن پڑھا جایا کرے یعنی پیغمبر تم کو قرآن ناتے ہوں تو (غفل نہ  
چھاؤ بلکہ) اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو عجب نہیں (اس کی برکت سے) تم پر رحم کیا  
جائے اور (اے پیغمبر) اپنے جی (ہی جی) گر گزا (گز گزا) اور ذر (ذر) کرا اور (ہست) زور کی آواز  
سے نہیں (بلکہ دھی می آواز سے) صبح و شام اپنے پروردگار کو یاد کرتے رہو اور اس کی یاد سے  
غافل نہ رہو۔

جناب اپسیکر : جزاک اللہ

جناب اپنیکر : بسم اللہ الرحمن الرحيم

یکرئی اسمبلی موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمین کے پیش کا اعلان کریں گے۔

**مسٹر اختر حسین خان :** بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قوعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر کے تحت اپنیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے روشن اجلاس کے لئے صدر لشیں مقرر کیا ہے۔ مسٹر سعید احمد باشمی۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل۔ مسٹر محمد اسلم پھنگی اور میر ظہور حسین خان کھوسہ۔

**جناب اپنیکر :** جی ظہور حسین خان کھوسہ صاحب۔ ہم نے پوائنٹ آف آرڈر زیر و آور رکھا ہوا ہے۔ اس میں آپ اپنی بات سمجھے گا۔

**میر ظہور حسین کھوسہ :** جناب والا پچھلے ماہ قدرتی آفات اور بر سات نے مکران ڈویژن میں تباہی مچائی۔ جس میں سینکڑوں لوگ لقہ اجل ہوئے۔ اس کے لئے دعا کے لئے کہتا ہوں۔ (مرحومین کے لئے دعا مغفرت کی گئی)

**جناب اپنیکر :** وقفہ سوالات۔ سوال نمبر ۱۳۱ میر عبدالکریم نوشیر والی سوال نمبر ہے لئے  
X ۱۳۱ میر عبدالکریم نوشیر والی : مورخہ ۶ نومبر ۱۹۹۷ء اور مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۹۸ء کو موخر شدہ کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائی گئے کہ  
الف) کیا یہ درست ہے کہ خاران واڑ سپلائی اینڈ ڈریٹ سسکیم کی حیثیت کو کم کرنے کے لئے  
نیپاک نے اس کے ڈیزائن میں تبدیلی کر کے اس کی استعداد کو کم کر دی ہے۔

ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو کیا مذکورہ اس سسکیم موجودہ ڈیزائن کے تحت شرکی  
آہو شی اور نکاسی آب کی ضروریات کو پورا کر سکے گی۔ سردار محمد اختر مینگل وزیر اعلیٰ جواب پڑھا  
ہوا تصور کیا گیا۔

(الف) نیپاک نے عالمی پینک کے تعاون سے ۶ شرودن خی و اڑ سپلائی اور ساتھ شرودن کے ڈریٹ کا  
ڈیزائن ۹۵-۱۹۹۳ء میں مکمل کیا تھا۔ نومبر ۱۹۹۵ء میں عالمی پینک کے مشن کی ہدایت کے  
مطابق ار اینڈ ایم کا خرچ کم کرنے کے لئے نئے معیار کے تحت پورے منصوبے کی دوبارہ

ڈیزائنگ کی گئی لیکن اس سے مخصوصہ کی استعدادوں میں کوئی کمی نہیں آتی ہے۔

ب) جزو (الف) کا جواب غلی میں ہے۔ لذایہ جزو غیر متعلق ہے۔

جناب اسپیکر : کوئی ضمنی سوال

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر ضمنی سوال

جناب اسپیکر ڈر شم خاران کا۔ پسلے اس کا ڈیزائن پورے شر کے لئے تھا اب چونکہ ایک سال سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے اس اب میرے شفید میں آیا ہے کہ آدھے شر انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔ دو کی ڈیزائنگ کی گئی ہے۔ کیا درست ہے یادو ہی پرانا اول والا ڈیزائن چل رہا ہے؟

جناب اسپیکر : جی جناب وزیر اعلیٰ صاحب

سردار محمد اختر مینگل : قائد ایوان جناب اسپیکر یہ درست ہے کہ پہلی جو ڈیزائنگ تھی اس میں تبدیلی لائی گئی ہیں اس کی وجوہات یہ ہیں کہ یہ پراجیکٹ جو ٹریڈ یونیورسٹی میں بجا گیا تھا تقریباً ۲۳۔۳۴ ملین پر کر دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ تھی جناب اسپیکر کہ اس وقت کے ڈیزائنگ کے مطابق اسکی جو کاست تھی وہ میٹ کرنی پڑتی تھی پیک سے اور per capital cast جو دو لڑک کے کھنے کے مطابق ہمارے یہاں خاص کر کوئی میں بھی per capital cast جو دو اڑپلانی کی آئی ہے وہ ہے پچاس روپے اور خاران میں per capital cast جو ہے ایک سے ایک روپے کافی زیادہ تھی۔ ورلڈ بنی کے مطابق اور یہاں کی پسمندگی سمجھتے ہوئے اس کی کاست کی کم کر دیا گیا اور ظاہر ہے کہ جب اس کی کاست کم کر دی گئی تو اس کی ڈیزائنگ بھی جیخ کرنی پڑی اس وقت موجودہ صورت حال میں اس کی cast تقریباً ۱۵۔۰۰ پتے۔ اس وجہ سے ماہوار کاست تقریباً ایک روپے تھے ہے ۔ قبے = اس وجہ سے اس کی ڈیزائنگ کو چیخنے کیا گیا ہے

جناب اسپیکر : اگلا سوال پھر میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے

ب) کیا یہ بھی درست ہے۔ کہ مزکورہ پر زہ جات تھیکہ کی شرائط کے مطابق درآمد نہیں کئے گئے

ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مزدورہ پر زہ جات کو بڑے پہنچنے پر بھی تاحال محکمہ جاتی چورتال یہ مرحلہ سے نہیں گزرے اور اب تک اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود بھی بے مصرف پڑے ہیں  
و) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اسکی کیا وجہات ہیں

**سردار محمد اختر مینگل :** (وزیر اعلیٰ) (جواب پڑھا ہوا التصور کیا گیا)

(الف) عالمی بینک اور حکومت بلوجستان کے معابرے کے مطابق چھ جیانی رگ مشینوں کے فاضل پر زہ جات حکومت جیان سے درآمد کی گئی جس کی تمام تفصیلات تقریات عالمی بینک کے مشوروں اور محدث کے متعلقہ افسروں نے مل کر طے کیں اور تقریباً اس کروز چھتر لائک روپے مالیت کے فاضل پر زہ جات منگوانی گئیں۔

(ب) مذکورہ پر زہ جات کی خرید کا شیکد میں الاقوای نینڈر مقابلے کے بعد حکومت پاکستان اور عالمی بینک کے نینڈر کی شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے درآمد کئے گئے

(ج) یہ درست نہیں ہے مذکورہ پر زہ جات محدث کے متعلقہ سورہ میں پڑے ہیں چھٹے چار سال سے محدث کو فاضل پر زہ جات کی مدد میں حکومت نے کوئی رقم میا نہیں کی ہے اور یہی پر زہ جات ان رگ مشینوں میں استعمال ہو رہے ہیں انہیں فاضل پر زہ جات کی وجہ سے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی تمام رگ اچھی کار کردگی کا مظاہرہ کر رہی ہیں اور کوئی بھی خراب نہیں ہوئی۔

و) تفصیلی جواب اوپر دے دیا گیا ہے۔

**میر عبد الکریم نوشیر والی :** جناب والا ضمنی سوال

پر زہ جات جو رگ کے لئے پر چیز کے گئے تھے اور یہاں پر جو بھی آیا ہے۔ کہ ریگ کے لئے ہیں ہم استعمال کر رہے ہیں جناب کیا قائد ایوان یہ بتاسکتے ہیں کہ آیا یہ استعمال ہو رہے ہیں یا ختم ہو چکے ہیں اور محدث کا کیا ارادہ ہے کیا اور بھی پر چیز کرتا ہے کیونکہ گیارہ بارہ کروڑ روپے کی مشینزی کے پر زہ جات ہیں

قائد ایوان جناب اپنے سرکار ان چھ رگ کے لئے پر زہ جات منگوائے گئے تھے یہ تو نہیں کہا جا سکتا ہے

کہ یہ تمام کے تمام استعمال ہوئے ہیں اس میں سے اکثر استعمال ہوئے ہیں۔ بقایا بھی ہیں جو استعمال ہو رہے ہیں اور کچھ پر زہ جات جن کی وجہ بھی ضرورت پڑی اُنہیں استعمال کیا جائے گا۔

**میر عبدالکریم نوشیر والی : جناب والا ضمنی سوال**

جناب بارہ کروڑ روپے کے پر زہ جات جو کئی سالوں سے پڑے ہوئے تھے اب گورنمنٹ کو کیسے اس کی ضرورت پڑی۔ ۵۱۰۰ سال پہلے یہ پر زہ جات جپان سے پر جیز کئے گئے اور ان چھ سالات سالوں میں یہ رزہ جات کیوں استعمال میں نہیں لائے گئے۔

**جناب اسپیکر : آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جو پر زہ جات خریدے گئے تھے وہ استعمال میں کیوں نہیں لائے گئے۔**

**قاائد ایوان : جناب اسپیکر پر زہ جات ملکوں کا اسحور میں رکھے جاتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ مشتری خواب ہو گئی فوری اس کے لئے ہم آرڈر دیں۔ آرڈر دینے میں بھی کچھ وقت لگتا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ کے لئے جو پر زہ جات ضروری ہوتے ہیں وہ ہم اسحور میں رکھتے ہیں اور پھر اسحور سے ضرورت کے مطابق نکال کر استعمال کے جاتے ہیں۔**

**جناب اسپیکر : اگر سوال میر عبدالکریم نوشیر والی صاحب**

**X ۱۲۳ میر عبدالکریم نوشیر والی**

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ  
الف) خران و اڑ پلانی اینڈ ذریث اسکیم کو تاخیر سے شروع کرنے کی کیا وجوہات ہیں اور اب  
مذکورہ سکیم کا کام بھی ہند ہے لیکن ٹھیکیدار کو مسلسل بل کی ادائیگی کی جا رہی ہے اس کی وجوہات کیا  
ہیں۔

ب) کیا یہ درست کہ یہ ٹھیکدے ایک ایسے شخص کو دیا گیا ہے جس کی اتنی استطاعت نہیں کہ وہ سہ  
کام مکمل کرو سکے۔

ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی تفصیل دی جائے نیز ٹھیکیدار مذکورہ کو اتنا بردا  
ٹھیکدے دینے کی کیا وجوہات ہیں۔

**سردار محمد اختر مینگل وزیر اعلیٰ :** (جواب پر بھاہو اقصور کیا گی)

الف) خاران و اثر سپاٹی اینڈ ڈریچ اسکیم کو آخر سے شروع نہیں کیا گیا بلکہ خاران و اثر سپاٹی اینڈ ڈریچ اسکیم کو عالمی بینک کی تمام اسکیمات پر ترجیح دیتے ہوئے سب سے پہلے شروع کیا گیا اس اسکیم پر کام کچھ غرضہ من رہا کیونکہ حکومت بلوچستان نے مالیاتی ڈپلن کی وجہ سے اوائیگیوں پر پابندی عائد کی ہوئی تھی اس اسکیم پر اس وقت کام شروع ہے اور کام کی رفتار کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام قواعد و ضوابط کے تحت ادائیگی کی جادہ ہے۔

(ب) یہ درست نہیں

(ج) محکمہ نے یہ نصیحت کسی بھی شخص کو نہیں دیا بلکہ ایک جائز و مبہج ایم ایس ماہیک کو کھلے مقابلے میں پری کو ایفکیشن کے بعد عالمی بینک کے طریقہ کار کے مطابق دیا گیا ہے۔ میر عبدالکریم نوшیروالی : اس پر میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ میں اس جواب سے مطمین ہوں۔

**جناب اسپیکر :** اگلا سوال

**۷۲۵ میر عبدالغفور کلمتی :** مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۹۷ اور مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۹۸ء کو موخر شدہ، توسط میر عبدالکریم نوшیروالی :

کیا وزیر اسلام از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۸۸ء تا ۱۹۹۷ء کے دوران گواہ و تربت اقلام میں کل کس قدر سرکاری اراضی کن کن لوگوں کو الاث کی گئی ہے تفصیل دی جائے

**بسم اللہ خان کا کڑ برائے وزیر مال :** سال ۱۹۸۸ء سے ۱۹۹۲ء تک ضلع

گواہ و تربت میں جتنی بھی اراضی الاث ہوئی تھیں وہ بذریعہ آرڈننس ۱۹۹۳ء کی نسل ہوئے ہیں

ابتدہ ۱۹۹۳ء سے تا ۱۹۹۷ء تک جو الاث منٹ ضلع گواہ و تربت میں ہوئی ہے ان کی تفصیل ضلع

وار درج ذیل ہے

**ضلع کیچ / تربت**

- ۱۔ عبد الواحد ولد حاجی عبد السلام  
 ۲۔ محمد حمیم ولد میر دوستین  
 ۳۔ محمد حنیف ولد عبد الصمد  
 ۴۔ وڈیرہ محمد یعقوب مری برائے مری قبلہ  
 ۵۔ بشیر احمد ولد نظر محمد وندزیر احمد ولد حاجی صاحب خان  
 ۶۔ میر محمد ایوب ولد محمد عظیم و محمد اقبال ولد حاجی خان محمد ۹۰۰۰ مریج فٹ فی کس  
 ۷۔ کہدو حاصل ولد ابراء ائم  
 ۸۔ میر غلام رسول ولد گاجیان  
 ۹۔ ڈاکٹر بدل خان ولد سید محمد  
 ۱۰۔ غلام قادر ولد راؤ محمد  
 ۱۱۔ ڈاکٹر امیر خش ولد کہدو محمد  
 ۱۲۔ ڈاکٹر عبد المالک  
 ۱۳۔ مسٹر فتح محمد محمد عظیم ولد محمد ایوب مر جوم بلیدی  
 ۱۴۔ اسلام شاہ ولد محبوب شاہ

### ضلع گواڑ

- ۱۔ محبوب پھیپھی ولد شیخ محمد عمر  
 ۲۔ نواب ذو الفقاد علی مگسی  
 ۳۔ مومن برا اورز  
 ۴۔ فیض محمد ولد حاجی گل محمد  
 ۵۔ محترم بے نظیر بھنو  
 ۶۔ خشی ولد ابراء ائم  
 میر عبد الکریم نوشیر وانی : ضمنی سوال۔ جتاب والا لاثمٹ کے بارے میں لکھا ہے

کہ ۱۹۹۷ء سے ۱۹۹۸ء جو الات ضلوع گواہ و تربت میں ہوئی ہیں اس میں انہوں نے لکھا ہے پہلے  
نمبر پر ۲۵۵۴ مریع فٹ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ جنمیں زمین الات کی گئی ہے یہ لوگ کمال سے تعلق  
رکھتے ہیں وہ گواہ کے ہیں ترب کے یہ اس میں کم از کم یہ ہونا چاہئے تھا کہ جس بندہ کو زمین  
الات کی جاتی ہے وہ اس علاقے کا بندہ ہو۔ اس کے لئے کوئی طریق کار ہونا چاہئے تھا۔ وہ کمال  
سے تعلق رکھتا ہے۔

**جناب اپسیکر :** نو شیر والی صاحب یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کو زمین الات کی گئی  
ہے ان کے ایڈریس نہیں ہیں۔

**میر عبدالکریم نو شیر والی :** جناب والا ان کا ہمیں پتہ چلے کہ وہ کمال کے ہیں؟  
جناب اپسیکر یہ صفحہ ۶ اور ۷ پر نام دیئے گئے ہیں ان کے سامنے ان کی الاشمت زمین لکھی ہوئی  
ہے۔ لیکن ان اصحاب کے ایڈریس نہیں ہیں۔

**بسم اللہ خان کا کڑوزیر :** جناب اپسیکر سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ سال ۱۹۹۷ء ۸۸۸ء  
کے دوران گواہ و تربت اضلاع میں کل کس قدر سرکاری اراضی کن کن لوگوں کو الات کی گئی  
ہے۔ رکھتے ہیں اور یہ ہدے کمال کے ہیں۔

**بسم اللہ خان کا کڑ :** جناب والا وہ اس سوال کے لئے فریش نوٹس دیں  
**جناب اپسیکر :** وہ ضمنی سوال تو پوچھ سکتے ہیں اسی حوالے سے وہ ضمنی سوال پوچھ رہے  
ہیں۔

**میر عبدالکریم نو شیر والی :** جناب اسی حوالے سے میں ایک ضمنی سوال پوچھتا  
ہوں۔ نمبر ۳ پر ضلوع کچھ تربت اور ضلوع گواہ صفحے ار و نمبر ۵ پر جو ہے ان حضرات کا تعلق کمال  
سے ہے؟ کیا ان کا تعلق اسی ضلوع سے یا اسی شر سے ہے اس کی ذرا تفصیل دے دیں۔ کیسے ان کو  
وہاں زمین الات ہوئی کس قاعدے کے تحت کسی قانون کے تحت یہ ہوا؟

**جناب اپسیکر :** کیا کر بینر یاد کھا گیا ہے۔

**بسم اللہ خان کا کڑوزیر :** جناب سوال میں یہ پوچھا جاتا ہے کہ یہ زمین پائی رود پے فن ف

الات ہوئی ہے اور پاکستان کا شری کہیں بھی کسی علاقے میں لے سکتا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیر والی : جناب اس کے متعلق وہ معلومات دے دیں کہ وہ کہاں کے شری میں ساری معلومات ہمیں چاہیں۔

بسم اللہ خان کا کڑو زیر : اس کے متعلق فریش معلومات چاہیں تو وہ اس کا نیا نوش دے دیں تاکہ ہم ان کو معلومات بھی فراہم کر سکیں۔

جناب اپیکر : بسم اللہ خان اس کے متعلق ضمنی سوال ہو سکتا ہے کیونکہ اسی سے متعلق ہی ضمنی سوال ہے۔

میر عبدالکریم نوشیر والی : جناب اپیکر ضمنی سوال یہ ہے کہ وڈیرہ محمد یعقوب میر کو کچھ میں کیسے زمین الات ہوئی وہ قانون آپ بتادیں قانون اور قاعدہ ضرور بتادیں ۲۔ محترم بے نظیر بھنو کو نوہزار مریخ فٹ ایکڑ ضلع گواور میں کیسے الات ہوئی؟

میر عبدالکریم نوشیر والی : جی اے ابراہیم صاحب اور علیشی ابراہیم صاحب کو کیسے زمین الات ہوئی۔

جناب اپیکر : کون جواب دے گا؟

سید احسان شاہ وزیر خزانہ : جناب میں اس کا جواب دوں گا۔ اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ جہاں تک جناب ضلع کچھ میں وڈیرہ محمد یعقوب میر کو زمین دینے کا تعلق ہے تو میرود کے کچھ رہیب وہاں آکر آباد ہو گئے تھے وہ ندی کے پاس تھے ہر سال جب ندی میں پانی آتا تھا ان کا جانی ضیاع ہوتا تھا اس لئے حکومت نے اس ندی سے ذریباہر پچاس ایکڑ زمین الات کی ہے تاکہ وہ اپنی کالوں بنا سکیں اور وہاں رہ سکیں۔ ایک تو یہ مسئلہ تھا دوسرا جناب ضلع گواور میں بے نظیر بھنو صاحب کو نوہزار مریخ فٹ زمین دی گئی ہے۔ جس میں کہ کریم نوشیر والی صاحب کی اسوقت اپنی حکومت تھی۔ ان کو ہی پتہ ہو گا کہ ان کو کیوں زمین الات کی گئی ہے اور اس میں کوئی قید نہیں ہے کہ ایک صوبہ کا آدمی دوسرے صوبے میں زمین نہیں خرید سکتا۔ یا یہ پر نہیں لے سکتا الات نہیں کر سکتا۔ دوسرا جو چیز نمبر پر پوچھ رہے ہیں علیشی ولد ابراہیم گواور کا ہی رہنے والا ہے وہیں کامعائی

آدمی ہے اور ہی این ایم کا سرگرم رکن ہے جس کو وہاں زمین الات کی گئی۔

جناب اپنیکر : اگاہ سوال مسٹر عبد الکریم نوشیر وانی

X ۲۶۹ میر عبد الکریم نوشیر وانی

کیا وزیر زراعت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پیلک سروس کمیشن کی تشویش کردہ دیسروچ آفیسر (۷۔۱۔۱) کی بھیں آسامیاں محکمہ زراعت نے منسون خ کرادی۔

ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اسکی کیا وجہ تھی؟

شیخ جعفر خان مندو خیل وزیر زراعت :

(الف) جی ہاں،

(ب) چیف سائنسٹ آفیسر نے ڈائریکٹر زراعت (تحقیق) کی تحریری چھٹی نمبر ۳۲۳/۳۲۳ مورخ ۷۔۱۔۱۹۹۷ کے تحت محکمہ کے سربراہ کی اطلاع دی کہ دیسروچ آفیسر زندی۔ ۷۔۱۔۲۵

سمیں خالی ہیں جنہیں مشہر کیلئے بلوجستان سروس کمیشن بھجو لیا جائے جو کہ مقامی اخبارات میں برداشت ۱۱۔ جون ۷۔۱۹۹۷ء کو ظہور پر یہ ہوا ادارہ زرعی تحقیقات میں زیادہ تر دیسروچ آفیسر یا تو پر دائزری یا گریدی ہی۔ ۱۸ میں ٹرانسفر، پوسٹنگ کے تحت اگلے سکیلوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں لیکن ان کا حق ریسروچ آفیسر زندی۔ ۷۔۱۔۱۹۹۷ء کو چارچ سhalbala تو فراہی صبح صورتحال

جاءے۔ چیف سائنسٹ آفیسر نے جب ۲۹ میں ۷۔۱۔۱۹۹۷ء کو چارچ سhalbala تو فراہی صبح صورتحال

حکومت کو بھجوادی اور یہ تجویز کہ بلوجستان پیلک سروس کمیشن سے گزارش کیجائے کہ مزکورہ

آسامیوں کو منسون کر دیتا تو قیمہ اسی آسامیوں پر ریگوار پر موشن نہ ہو جائے اس سلسلے میں

متعدد آفیسر کی جواب طلبی کی گئی ہے اور سروس روکز کمپلائن کارروائی کیجائے۔ ترقی کے بخاطر

آفیسر ان کے کیس زیر نظر ہیں جنکی بناء پر جب مزکورہ آفیسر زندی ترقی ہو جائیگی تو دیسروچ آفیسر

ہی۔ ۷۔۱۔۱۹۹۷ء کے لئے پیلک سروس کمیشن سے رجوع کیا جائے گا۔

X ۱۷۰ میر عبد الکریم نوشیر وانی

کیا وزیر زراعت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ صوبہ میں زرعی پیداوار کو منافع خوش بنانے کے لئے مکمل اقدامات کر رہا ہے۔ نیز صوبہ میں زرعی پیداوار کیلئے کولڈ اسٹورینج اور فوڈ پرو سینگ پلاٹس کی تعداد کی تفصیل بھی دی جائے

**شیخ جعفر خان مندو خیل وزیر زراعت:** زراعت کی منافع خوش بنانے کے لئے زرعی تحقیق اور ادھر بہرہ تن نئی زرعی اقسام کی تحقیق میں مصروف کارہے جس سے پیداواری لائگت کم اور زیادہ منافع ممکن ہے اس وقت گندم، جو، ٹماٹر اور دوسرا سبزیات کی نئی اقسام دریافت کی جا پچکی ہیں جو ہمارے موسمیائی خطبوں سے مطابقت رکھتی ہیں۔

نیز اس وقت کوئی میں پر اینڈویٹ سینکڑ میں دو کولڈ اسٹورینج اور تین فوڈ پر اسٹینک صلاحت کام کر رہے ہیں۔ پہلک سینکڑ میں لور الائی میں ایک کولڈ اسٹورینج ایشین بک کے تعاون سے قائم کیا گیا

۔

**X ۳۸۳ مسٹر عبد الرحمن مندو خیل:** (مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۹۵ء کو موخر شدہ)

کیا وزیر زراعت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء تا ۹۷-۱۹۹۶ء کے دوران مکمل زراعت اور اس کے ماتحت حکوموں برداروں میں منظور شدہ ٹھیکیداروں کے ناموں کی ضلع دار تفصیل کیا ہے؟

ب) مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء تا ۹۵-۱۹۹۵ء کے دوران مکمل نہ کورہ اور اس سے مسلک حکوموں برداروں کے ٹھیکیداروں کے تمام کام رائیکم، پروجیکٹ وغیرہ کی سالانہ واپسیوں کی کل تخمینہ لائگت معدہ نام ٹھیکیدار نیزان ٹھیکیداروں کو ادا شدہ رقم اور کام کی موجودہ کیفیت کی ضلع دار تفصیل کیا ہے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل وزیر زراعت:**

الف) مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء تا ۹۷-۱۹۹۶ء کے دوران مکمل زراعت میں مندرجہ ذیل منظور شدہ نے کام کیا ہے۔

ٹھیکیداروں کے نام کام کی تخمینہ لائگت اور کام کی کیفیت ضلع دار درج ذیل ہے

نمبر شمار	نام نجیکیدار و مقام	صلح جمال کام ہوا	تفصیل کام	تحمینہ لائگ	نجیکیدار کی او اشده رقم	صلح	تاریخ متحمل کام	کیفیت
۱.	مسٹر خضر اللہ کوئے	کوئے	NODP	۷۰,۳۹,۸۲۳ / ۷۳	۷۰,۳۹,۸۲۳ / ۷۳	کوئے	۲۰-۳-۵۷	ایک دفتر متحمل شدہ
۲.	مسٹر عبدالرحمن کوئے	کی	دفتر زریں پارٹی	۱۶,۰۴,۰۰۹ / =	۱۶,۰۴,۰۰۹ / =	کی	۲۷-۳-۵۷	ایک دفتر متحمل شدہ
۳.	مسٹر اختر نواز قلات گور	قلات گور	دفتر زریں پارٹی	۱۰,۰۳,۷۱۱ / =	۱۰,۰۳,۷۱۱ / =	قلات	۳۰-۳-۵۹	ایک دفتر
۴.	مسٹر مولا غوش قلات گور	قلات گور	کوارٹرز NODP گور	۸۵۵,۱۸۹ / ۷۵	۸,۵۵,۱۸۹ / ۷۵	قلات	۳۰-۳-۵۷	کوارٹرز نواز قلات گور متحمل شدہ
۵.	مسٹر یاد گھڈی بودھ مراہی	یاسیر آباد	دفتر زریں NODP نیم بودھی	۷,۰۳۷,۳۲۹ / ۰۳	۷,۰۳۷,۳۲۹ / ۰۳	یاسیر آباد	۳۰-۳-۵۷	ایک دفتر متحمل شدہ
۶.	مسٹر نذر محمد وست گور	چھتر آباد	کوارٹرز NODP خانپور	۹,۹۸,۷۳۱ / ۳۵	۹,۹۸,۷۳۱ / ۳۵	چھتر آباد	۱۳-۸-۵۷	کوارٹرز نواز قلات گور متحمل شدہ
۷.	مسٹر فور محمد علان	چھتر آباد	کوارٹرز NODP خانپور	۲۷۲۲,۸۲۲ / ۶۲	۲۷۲۲,۸۲۲ / ۶۲	چھتر آباد	۲۰-۸-۵۷	کوارٹرز نیکھل متحمل شدہ
۸.	مسٹر ردا زمیں نیان سواب	قلات گور	کوارٹرز NODP گور	۳۲,۰۲,۰۲۸ / ۸۰	۳۲,۰۲,۰۲۸ / ۸۰	قلات	۹-۹-۵۷	کوارٹرز نیکھل متحمل شدہ
۹.	آغا عبدالوباب قلات	قلات گور	کوارٹرز NODP گور	۸,۵۵,۱۸۹ / ۷۵	۸۵۵,۱۸۹ / ۷۵	قلات	۱۸-۹-۵۷	کوارٹرز نیکھل متحمل شدہ

نمبر شمار	نام تھیکیدار اور مقام	ضلع جہاں کام ہوا	تاریخ تھیکیل کام	کیفیت	تھیکیدار کی ادا شدہ رقم	تھیکنے لائے	ضلع	تاریخ تھیکیل کام	تفصیل کام	نگار	نگار	نگار
۱۰	محمد اشرف خضدار	سیہول	۱۳، ۱۳، ۲۶۸/۹۰	ایک ٹکڑہ عمل شدہ	۱۸۔۹۔۹۶	۱۳، ۱۳، ۲۶۸/۹۰	NODP	سیہول	نگار	نگار	نگار	نگار
۱۱	حاجی مولا حشیش ولان	گندوہ	۱۹، ۲۵، ۳۳۲/۱=	ایک ٹکڑہ فخر کو رفر	۲۲۔۹۔۹۶	۱۹، ۲۵، ۳۳۲/۱=	گندوہ	بھنگر	بھنگر	بھنگر	بھنگر	بھنگر
۱۲	شوکت حسین کوئٹہ	بی	۲۲، ۸۳، ۸۵۶/۷۷	دو ٹکڑہ لور ۳ کو رفر	۲۳۔۹۔۹۶	۲۲، ۸۳، ۸۵۶/۷۷	بی	بی	بی	بی	بی	بی
۱۳	عبد الرحمن کوئٹہ	گندوہ	۲۴، ۱۶، ۹۲۱/۲۹	آئل سیڈپات شیڈ	۲۷۔۳۔۹۶	۹۲۷، ۱۶، ۹۲۱/۲۹	بھنگر	بھنگر	بھنگر	بھنگر	بھنگر	بھنگر
۱۴	دولت رام خضدار	خضدار	۱۳، ۹۸، ۳۰۹، ۰۰۰۹	ایک ٹکڑہ	۱۲۔۲۔۹۶	۱۴، ۰۹، ۰۰۰۹	خضدار	خضدار	خضدار	خضدار	خضدار	خضدار
۱۵	علی احمد شاہ مستونگ	خضدار	۱۳، ۹۸، ۳۰۹، ۸۵	ایک ٹکڑہ	۱۸۔۲۔۹۶	۱۳، ۹۸، ۳۰۹، ۸۵	خضدار	خضدار	خضدار	خضدار	خضدار	خضدار
۱۶	مح حشیش ولان	نصیر آباد	۱۶، ۸۹، ۲۲۱/۲۳	ایک ٹکڑہ نصیر آباد	۲۲۔۵۔۹۶	۱۶، ۸۹، ۲۲۱/۲۳	نصیر آباد	ایک ٹکڑہ	ایک ٹکڑہ	ایک ٹکڑہ	ایک ٹکڑہ	ایک ٹکڑہ
۱۷	سید رازیں فیصل ساروہن	پشین	۱، ۸۲، ۳۵۵	چار دیواری شیڈ	۱۳۔۹۔۹۶	۱، ۸۲، ۳۵۵	پشین	پشین	پشین	پشین	پشین	پشین
۱۸	سید رزیج نخور سل	دو گرد و دو گرد	۱، ۷۰، ۰۰۰	دو گرد و دو گرد	۳۔۲۔۹۶	۱، ۷۰، ۰۰۰	کوئٹہ	کوئٹہ	کوئٹہ	کوئٹہ	کوئٹہ	کوئٹہ

(پارچہ نیٹ لیبلز کراچی)

نمبر شمار	نام حیکیدار اور مقام	جہاں کام ہوا	تفصیل کام	تاریخ مسکیل کام	کیفیت	خلع	تجھیز لگت	حیکیدار کی ادا شدہ رقم	ذی اکتمانی	ذی اکتمانی ۱۹۹۳ء
۱۹	نیشنل بیجنریک	ڈیوہ مراد جمالی								
۲۰	کنز کش اوت سٹر									
۲۱	میرزاں پیغمبر لاہور	کوس	درائے گرد تک	۱۵،۳۴۵	۱۵،۳۴۵	کوس				
۲۲	میرزہ خول کول رئیس	کوس	درائے ائمہ کنڈ بیجنری	۲۹۵۵۷	۲۹۵۵۷	کوس				
۲۳	پر ائمہ تک کوش									
۲۴	میرزہ شوکت صین	کوس	درائے مرست گازی نہر	۲۱,۰۰۰	۲۱,۰۰۰	کوس				
۲۵	پر ائمہ تک کوش						QAE-۳۵۲۸			
۲۶	میرزاں سی سر دہرا یاد	کراچی	سوپاور ایمنر ۸۰ عدد	۱۰,۰۰,۰۰۰	۱۰,۰۰,۰۰۰	کراچی				
۲۷	سپلائز									
۲۸	میر صاحب جان ایڈ کمپنی	کراچی	ہنڈنیپ سیک	۲۹۲,۰۰۰	۲۹۴,۰۰۰	کراچی				
۲۹	میرزہ گل ایڈ کمپنی	لاہور	ہنڈنیپ سیک	۱,۳۹,۰۰۰	۱,۳۹,۰۰۰	لاہور				
۳۰	میرزہ اوڈریلیک کراچی	کراچی	زائل پاور ایمنر	۲۳,۳۶,۰۰۰	۲۳,۳۶,۰۰۰	کراچی				

نمبر شمار	نام تحقیکدار	قطع جهال کام ہوا	تفصیل کام	تحمیل لاغت	ٹھیکنگ ارکی ادا شدہ رقم	قطع	تاریخ تحقیک کام	کیفیت
۲۷	حسن زرگی مرکز کوئٹہ	کوئٹہ	کوئٹہ	کوئٹہ	۸,۰۳,۳۸۳	۸,۰۳,۳۸۳	۱۹۹۳-۹۴ء	مختلف زرگی ادویات
۲۸	پیسر ز انور اینڈ کمپنی	کوئٹہ	کوئٹہ	کوئٹہ	۷,۵۰,۳۵۰	۷,۵۰,۳۵۰	۱۹۹۳-۹۴ء	مختلف زرگی ادویات
۲۹	قاضی ایوسی اشس کوئٹہ	کوئٹہ	کوئٹہ	کوئٹہ	۴,۶۵,۰۱۵ /	۴,۶۵,۰۱۵	۱۹۹۳-۹۴ء	مختلف زرگی ادویات
۳۰	کسائیڈ پیلس سیکھر کراچی	کوئٹہ	کوئٹہ	کوئٹہ	۴۰,۰۰۰	۴۰,۰۰۰	۱۹۹۳-۹۴ء	مختلف زرگی ادویات
۳۱	پیسر ز زمان اٹکر پر انور	کوئٹہ	چھوڑل پناہ (عل)	کوئٹہ	۱,۹۳,۶۵۰	۱,۹۳,۶۵۰	۱۹۹۳-۹۴ء	چھوڑل پناہ (عل)
۳۲	پیسر ز زمان اٹکر پر انور	کوئٹہ	کوئٹہ	کوئٹہ	۱,۲۳,۵۰۰	۱,۲۳,۵۰۰	۱۹۹۳-۹۴ء	ماڈل سب سولو
۳۳	پیسر ز ملت تریپل رز	کوئٹہ	کوئٹہ	روڈاڈیٹرز	۳,۸۵,۰۰۰	۳,۸۵,۰۰۰	۱۹۹۳-۹۴ء	روڈاڈیٹرز
۳۴	پیسر ز زمان اٹکر پر انور	کوئٹہ	سید ذرول	سید ذرول	۳,۹۳۶۵۰	۳,۹۳۶۵۰	۱۹۹۳-۹۴ء	سید ذرول
۳۵	حسن زرگی مرکز کوئٹہ	کوئٹہ	سید ذرول	سید ذرول	۲,۳۶,۳۹۰	۲,۳۶,۳۹۰	۱۹۹۳-۹۴ء	سید ذرول
۳۶	انور اینڈ کمپنی	کوئٹہ	مختلف زرگی ادویات	مختلف زرگی ادویات	۱۲,۶۹,۰۰۰	۱۲,۶۹,۰۰۰	۱۹۹۳-۹۴ء	مختلف زرگی ادویات

نمبر شمار	نام تهیکیدار	صلع بجهات کام ۹۰۰۰	تفصیل کام	تجزیه لاغت	تاریخ تجییل کام	صلع	کیفیت
۳۷	الورا ایند کمپنی کوئن	کوئن	۱۶۰,۲۵,۰۰۰	مالتفت زرگی اودیات	۱۹۹۳-۹۳	کوئن	مالتفت زرگی اودیات
۳۸	گریت فل ایسوسی اشنس	کوئن	۲,۶۶۳,۰۰	بیند نیپ سیک	۱۹۹۳-۹۳	کوئن	بیند نیپ سیک
							۱۱ هجر
۳۹	باشم خان ایند کمپنی کوئن	کوئن	۸,۴۳,۰۰۰	گندم تحریریز	۱۹۹۳-۹۵	کوئن	گندم تحریریز
۴۰	حسن زرگی مرکز کوئن	کوئن	۳,۹۸,۲۰۰	مالتفت زرگی اودیات	۱۹۹۳-۹۵	کوئن	مالتفت زرگی اودیات
۴۱	زوی اسٹر بیچل	کوئن	۲۶,۲۵,۰۰۰	۵۰ عدد گندم تحریریز	۱۹۹۳-۹۵	کوئن	۵۰ عدد گندم تحریریز
۴۲	میرزا باشم خان کوئن	کوئن	۲,۷۰,۰۰۰	۳۰ عدد گندم تحریریز	۱۹۹۵-۹۶	کوئن	۳۰ عدد گندم تحریریز
۴۳	میرزا باشم خان کوئن	کوئن	۹,۰۰,۰۰۰	۱۰ عدد گندم تحریریز	۱۹۹۵-۹۶	کوئن	۱۰ عدد گندم تحریریز
۴۴	حسن زرگی مرکز	کوئن	۲۳,۷۷,۰۰۰	۶۰ ترالی پاروز / ۳۰۰ بیند	۱۹۹۵-۹۶	کوئن	۶۰ ترالی پاروز / ۳۰۰ بیند
				نیپ سیک			

نمبر شمار	ہم محکیدار	صلح جمال کام ہوا	تفصیل کام	تحمینہ لائگت	صلح	تاریخ تحریک مکمل کام	کیفیت
۳۵	مسر زبیڈا گنجی	کوئے	مختلف زریٰ ادویات	۲۲،۷۵،۰۶۵۱=	کوئے	۱۹۹۵-۹۶ء	مختلف زریٰ ادویات
۳۶	مسر ز جعفریہ اور کراچی	کوئے	مختلف زریٰ ادویات	۵،۵۳،۹۵۸۱=	کوئے	۱۹۹۵-۹۶ء	مختلف زریٰ ادویات
۳۷	حقیر میرزا کوئے	گدر	تیر استور	۷،۰۸،۰۴۲۱=	تیر استور	۱۹۹۵-۹۶ء	حقیر اسٹور تیر استور
۳۸	عبد الرحمن کوئے	گندوہ	تحریر شید استور	۷،۰۶،۹۵۹۰۱=	تحریر شید استور	۱۹۸۸ء	فیصل کام مکمل تیر استور کوئے ر قم اداں کی گئی ہو ابے مرکزی حکومت سے خدا مکمل شدہ کلمت جدائی ہے کیونکہ اس کام کے لئے فناز جادی نہیں کئے گئے ہیں۔
۳۹	مسر ز گیلانی کنز بیکری	کوئے	بلوچستان مکر زراعت	۱۳۸۱= ۹،۰۵ میلین روپے کوئے = ۹،۱۵ میلین ۷-۹-۱۹۹۶ء	مکر زراعت ریسرچ ورڈ کے انتخابی بلاک کی ریسرچ ورڈ کے انتخابی بلاک کی تیر	روپے	کوئے

کیا وزیر زراعت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ماں سال ۱۹۸۷ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بھت سے مکمل زراعت اور اس سے متعلق مکاموں را دراڑوں میں جاری، نئے اور مرمت و دیگر اسکیوں پر اجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ہر اسکیم پر اجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی فنڈ کی اسکیم پر اجیٹ وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) کم جوالائی ۱۹۹۷ء تا ۱۹۹۸ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم پر اجیکٹ کے کام کا تکمیل کردہ فیصلہ حصہ تھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بیشمول تجوہی وغیرہ کی تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام پر اسکیم اور پر اجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ تکمیل نہیں ہوا ہے۔ اس کی وجہات کیا ہیں؟

### شیخ جعفر خان مندو خیل وزارت زراعت: جواب پڑھا ہو اتصور کیا گیا

ماں سال ۱۹۸۷ء ۱۹۹۷ء کے دوران مکمل زراعت کے تحت مندرجہ جدول اخلاقی میں درج ذیل کام جاری ہے

نمبر شمار	ضلع	لامگت مقام	کام کی نوعیت
۱۔	قلعہ سیف اللہ	ایک عدد تالاب	معمد چار عدد نالیاں
		۸،۱۲۰۰۰	کام مسترزنی
	۲۔	ایک عدد نالیاں	۲،۰۹،۰۰۰ مسلم باغ
۲۔	قلات	۸،۸۳۰۰۰ فلات	۱۔ تین عدد نالیاں
۳۔	لسیبلہ	۶،۲۱۰۰۰ حب	۱۔ چار عدد نالیاں
		۲۔ چار عدد نالیاں	۲۔ چار عدد نالیاں
۴۔	موئی خیل	۳،۵۳۰۰۰ موسیٰ خیل	۲ عدد نالیاں
۵۔	جعفر آباد	اس ضلع میں مقرر حدف	مکمل ہو چکا ہے۔

(الف) ضلع کوئٹہ میں بلو چستان ریسرچ مکمل زراعت پورڈ کے انتظامی بلاک کی تعمیر جاری ہے

جس کی کل تخمینہ لگت ۸۰۰۰۹۱۳ روپے ہیں۔

علاوہ ازیں بلوچستان زرعی کالج میں گیس اور نیو دیل کے لئے ۷۷۲ ملین روپے کی PDWP سے منتظر ہو چکی ہے۔

ب) پروجیکٹ مذکور میں تنخوا ہوں کی مد میں تقریباً ۵۷ لاکھ روپے سالانہ عملہ کوادا کیا جاتا ہے اب تک حلف مقررہ ۱۹۹۷ء سال ۹۸۔۷ کا تقریباً ۱۰۰ فیصد کام مکمل ہو چکا ہے تقریباً ۸۰ فیصد نالیاں مکمل ہوئی ہیں جو آئندہ ۲ ماہ میں مکمل کریں جائیں چونکہ حلف سال بھر کے لئے تخصیص کیا جاتا ہے اور موجودہ مالی سال کے چھ ماہ گزر چکے ہیں۔

اب تک مذکورہ عمارت کا ۱۰۰ فیصد مکمل ہو چکا ہے تا حال تھیکدار کو ۶۱۵ ملین روپے ادا کے جا چکے ہیں فی الحال موسمی حالات کی وجہ سے کام ہد ہے۔ یہم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۵ او سپتember ۱۹۹۸ء کے دوران اسکیم پر کوئی کام نہیں ہوا ایکو نکہ فائننس ڈپارٹمنٹ سے بلوچستان زرعی کالج کے لئے مقرر کردہ ۷۷۲ ملین روپے جاری نہیں کئے گئے جس کی وجہ سے اس اسکیم پر کام شروع نہیں کیا جاسکا۔

**جناب اسپیکر :** اس سوال کو پڑھا ہو اقصوہ کیا جائے۔ کوئی ضمنی سوال ہے تو فرمائیے۔  
**میر عبدالکریم مندو خیل :** صفحہ ۷ اجواب جزو ب میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ ۹۸۔۷ میں یہ آئندہ چھ ماہ میں مکمل ہو جائیں گی لیکن پھر انہوں نے نیچے دیا ہے کہ جو عمارت ہے ریسرچ ملکہ زراعت بورڈ کے انتظامی بلاک کا۔ اس کا ۱۰۰ فیصد مکمل ہو چکا ہے تا حال تھیکدار کو ۶۱۵ ملین روپے ادا کئے جا چکے ہیں فی الحال موسمی حالات کی وجہ سے کام ہد ہے۔ یہ یہم جولائی تا ۵ ستمبر ۱۹۹۸ء کے دوران اسکیم پر کوئی کام نہیں ہوا جناب سوال میر ایہ ہے کہ یعنی انہیں تک یہ کام جس کو چھ ماہ ہونے مکمل کیوں نہیں ہوا؟

**جناب اسپیکر :** مجی وزیر زراعت صاحب  
**شیخ جعفر خان مندو خیل وزیر زراعت :** ملکہ زراعت کے بورڈ کی بلڈنگ کا

آپ ذکر کر رہے ہیں۔ جناب یہ کام گز شستہ سال الات کیا گیا تھا؛ یہ سال پسلے کوئی زمین کا مسئلہ تھا زمین ان کو نہیں مل رہی تھی وہ سینٹ ڈاؤن ہو گئی اور بروئی میں جو لا یو سٹاک کا فارم تھا وہاں ان کو زمین دے دی گئی۔ اس پر کوئی سولہ لاکھ روپے کا کام ہوا ہے ۱۶ ملین کا کام ہوا ہے۔ بعد میں جو تھیک دار کی گارنٹی دی گئی ہے تک جو تھی اس میں ابہام تھا یعنی وہ غلط تھے اس وجہ سے مجرم نے ہم کو روک دیا ہے کہ آپ کام نہیں کریں گارنٹی ان کو آپ صحیح کر کے دے دیں۔ ابھی تک تھیک دار نہ ہو گارنٹی تھیک کر کے نہیں دی ہے میں دو دن خود پسلے بھی گیا تھا بلڈنگ کی میں نے اپنکوں کی تھی اور اس پر کام نہیں ہوا و دن پسلے ہم نے مینگ بلائی ہے کام اس پر رکا ہوا ہے کل بارہ بجے اس کے لئے مینگ بلائی ہے انشاء اللہ ہم یہ مسئلہ حل کر لیں گے۔ کام شروع ہو جائے گا یہ بات صحیح ہے اس پر کام بند ہے۔

**عبد الرحمن خان مندو خیل :** جناب ہمارا صحنی سوال یہ ہے اس کو ریکارڈ پر آنا چاہئے تھا باب آگے پسلے نہیں تھا

میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جناب زرعی کالج کے لئے انہوں نے رقم رکھی ہے علاوہ ازیں صحفے ۱۔ الف کا پہلا دو مر اپیر اگراف علاوہ ازیں زرعی کالج کے لئے گیس اور نیوب ولیں کے لئے ۱۶۷۷ ملین روپے کی پیڈی ڈبلیو سے منظوری ہو چکی ہے اب اس کے باوجود مجوزہ رقم جاری نہیں کی گئی ہے جس کی وجہ سے اسکیم پر کام شروع نہیں کیا جا رکا ہے۔ یہ تمام پر اجیکٹ رقم ریز نہیں ہو امنظور نہیں ہوا بلکہ یہ نتیجہ ہے تو اس کے معنی ہے یہ اسکیم آپ نے ہا کام کر دی ہے اس کا آپ نے کیا علاج کیا ہے؟

**شیخ محمد جعفر خان مندو خیل وزیر زراعت :** اس کے لئے جو بھت میں یہ بائیس لاکھ کچھ روپے منظور ہوئے تھے جس میں الیکٹریٹیکس تھی اور گیس کھنکھنہ ایک نیوب ولیں وہاں کھدائی تھی لیکن ابھی تک پیسے Release نہیں ہوئے ہیں۔ یہ بات صحیح ہے لہذا ابھی تک کام شروع نہیں ہو سکا اس پر جناب اسپلیکر : کیا کر رہے ہیں اس پر؟

**عبدالرحیم خان مندوخیل :** کیا آپ نے انظام کیا ہے؟

**شیخ محمد جعفر خان مندوخیل وزیر زراعت :** مکرہ فانس سے ہم لوگ رجوع کریں گے کہ پسلے بھی ہم نے کیا ہے پھر اس پر رجوع کریں گے کہ یہ پیسے جلد سے جلد سے Re-lease کر دیں کیونکہ نوب دیل کا تو یہ ہے کہ "Deposit" ہو جات ہے ہیں "Leaseable Amount" بھی ہم Deposit کر دیں گے سوئی گیس والوں کو جب مل جائیں گے توجہ کا اس کے اوپر فوری اڑ نہیں پڑے گا۔ اس میں تو ایک یہ آتا ہے کہ دو میئن رہ گئے ہیں مگر آپ کام کسی طرح کر سکیں گے۔ Basically یہ زیادہ تر Deposit Work ہے۔ نوب دیل کے پیسے P.H.E کے ساتھ Deposit ہوتے ہیں یادہ وہ گیس والے کے ساتھ Deposit ہو جاتے ہیں امید ہے کہ یہ پیسے اگر جیسے ہی Release ہو گئے ہم اس پر کام شروع کر دیں گے۔

**جناب اسپیکر :** شکریہ ہی  
**عبدالرحیم خان مندوخیل :** آپ یہ Commitment دیں کہ یہ رقم

Lapse نہیں ہو گی اور ابھی آپ جب یہ

**جناب اسپیکر :** ہدف مکمل کریں گے؟

**مولوی امیر زمان سینئر منسٹر :** میں Commitment دے سکتا ہوں میں

Committtent اس وجہ سے نہیں دے سکتا ہوں کہ Release کرنا ایک کام نہیں ہے۔ وہ

فانس منسٹر کا کام ہے کہ اگر "Release" کر دیں گے تو ہم Lapse نہیں ہونے دیں گے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل :** یعنی ہم لامکاروپے جناب زرعی کالج کے لئے بہت

اہم ہے اور یہ Already چکا ہے اور اس میں پھر آپ اس کو Lapse کر رہے ہیں یعنی یہ آپ

کیسے کر رہے ہیں کیوں کر رہے ہیں؟

**جناب اسپیکر :** نہیں Lapse تو نہیں کر سے وہ کہتے ہیں مگر جو نہیں وہاں سے پیسے

Release ہوں گے کام شروع کر دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : تو میں یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ ویسے ہی ہمیں-Committment دیں کہ ایک تو آپ رقم اسی جناب اپسیکر : ایک منت

میر عبدالکریم نوشیر وانی : آپ Part of the Government ہیں۔ آپ اگر Commitment نہیں دیں گے تو اور کون دے گا۔ Part of the Govern-

ment مولوی امیر زمان وزیر زراعت : صحیح ہے میں Commitment دیا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ پیسے Lapse نہیں ہوں گے اور اس کو ہم لوگ زرعی کالج کے لئے استعمال کریں گے یہ میں Commitment دیا ہوں اور فرانس مفسر صاحب نے بھی اشارہ دیا ہے کہ ہو جائیں گے۔

جناب اپسیکر : Next Question Thank you very much. جناب عبد الرحمن خان مندو خیل

عبدالرحیم خان مندو خیل : سوال نمبر ۲۲۳۔

X ۲۳۳ مسٹر عبد الرحمن خان مندو خیل

کیا وزیر جنگلات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ الف) مالی سال ۱۹۹۳ء ۱۹۹۴ء کے دوران مکملہ مذکورہ اور اس سے منسلک مکملوں اداروں کے صحیح پروگریم کام رائیکم پروجیکٹ وغیرہ کی سالانہ دار اور ان کی کل تخمینہ لائگت ممداد ہم صحیحدار نیزان صحیحداروں کو ادا شدہ رقم اور کام کی موجودہ کیفیت کی ضلع وار تفصیل کیا ہے

مولانا امیر زمان سینئر وزیر جنگلات : جواب پڑھا ہوا التصور کیا گیا

الف) مالی سال ۱۹۹۳ء ۱۹۹۴ء کے دوران مکملہ جنگلات اور اس کے ماتحت مکملوں

میں منظور شدہ تھیکیداروں کے نام ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے  
برائے سول ور کس ضلع کوئند  
        ضلع زیارت

۱۔ میسرز حاجی صدوخان میسر ز موکی جان

۲۔ میسرز فریدا نجیب نگ کمپنی میسر ز علی احمد جان

۳۔ میسر ز محمد انور اینڈ بر اورز میسر ز حاجی سید نور

۴۔ عبد الحق میسر ز محمد اعظم کاکز

۵۔ میسر ز اسد خان اینڈ بر اورز میسر ز طاہر خان اینڈ بر اورز

۶۔ میسر ز خدائے والہ اینڈ کمپنی میسر ز شیر زمان

۷۔ میسر ز حاجی جلال دین میسر ز محمد صدیق اینڈ بر اورز

۸۔ میسر ز صورت خان میسر ز گل محمد سارگنگزی

۹۔ میسر ز آغا سلطان شاہ ضلع گوادر بکراں

۱۰۔ میسر ز شمس کفسٹر کش کمپنی میسر ز حیم خش بلوج

۱۱۔ میسر ز نیشنل پاپ ائٹ سٹریز میسر ز رکت علی بلوج

۱۲۔ میسر ز اے این خان میسر ز سنی ایسوی ایٹس

۱۳۔ میسر ز آفتاب اینڈ کمپنی میسر ز خدا خش دشتی

۱۴۔ میسر ز نواب کفسٹر کش کمپنی میسر نصیر احمد بلوج

۱۵۔ میسر ز لامان اللہ

برائے سپلائرز

۱۔ میسر ز قاضی ایسوی ایٹ

۲۔ میسر ز وقار انٹر پر انرز

۳۔ میسر ز حاجی امر ان تارن

۴۔ میسر ز حق انٹر پر انزر

(۱۱) وزیر شیڈ پروجیکٹ میں کوئی باقاعدہ منظور شدہ Enlisted ملکیتار نہیں ہے  
 ب) ضلع ہام ملکیتار تنخینہ لائکٹ کام کی نوعیت ادا شدہ رقم موجودہ کیفیت  
 کوئی حاجی صدو خان مندو نہیں ۱،۲۵۳۰۶۰۰ تغیر رہائش گاہ دارے ۷۴۷۲۳۱۷ سے ۱۳،۸۷۲۳۱۷ سے فیصلہ مکمل  
 سرفی صد مکمل  
 برائے آرائیف او

زیارت شیر زمان کا کمز ۱۵۷۲۳۹۹۵ تغیر، فائزی ایف او ۲۳۳۸۰۰۰ سو فیصد مکمل

### زیارت

- ۲۔ تغیرہ ایف اور رہائشگاہ سانحہ فیصلہ مکمل
- ۳۔ تغیر رہائشگاہ آرائیف اور عدد سانحہ فیصلہ مکمل
- ۴۔ تغیر مشینی شیڈ سو فیصد مکمل

زیارت کی عمارتوں کا ابتدائی تنخینہ ۵۷۲۳۹۹۵ روپے لگایا تھا اس میں Consultancy فرم نے یونیکلی جیادوں پر اس کا دوبارہ تنخینہ ۷۴۷۲۳۲۸ روپے لگایا اس کے ۱-PC میں ۵۶،۰۰۰۰۰ روپے فراہم کئے گئے ہیں ۱۱۵۲۳۲۸ روپے کے لئے عالمی پیک کو لکھا گیا ہے ملکیتار کو اب تک ادائیگی صرف ۳۳۳۸۰۰۰ روپے ہو چکی ہے

### واڑی شیڈ پلانگ اینڈ ملنجمنٹ پروجیکٹ

نمبر شمار سال ہام ملکیتار کام کی نوعیت تنخینہ لائکٹ ادا شدہ رقم ضلع  
 ۱۔ ۹۶-۱۹۹۵ء میرز عبدالرحیم گورنمنٹ، فراہمی ایک عدد ٹریکٹر، ۱۰۰،۰۰۰ کوئی  
 کمشنر کیٹر جزل آرڈر پلائرز رہائی اور ایک عدد واڑیں

۲۔ ۹۶-۱۹۹۵ء میرز عبدالرحیم گورنمنٹ فراہمی فرنچیز برائے ۳،۶۳،۸۹۵،۳۹۵۰۰۰ کوئی، بور الائی

کمشنر کیٹر جزل آرڈر دفتر پروجیکٹ واڑیں

پلائرز دفترہ ایف او (تین)

۹۶-۱۹۹۵ء میسر ز عبد الغفار اینڈ	فراتھی بلڈنگ سیزمل ۲۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۳،۰۰۰،۰۰۰	کوئٹہ
بڑی دہشت یافت	سریا ایش و غیرہ	جزل آرڈر سپلائرز
برائے تعمیر و فتوپروجیکٹ	ڈارکیٹر ڈی ایف او ایز شینڈ	کونٹہ
مہماں زگی نوہ	پارک کوئٹہ	
فراتھی، ہوائی الیو میکٹم، کھر کیان ۲،۵۰۰۰۰۲،۷۵،۰۰۰	گور نہت کنسٹرکٹر جزل	۹۶-۱۹۹۵ء میسر ز سید محمد عباس
برائے پروجیکٹ ڈارکیٹر	ڈی ایف او و فتو زگی نورہ	آرڈر سپلائرز، کونٹہ
پارک کوئٹہ		
فراتھی و ہوائی فلش ڈورز ۸۰،۰۰۰،۰۰۰	عبد الغفور ووڈا اینڈ	۹۶-۱۹۹۵ء میسر ز پیر محمد اینڈ
برائے دفتر و ایز شینڈ پروجیکٹ	زگی نور و پارک کوئٹہ	الیو میکٹم کمپنی کوئٹہ
تعمیر باٹھری وال مہماں ۲،۸۰،۰۰۰	ایز کمپنی کنسٹرکشن ڈولپر	ایز اینڈ آرڈر سپلائرز کوئٹہ
زگی نور و پارک و ایز شینڈ	کوئٹہ	۹۶-۱۹۹۶ء میسر ز عبد الغفور خان
تعمیر باٹھری وال مہماں ۲،۸۰،۰۰۰	تعمیر باٹھری وال	۹۶-۱۹۹۶ء میسر ز عبد الغفور خان
مہماں زگی نور و پارک	ایز کمپنی کنسٹرکشن، ڈولپر	ایز اینڈ آرڈر سپلائرز کوئٹہ
و ایز شینڈ کوئٹہ محمد	پارک اور مسکن	ایز اینڈ آرڈر سپلائرز کوئٹہ

۸۔۷۔۹۶۔۱۹۹۶ء میسر ز ع بالخوار ایڈ	ہوائی مٹی کے بہات ۹،۹۲،۵۵۰،۱۰،۰۰۰،۰۰۰ کوئن	سزگور جنت کسز کیٹر
۲ عدد مقام کرک	ضلع کونے	بڑل آرڈ پلائز کونے
نوت : ضلع کونے میں سال ۹۳۔۹۴ء تا ۱۹۹۴ء کے دوران میکے پر دیے گئے تمام کام مکمل ہو چکے ہیں۔		

## لور الائی ڈویشن

۱۔۷۔۹۶۔۱۹۹۵ء میسر ز میر سیف اللہ خان	فرابی تھیلیاں ۲۰۰ ، ۸۰،۰۰۰،۰۰۰ لور الائی	ایڈ کمپنی کونے
۲۔۷۔۹۶۔۱۹۹۵ء میسر ز اختر شاہ ایڈ کمپنی	ہوائی مٹی کے بہات ۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰ لور الائی	مقام درگئی اور الائی
۳۔۷۔۹۶۔۱۹۹۵ء میسر ز میر سیف اللہ خان	ہوائی مٹی کے بہات ۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰ لور الائی	ایڈ کمپنی
۴۔۷۔۹۶۔۱۹۹۵ء میسر ز اختر شاہ ایڈ	مقام منی وی ۳۵۰۰۰ لور الائی	ایڈ کمپنی اور الائی
۵۔۷۔۹۶۔۱۹۹۵ء میسر ز سیف اللہ ایڈ	ہوائی بہات مٹی ۳۵۰۰۰ لور الائی	کمپنی کونے
۶۔۷۔۹۶۔۱۹۹۵ء میسر ز محمد علی ایڈ	مقام سنجاوی ۳۵۰۰۰ لور الائی	کمپنی اور الائی
بڑی ریت، سیست، غیرہ	برائے قیمت دفتر ڈویشن	
فارست آفیسر لور الائی		

۷۔ ۹۔ ۱۹۹۶ء میرز عبدالغفار ایڈ ہوائی مٹی کے بدات ۱۵۰۰۰۰ قائد عبداللہ پیش  
سنزگور حفظ کنٹریکٹر ۲ عدد در میانے ارو ۶ عدد  
و جز اڑ دپلائرز چھوٹے بدات مقام توبہ  
کوئک اچھی اخیر چین و  
حسن زمی چین

**جناب اسپیکر :** جواب پڑھ اہوا تصور ہوں کوئی ضمنی سوال اگر ہے اس میں۔ ضمنی سوال ہے آپ کا؟

**عبدالرحیم خان مندو خیل :** نہیں

**جناب اسپیکر :** اکلا سوال بھی عبدالرحیم خان صاحب کا ہے

**X ۳۶۰ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل**

کیا وزیر جنگلات ازراو کرم مطلع فرمائیں گے کہ

اف) ماں سال ۹۸-۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی جھٹ سے محکمہ جنگلات اور اس سے ملک مکھموں رہداروں میں جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیوں پر اجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ہر اسکیم پر اجیکٹ کے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی فنڈز کی اسکیم پر اجیکٹ وار تفصیل کیا ہے؟

ب) کیم جولائی ۷۱۹۹۷ء ۱۵ ۲۱ دسمبر ۷۱۹۹۷ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم پر اجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ تھیکیدار اگر ہو اور اس کام پر اب تک ادا شدہ بشمول تجوہا ہیں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام رہ اسکیم اور پر اجیکٹ وغیرہ کا جس قدر مکمل نہیں ہوا ہے۔ اس کی وجہات کیا ہیں؟

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر اعلیٰ وزیر جنگلات**

الف) ماں سال ۹۸-۹۷ء میں درج ذیل منصوبہ جات بلوچستان کے مختلف اضلاع میں جاری

## سیر و ملک قرضہ جات را مددی پروجیکٹ

	ضلع	ترقیاتی فنڈز	غیر ترقیاتی فنڈز	پروجیکٹ کا نام
۵۲۰	ستونگ	۳،۸۹۳	نہن الاعلاتی شرائعتی منصوبہ برائے	تحفظ و ترقیاتی بالائی رقبہ جات
۳۲۶	کوئٹہ	۳،۱۲۲	اصلاح بزرگی چلن نیشنل پارک کوئٹہ	ریگیڈی پروجیکٹ گواڑ
۳۳	کوئٹہ	۱،۳۸۷	پلانگ یونٹ محکمہ جنگلات بلوچستان	پاکٹ پروگرام حاصل و ارزشید
۱،۱۰۳	زیارت	۲،۱۳۹	بھرپی و انتظام جو پھر فارست	وائزشید پلانگ اینڈ میمنٹ
۱،۲۰۰	کوئٹہ	۳،۱۸۳	لور الائی	پروجیکٹ

	ضلع	ترقیاتی فنڈز	پروجیکٹ کا نام
۷۶۰	-	۲،۲۰۳	قلعہ عبداللہ
۱،۱۸۰	کوئٹہ	-	اکم جرینگ پروجیکٹ
۱۰	پشین	-	پلیک سیکھ ترقیاتی پروگرام برائے سال ۹۸-۹۹ء کی جاری سکھیات
۱۵۰	بسی	۱۵۰	شجر کاری حب ذی
۲۰۰	جعفر آباد	۲۰۰	تو سی گلو شرپلائیشن بسی
۳۰۰	زیارت	۳۰۰	شجر کاری کھیر تحریکیں پلائیشن
			تعیر ریسٹ ہاؤس طور شور

## ب) بیر ون ملک قرضہ جات، رامدادی پروجیکٹ

اوائیں در قم بمشمول تنخواہ مالی خرچ شدہ فیصلہ اسکیمات وغیرہ کا پروجیکٹ کا نام جس قدر حصہ مکمل ہوا

بنیان اعلاء قائمی شراکتی منصوبہ ۵۹۸ ۱۳%

برائے تحقیق و ترقیاتی بالائی رقبہ جات خرچ کرنے پر پابندی

اصلاح ہزار سو چھٹیں پیٹھنل پارک کوئنہ ۳۸۷ ۱۱%

ریگیڈی پروجیکٹ گودار ۲۰۱ ۶۰۲ % دغیرہ پر خرچ کی گئی

پلانگ یونٹ محلہ جنگلات بلوچستان -

پائلٹ پروگرام برائے عالی واڑی شید ۹۲۲ کرچہ میں مرمت چیک ڈیم مرمت

بہتری و انتظام جو نیز فارست ۱۰۳۸ ۵% چھ عدد گاڑیاں، مرمت پاپ

واڑی شید پلانگ اینڈ میخنٹ پروجیکٹ ۲۰۰۵۶ ۱۵% لائن، مرمت روڈ، مرمت روز

گارڈن خریداری ۱۲ اہارس پارک و رواڑی پہنگ

اک جزینگ پروجیکٹ ۱۱۸ ۵۲% مشین مرمت ریسٹ ہاؤس مرمت

چوکیدار کوارٹر کی چار دیوواری

پبلک سیکفر ترقیاتی پروگرام برائے سال ۹۸-۹۹ء کی جاری اسکیمات

شجر کاری حب ڈیم

توسی گلو شر پلانٹشن بسی ترقیاتی فنڈز کے خرچ کرنے پر پابندی ہے صرف

تنخواہ وغیرہ پر رقم خرچ کی گئی ہے

شجر کاری کھیر تحریکنال پلانٹشن

تعمیر ریسٹ ہاؤس طور شور

آری شجر کاری اسکیم

جناب اپنیکر : جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے کوئی ضمی سوال ہوتا ؟

عبدالرہم مندو خیل : ضمی سوال ہے

جناب اپنیکر : بھی ارشاد

عبدالرہم مندو خیل : جناب ان میں بھی یہ تمام جو پرا جنکس ہیں اس کے صفحہ ۲۶ پر

آپ دیکھیں یعنی صفحہ چوہس اور پیچس پر تو انہوں نے Detail دی ہے کہ ایسے پرا جنکس ہیں

اس پر اتنا خرچ ہو گی اتنا غیر ترقیاتی اتنا ترقیاتی لیکن ۲۶ میں سوال کے جزوں میں جو جواب دیا ہے

وہ یہ ہے کہ ترقیاتی فنڈز کے خرچ کرنے پر پابندی ہے۔ صرف تشوہ وغیرہ پر خرچ کی گئی ہے۔

یعنی تمہرہ فیصد چھوٹ اعشار یہ دو ایک روپیہ بندی پر اجیکٹ گواہ کا۔ اس میں شاید ۶۲ فیصد خرچ ہوا ہے

وہ بھی پتہ نہیں صحیح واضح نہیں ہے باقی سب ترقیاتی فنڈز نہیں ہیں۔ اصل جواب یہ ہے ہم یہ پوچھنا

چاہتے ہیں کہ یہ تمام سال گزر گیا اب تو ممکن ہے جناب آج تمیں اپریل میں جو ان دو مینے میں آپ

نے تمام یعنی جو بحث کا ذو پہنچ کا کام تھا اس میں ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کیا ہے تو اس کی

وجہات

جناب اپنیکر : کیا ہے ؟

عبدالرہم مندو خیل : اور کیا آپ اس کو ان دو مینے میں تکمل کریں گے۔ یہ Com-

mittment میں آپ۔

جناب اپنیکر : مولانا امیر زمان صاحب یعنی یہ جو پرا جیکٹ آپ کے ہیں

عبدالرہم مندو خیل : جناب والا یعنی جو بحث ہمارے سامنے رکھا گیا اور یہاں عوام کی

اس بیلی نے اور اس صوبہ کی اس بیلی نے منتظر کیا وہ بحث اس کا ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوا

ذو پہنچ میں

جناب اپنیکر : جناب ؟

مولانا امیر زمان سینئر وزیر : جناب اپنیکر خان صاحب کو علم ہے اس بارے میں کہ

بلوچستان میں جو پیسے کی کی ہے یا جو مشکلات ہیں باقاعدہ تمام حضرات کو ہم نے برینگ بھی دی

اور تمام تفصیل ان کو بتاوی اگر جب بھی پیے مل گئے انشاء اللہ اس کا آپ کو مکمل کر دیں گے اور جب پیے کا جو دشیں ہے تو یقیناً بات ہے کام اسی طرح ادھورا رہ جائے گا۔

**عبدالرحیم مندو خیل :** جناب والا جو پیر آپ کے پاس ہوتا ہے اس کی Priority رکھیں۔ یعنی پیر تو آپ کے پاس ہے آپ خوب خرچ کر رہے ہیں لیکن خرچ آپ ڈوپٹمنٹ میں نہیں کر رہے ہیں۔ جو بیانوی چیز ہے۔

**جناب اسپیکر :** مولانا امیر زمان صاحب سوال یہ ہے کہ ترجیحات مقرر کریں۔

**عبدالرحیم مندو خیل :** آپ مریانی کریں ان دو مہینوں میں یہ جو پرائیلنس ہیں ان لوگوں کا میاب کرنے کے لئے باقاعدہ اس پر خرچ کریں۔

**مولانا امیر زمان سینئر مفسر :** جناب اسپیکر اشارہ ناقویں نے کہ دیا کہ خان صاحب کو باقاعدہ طور پر اس بارے میں علم ہے اور تفصیل ہم نے اس کو بتائی ہے اور حکومت نے ان چیزوں کے لئے ترجیحات باقاعدہ طور پر رکھی ہے جتنے بھی پیے حکومت کے پاس ہیں وہ ترجیحاتی بیانوں پر ان کا مولوں پر خرچ ہو رہے ہیں اور جہاں پر پیے نہیں ہیں وہ کام یقیناً اسی طرح سے پڑا ہے جیسا کہ خان صاحب کہتے ہیں

**جناب اسپیکر :** صحیح ہے شکریہ جی

Next Question Mr. Abdul Rahim Khan Mandokhail.

## X ۳۹۱ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل

کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مگرے جنگلات اور اس سے نسلک مکہموں رہاداروں کے پاس صحیح اور خراب حالت میں کل کس قدر گریڈ ڈر بلڈوزر ریگر میں موجود ہیں نیز خراب میشینوں کی تعداد مدت خرافی صحیح اور خراب میشینوں کی جائے استادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے  
(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء کے دوران مدار جہاں گریڈ ڈر بلڈوزر ریگر ریکٹر ریگر اور دیگر میشینوں نے پیک رنجی شعبہ میں ماہانہ کس قدر گھنٹے کام کیا ہے ضلع وار تفصیل دی جائے؟

ج) جزو (ب) میں ذکورہ مدت کے دوران مذکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سرک اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد رائکر رکلو میزدھ فت رکعب فت اور رقم وغیرہ کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

### مولانا امیر زمان سینئر وزیر برائے وزیر جنگلات

الف) اس ضمنی میں عرض ہے کہ محکمہ جنگلات اور اس سے متعلق مکاموں اور اداروں کے پاس اس وقت کوئی بھی گریڈر ربلڈوزر رگ مشین موجود نہیں ہے۔

ب) کیم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۵ اد سپتبر ۱۹۹۷ء گریڈر ربلڈوزر رٹریکٹر رگ اور دیگر مشینوں نے پہلک رنجی شعبہ میں کوئی کام نہیں کیا۔

ج) جزو (ب) کیم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۵ اد سپتبر ۱۹۹۷ء کوئی کام نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا التصور کیا جائے وزیر جنگلات صاحب۔ کوئی خمنی سوال؟

عبدالزہر حیم مندو خیل: خمنی ہے۔

جناب اسپیکر: جی فرمائیے۔  
عبدالزہر حیم مندو خیل: جواب افیل میں انہوں نے بتایا ہے کہ محکمہ جنگلات اور ان سے متعلق مکاموں اور اداروں کے پاس اسوقت کوئی بھی گریڈر بلڈوزر رگ مشین موجود نہیں ہے۔

میر اسوال ہے یعنی رٹریکٹر یعنی آپ نے اس بیلی کے سامنے غلط بیانی کی ہے۔ With due respect آپ کے پاس رٹریکٹر نہیں؟ آپ کے محکمہ کے پاس کیا کم از کم تیس رٹریکٹر نہیں؟

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ جی محکمہ جنگلات کے پاس رٹریکٹر نہیں ہیں یا ہیں؟ جی ارشاد کون بتائیں گے جی؟ مولانا امیر زمان صاحب جواب میں ہے کہ نہیں ہیں۔

مولانا امیر زمان سینئر مفسٹر: جواب میں لکھا نہیں ہے۔ اس میں گزارش یہ کروں گا کہ اگر خان صاحب کی اطمینان اس میں نہیں ہے کیونکہ متعلقہ وزیر صاحب آج موجود نہیں ہیں مولانا صاحب آئے ہیں وہ ان کے ساتھ ہیں تو اس ایک سوال کو آپ اگر Deffer کر دیں اس بیلی کے اسی سیشن میں دوبارہ لا کیں تراکہ و دوبارہ تفصیل دی دیں۔

جناب اپنیکر : نہیں Thank you. -Right

عبدالرازح جم مندو حیل : صحیح۔

جناب اپنیکر : Question hour is over. ابھی سیکر ٹری صاحب سے گزارش

ہے کہ اگر کوئی درخواست رخصت کی ہو تو پڑھئے

سیکر ٹری اسمبلی : سردار میر چاکر خان دو منگی ایمپلے نے آج تیس اپریل اور دو منگی ۹۸ کے لئے اجلاس سے رخصتی کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر : سوال یہ ہے کہ آیار رخصت منظور کی جائے؟

رخصت منظور کی گئی

سیکر ٹری اسمبلی : میر فائق علی بھالی صاحب نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر : سوال یہ ہے کہ آیار رخصت منظور کی جائے؟

رخصت منظور کی گئی

سیکر ٹری اسمبلی مولانا عبد الواسع صاحب صوبائی وزیر نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر : سوال یہ ہے کہ آیار رخصت منظور کی جائے؟

رخصت منظور کی گئی

سیکر ٹری اسمبلی ملک محمد سرور خان کا کڑ صوبائی وزیر چند ناگزیر و جوہات کی بناء پر باہر تشریف لے گئے ہیں انہوں نے اس لئے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنیکر : سوال یہ ہے کہ آیار رخصت منظور کی جائے؟

رخصت منظور کی گئی

سیکر ٹری اسمبلی : نواب والغا قادر علی گھسی صاحب لاہور میں تشریف رکھتے ہیں لہذا انہوں نے آج تیس اپریل سے پانچ منگی تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب اسپیکر :** سوال یہ ہے کہ آئار خصت منظور کی جائے؟  
رخصت منظور کی گئی

اب تحریک استحقاق ہے۔ میر جان محمد جمالی صاحب پیش کریں گے۔ تحریک استحقاق نمبر ۵  
مری جان محمد جمالی -Please

**جناب اسپیکر :** تحریک استحقاق نمبر ۵ میر جان محمد جمالی صاحب پیش کریں گے

**Mir Jan Muhammad Khan Jamali**

I here by raise the following question involving breach of the privilege of Assembly[]

The Balochistan Government has failed to lay before the Assembly the yearly report on the observance and implementation of the principles of policy as required by Article 29(3) of the Constitution o Islamic Republic of Pakistan denying the Assembly its right to know and discuss how far the principles of policy have been observed as also required under Rule 172 of Provincial Assembly Ruuleds of Procedure and conduct of Business, 1974.

**Mr. Speaker:-** The privilege motion is:-

The Balochistan Government has failed to lay before the Assembly the yearly report on the observance and implementation of the principles of policy as required by Article 29(3) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan denying the Assembly its right of know and discuss how

far the principles of policy have been observed as also required under Rule 172 of Provincial Assembly Rules of procedure and conduct of Business, 1974.

جی جناب پکھو دلائل دے دیجئے گا

میر جان محمد خان جمالی : جناب اپنے جس اسلوبی

مولانا میر زمان : انگلش میں

میر جان محمد خان جمالی : بہت مردانی مولانا صاحب جناب اپنے

all other Assemblies need the Federal that is National Assembly or the Provincial Assemblies they are operating under the Constitution of this country this constitution was adopted.

مولانا صاحب کے اطلاع کے لئے مفتی محمود مرحوم کے دستخط NAP کے اس وقت کے جو سینئر لینڈر ان تھے ان کے بھی دستخط ذوالقدر علی بھنومر حوم جو پہنچنے پارٹی کے چیزیں میں تھے حفظ پیرزادہ قصوری صاحب مرحوم کے دستخط ٹوٹل ۲۳ اکتوبر کی کمیں۔ فی تھی جس کے تحت Inter- im Constitution آیا پھر اس کو Permanent Constitution کی شکل میں لایا گیا اور اسی میں یہ حوالہ ہے اسی آریکلز کا جس کے تحت میں privilege motion لایا یہ استحقاق میراڑاتی نہیں بتا بلکہ یہ سارے ایوان کا ہے ارو آئین کی روح سے آئین کے ان آریکلز کی روح سے حکومت وقت پاہد ہے اپنی سالانہ کار کرو گی لانے کیلئے floor of the house پر جوزیر عٹ آئی گی جس میں آپ بھی پاہد ہے جناب اپنے کار کروزیر حصہ لانے کے لئے ان قوانین اور آریکلز کا مقصد تھا تھا جو آئین کی روح ہے اگر اس کے مطابق یہ اسلامیاں چلیں گی حکومتیں چلیں گی یا نہیں اور اس سے آپ باہر ہی نہیں نکل سکتے میں تھوڑی اگر آپ اجازت دیں کیونکہ یہ ایک ایسا آئینی مسئلہ ہے۔ جس کو آج کے بعد صوبائی حکومت اور ہماری اسلامی کو یہ روایت ہنا پڑے

گی۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ دوسری صوبائی اسمبلیوں نے بھی یہ روایت نہیں بنائی میں ان کو زیر حکم نہیں لانا چاہتا وہ خود elected ہے اور اسی آئین کے تحت وہ منتخب ہو کر آئے ہیں یہ ان کی ذمہ داری ہے یہ ہے افسوس کی مقام ہے بیشمول میرے اور اس سارے ایوان کے ہم لوگ آئین کو اچھی نہیں دیکھتے جب ہم حکومت میں ہوتے یا اپوزیشن میں تو ایسی چیزیں ہم بھول جاتے ہیں جو ضروری ہوتے ہیں جن مقاصد کے لئے اسمبلیاں، فی ہیں یہ افسوس ہے کہ ہم elected نمائندے قانون سازی کے علاوہ دوسرے کاموں جس سے ہم آئین سے ہٹ گئے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ سوسائٹی میں ہمارے بارے میں بہت سے ٹھکوں و شبہات ہے جنہیں میں زیر حکم نہیں لانا چاہتا ہماری کارکردگی زیر حکم آتی ہے اور معافی مجبوریاں مادی مجبوریاں معاشرے پر اتنی حاوی ہو گئی ہیں ہر ٹھک پر چاہے ایکزیکٹو سائیڈ ہو چاہے دوسری سائیڈ ہو وہ نہیں بھی مغلانہ تاذہ ہمیاں جا رہا ہے جس سے بدناہی ہوتی ہے اگر ہم ان آرٹیکلز کے تحت اپنا آئینی کام کریں تو ہم ان برائیوں سے ج سکتے ہیں میں آپ کی اجازت سے تھوڑا ان اتنے حوالہ دینا چاہتا ہوں کہ اس میں سب کچھ ہے جس کے تحت اس ملک کو چلانا ہے اس میں ذمہ داریاں بھی ہیں principles of polices کے تحت کس طرح نہیں ہے اس میں صدر پاکستان، گورنر صاحب کارول کیا ہو گا آئین کے مطابق۔ مولا نا صاحب کے لئے خاص طور پر Is-llamic way of life کا بھی ذکر ہے اسلامی طریقہ زندگی یہ آرٹیکل ۳۱ میں آجاتا ہے صدر سری طور پر میں اس لئے جاتا ہوں کہ اس کے بعد ہمیں تیاری کرنی ہے اور انہی لائن پر ہمیں کام کرنا پڑے گا بے شک دوسرے نہیں کرتے لیکن ہم آئین کے پابند ہیں کیونکہ ہم اسمبلی میں آئین کے روح کے مطابق select ہو کر آئے ہیں responsibilities میں آتے ہیں Is-llamic way of Life میں جتاب اپنیکر یہ مولا نا صاحب کو گوش گزار کرنا تھا-promo-tion of local Government Institutions کا ذکر آتا آرٹیکل ۳۲ کے تحت وزیر اعلیٰ صاحب کے نوش میں بھی لانا چاہو تھا جیم مندو خیل کے نوش میں بھی Parochial and other similar prejudices to be discouraged Artical 33

Full participation of women جناب اپنیکر اس میں of the constitution یہ آئینی مسئلہ ہے یہ بھی حد آتا ہے یہ صرف میں آپ کی in nation life. Article 34 اجازت سے کھاچا ہتا ہوں۔ پھر اس میں 35 protection of family , etc Article 35 اس میں آئین کے مطابق اسی میں protection of minorities, Article 36 اس میں

آر نیکل ۷۲ کے تحت آتا ہے

The state shall promotion social justice and eradication of social evils.

جناب اپنیکر : جان صاحب آپ اس کی ایڈ مزبلیٹی پربات کریں  
میر جان محمد خان جمالی : جناب میں اسلئے آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اور آپ کی اجازت سے Admissibility کے آئینی نکات پر توجہ لازمی ہو گی کیونکہ ایک سال کا عرصہ اس حکومت کو گزر گیا ہے

Mr Speaker. Therefore, it should be admitted you mean?

Mir Jan Muhammad Khan Jamali It has to be admitted and brought under discussion.

اگر آپ چاہتے ہیں آئین کی آر نیکل کے روڑ کے حوالے سے آئین کے آر نیکل سے جس کے ہمارے اسمبلی کے روڈ بھی پابند ہے یہ زیرِ حد لانی چاہئے میری یہ گزارش ہے

Mr. Speaker Thank you, let us see what the government says about this tragedy

قائد ایوان سے گزارش کرتا ہوں کون صاحب اس پربات کرنا چاہیں گے مولا ناصاحب آپ بات کریں گے؟ مولا نا امیر زمان صاحب کیا آپ پوچھ کر آف آرڈر پر نہیں ہیں یا وضاحت فرمائیں گے۔ مولا نا امیر زمان سینئر وزیر میں اس تحریک استحقاق پربات کروں گا۔

میر جان محمد خان جمالی : جناب اپنیکر میری گزارش ہے منظر لاءِ اینڈ پاریلمانی امور گورنمنٹ کی پالیسی وضع کریں گے یا مولا ناصاحب اس پر حد کریں گے میں یہ وضاحت چاہتا

**جناب اسپیکر:** مولانا صاحب پالیسی واضح کر رہے ہیں۔  
**مولانا امیر زمان سینئر وزیر:** نہیں میں پالیسی واضح نہیں کرنا چاہتا میں آپ کی اجازت سے کچھ کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں۔

**جناب اسپیکر:** چلے اجازت ہے

**مولانا امیر زمان سینئر وزیر:** جناب اسپیکر جواب تو سم اللہ خان دے دیں گے چونکہ اسی سے متعلق ہے میں مختصر ای گزارش کروں گا کہ حقیقت بات یہ ہے کہ اس پر ہم نے اور اس اسمبلی نے اور تمام ارکین نے سوچتا ہے کہ ہمارے ملک میں ۱۹۷۳ء کا آئین موجود ہے اور اس سے پہلے ۱۹۵۶ء کے آئین بھی موجود تھے یہ جو آج جان محمد صاحب کو یہ بات یاد آئی ہے کہ حکومت کی کار کردگی آئین کے مطابق اسمبلی میں ایک سال کے اندر آنا چاہئے تو میں سمجھتا ہوں وہ آئینی دفعات جو یہاں اس اسمبلی کے فلور پر قرارداد کی شکل میں ہم لائے اور باقاعدہ طور پر آئین کے آرنسٹکل کی ہم نے وضاحت کر دی جب آرنسٹکل کے وہ دفعات ہمارے ملک میں معطل ہیں جس کو وفاق نے چلانا ہے اور وہ کچھ چلانا ہے اور چاروں صوبوں کو چلانا ہے۔ اب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ جان صاحب کو آج یہ بات کس طرح یاد آئی اگر اس کو یاد وہ بات نہیں آئی جو ہماری ضرورت ہے اروا قضاۓ یہ تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ تمام اسمبلی میں اور وو لڑ ہیں اور ہماری روایت نہیں رہی ہے اگر آپ لوگ روایت ہمارے ہیں تو تھیک ہے نسم اللہ نہیں ہمارے ہیں تو جیسی چلتی ہے اسی طرح چلیں لیکن بات در حقیقت یہ ہے کہ میں واضح الفاظ میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں آئین مکمل طور پر معطل ہے ہے آئین پر عملدرآمد ہوئی نہیں رہا ہے وہ جو لام کعبہ ہے اس کا عبد لا عزیز ہے کیا ہے سبیل عن عبد العزیز ہے یا کیا ہے اس سے ایک دن بات ہو رہی تھی اس نے کما تھا کہ دنیا کے سر زمین پر کہیں بھی ایسا آئین موجود نہیں ہے جیسا پاکستان کا ہے لیکن دنیا میں کہیں بھی ایسا ملک موجود نہیں ہے سعودی میں بھی نہیں ہے وہاں بھی اس طرح آئین نہیں ہے دنیا میں کہیں بھی اس طرح کا صاف تحریک مسلمانوں کے عقیدے

کے مطابق آئین موجود نہیں ہے جیسا پاکستان میں ہے ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء کا آئین لیکن جب آئین مکمل طور پر معطل ہے اسلامی نظریاتی کو نسل کی سفارش آپ کی اسمبلی کے فلور پر پہنچ چکی ہے اور اس وقت آپ کے اسلامی نظریاتی کو نسل کے چیزیں مین کوشش کرتے ہیں کہ ان سفارشات کو تنازع عہدا کر دو بارہ اسلامی نظریاتی کو نسل میں لاائیں تو جناب پر نہیں ہے کہ ہم کس ظلم کے پھیلی میں پس رہے ہیں اس طرح کے حالات ہے آپ تو یہ بات کرتے ہیں کہ ان سفارشات کو تنازع عہدا کر دو بارہ اسلامی نظریاتی کو نسل میں لاائیں تو جناب پر نہیں ہے کہ ہم کس ظلم کے پھیلی میں پس رہے ہیں اس طرح کے حالات ہے آپ تو یہ بات کرتے ہیں کہ حکومت کی کار کردگی کی روپورث نہیں آئی ہے میں کتابوں کے جس مقصد کے لئے ہم نے یہ ملک بنایا اور پھر آئین بن گیا آج اس ملک میں وہ آئینی دفعات معطل ہیں جس کے لئے ہمارے اکابرین نے قربانی دی ہے تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک تو یہ دفعہ ہے اور دوسرا میری گزارش یہ ہے کہ اگر ہمیں اجازت ہو ہم پھر یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ اس آئین کو سامنے رکھ دیں سب سے پہلے اس آئین سے یہ مولے لیں کہ کیا اسمبلی میں پہنچ ہوئے مجرم جو ہیں اس آئین کے مطابق ہے یا نہیں اور بیٹھ میں پہنچ ہوئے مجرم اس آئین کے مطابق ہیں یا نہیں حکومت؟ قیہے کیا اس آئین کے مطابق پہنچ ہیں یہ سمجھتا ہوں کہ باقی سارے معاملات میں آئین معطل ہو صوبائی حقوق کے معاملے میں آئین معطل ہو اسلامی دفعات کے معاملے میں آئین معطل ہو اور قوی حقوق کے معاملے میں آئین معطل ہو اور مجرم کے لئے آئین معطل ہو صرف اس لئے ایک دفعہ پر عملدرآمد ہو کہ چونکہ حکومت کے ایک سال کار کردگی اسمبلی کے لئے پر نہیں آئی ہے میرے محترم یہ کس طرح کی ہے کہ آج قلات میں جو قاضی موجود ہے اس کے اتنے اختیارات ہیں جتنے اختیارات آکے پریم کورٹ کے چکے نہیں وہ وزیر اعظم کو وہاں بلا سکتے ہیں اور اس طرف لور الائی میں قاضی موجود ہے وہ پچاس بڑا سے اوپر مقدمہ درج نہیں کر سکتا ہے یہ کس طرح کے آئینی دفعات ہے خان صاحب کی خدمت میں اور آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرنی ہے کہ چونکہ آئینی دفعات کے متعلق ایک بات یاد آئی تو اس لئے میں نے یہ گزارش کی کہ آپ حضرات

کے توسط سے میں یہ گزارش کر دیا کہ ہم ان دفعات کے متعلق حکومت سے باقاعدہ طور پر  
حکومتی سٹھ پر مطالبه کرتے ہیں کہ ان دفعات پر عمل کرے اور یہ جو ایک دعا بھی ہے وہ یہ حک  
متعلقہ مشر لائیں اس میں ہمارا کوئی اعتراض نہیں ہے

**جناب اپنیکر :** صحیح یو۔ جناب بسم اللہ خان کا کڑ صاحب

**بسم اللہ کا کڑ :** وزیر ایس اینڈ جی اے ذی جناب اپنیکر صاحب میں نہیں سمجھا کہ سینز  
مشر صاحب نے اس حوالے سے میری وہ کمی پوری کر دی یا مجھے بھی کچھ کرنے کی ضرورت ہے؟

**جناب اپنیکر :** نہیں وہ تو کمی پر نہیں انہوں نے ایک بیان دے دیا ہے وہ تحریک پر تو نہیں  
بول رہے

**بسم اللہ خان کا کڑ صوبائی وزیر :** جماں تک معزز رکن کی جانب سے جو تحریک میں  
ٹکات انجائے گئے ہیں یہ حقیقت ہے کہ آئین کی ایک ضرورت ہے کسی بھی اچھی گورنمنٹ کو  
چلانے کے لئے انتہائی اہمیت کا حال تکتا ہے اور اس میں تقریباً حکومت کی تمام کارکردگی کی بادت  
معاملہ لایا گیا ہے لیکن جیسے انہوں نے خود فرمایا اور یہ آئین کا شک بھی ہے اس کا میں نے اچھا  
مطالعہ بھی کیا ہے نہ یہ آج تک مرکزی حکومت کے حوالے سے نہ کسی بھی صوبائی حکومت کے  
حوالے سے نہ ان حکومتوں کے حوالے سے جن کا جان صاحب خود حصہ رہے ہیں کبھی یہ نہیں  
اخلاجیا ہے اگر ہم سے پہلے کسی حکومت میں کسی اسیبلی میں اخلاجیا جاتا اور ہم سے کوتاہی ہوتی تو وہ  
چہرے اس اسیبلی کا اتحدا حقائق بتانا

**میر عبد الکریم نو شیر ولی :** جناب اپنیکر کیوں آپ اس کو آپ اپنا ایک سال تین میں  
کی کارکردگی کو آپ عوام کے سامنے جسموری اخلاقی اسلامی کم از کم یہ ایک صوبہ ہے اس صوبے کو  
آپ نے چلانا ہے اور جب چلانے کی بات آئی ہے تو آپ اپنی کارکردگی سے کیوں بھاگ رہے ہو  
آپ عوام کے سامنے لا کیں اس کو

**جناب اپنیکر :** نو شیر ولی صاحب پتلگی تشریف رکھیں جب وزیر صاحب اپنا وضاحتی بیان  
دے رہا ہو تو آپ تو نہیں اس کے بعد جوابات کرنی ہے کیجئے گا جی جناب

بسم اللہ خان کا کڑھ صوبائی وزیر : جناب اپنے بھائی کو نکلہ یہ حکومت دعویدار ہے کہ ہم حکومت کو قانونی اور آئینی طور پر چلا کیجئے یہ ایک سیاسی حکومت ہے عوام کی فتنہ حکومت ہے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق اس لئے نہیں بن رہی کہ جس حکومت میں آپ رہے جس کو حکومت میں جان صاحب رہے ہیں جب سے اس بیان ہیں یہ روایت کبھی نہیں ہوئی ہے جس کو ہم نے پہاڑ کیا ہو جس کا یہ کہا جائے کہ اس حکومت نے استحقاق بخروج کیا ہے میں اس کی اہمیت سے انکار نہیں کر رہا استحقاق کا مسئلہ جب اتحدے گا کہ اس سے پسلے میر عبد الکریم نوشیر وانی : جناب آپ راہ فرار نہیں کرنا آپ کو لانا ہو گا ایک ذریعہ سال کی کار کردگی جب آپ کے اپنے کویشن میں جناب مولانا صاحب شیرانی صاحب واضح کر چکے ہیں کہ ذریعہ سال کی کار کردگی زیر درہا ہے آپ راہ فرار نہ کرے آپ اس کو لائے اس بیل میں

This is no point of order I don't allow you please carry on  
بسم اللہ خان کا کڑھ صوبائی وزیر : جناب اپنے بھائی میں صرف یہ کہہ رہا تھا کہ تحریک استحقاق اس لئے نہیں بن رہا ہے کہ اس سے پسلے یہ کسی بھی فلور پر نہیں ہوا ہے یہ حکومت یہ کر سکتی ہے نہیں ہوا ہے نہیں اس بیل میں نہ کسی صوبے کے پرونشل بیل میں یہ حکومت ایک ایسے روایت کو آئین کی ضرورت ہے جس کو روایت ہم نے نہیں بنایا حکومت یہ کر سکتی ہیں کہ جب کویشن وہ جو کویشن ہو گا اس میں یہ حکومت اپنی پالیسی سے متعلق پری رپورٹ اس بیل کو پیش کرے اور ہم پورے ملک کے لئے وہ بنا کیجئے اس وقت میں یہ کونا ۔ نیا اس بیل کے معزز ارکان کے استحقاق کا مسئلہ نہیں بن رہا جس کو اس حکومت نے پورا نہیں کی  
میر عبد الکریم نوشیر وانی : آپ اپنی کار کردگی واضح کریں عوام کے سامنے  
میر جان محمد خان جمالی : جناب اپنے بھائی صاحب اگر آپ اجازت دیں میں نے بالکل یہ کہا جو وزیر موصوف  
جناب اپنے بھائی : میں یہ بتانا چاہوں گا کہ جو وزارتی بیان دیا ہے انہوں نے کہ ہم اس کو اگلے

سیشن میں لائیں گے آپ کی تسلی ہو جاتی ہے اس پر؟  
**میر جان محمد خان جمالی** : بالکل سر جناب اپنکر میری تسلی بھی ہوتی ہے اور ایک اچھی روایت کی اسم اللہ بھی ہوتی ہے خود بھی اسم اللہ کا کڑ ہے اور اچھی روایت کی اسم اللہ ہو گی انگلے سیشن میں اور وہ نہیں کیا یہ تو اچھی بات ہے کہ یہ چال پڑے گی ہم کوئی قانونی کوئی آئینی طریقے سے تو چلیں ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی جائے یا کوئی اور کام کرتے ہوئے بہت شکر یہ **عبد الرحمن خان مندو خیل** : جناب اپنکر Move over کی حد تک توبات شاید وہ ابھی اس حوالے سے مطمئن ہو جائے وہ اچھی بات ہے انہوں نے کی تھیں یہ بات کہ یہ پروٹوٹ نہیں ہیں رہی یہ بات وزیر صاحب کی صحیح نہیں ہے آر نیکل ۲۹ کا از ۳ میں دیا ہوا ہے کہ ہر سال کی رپورٹ دینا وہاں لفظ یہ نہیں ہے کہ فلاں گور نہست یا فلاں گور نہست کا اس سال آپ گور نہست میں ہے اس وقت آپ کی ذمہ داری ہے سینئر فنڈر صاحب بھی جو بھی موقع انہیں ملے وہ جز لبات کر لیتے ہیں سوال یہ ہے کہ آپ سینئرم نشر ہیں آپ نے ایک سال حکومت کی ہے اس کی رپورٹ آپ نے آئین کے تحت یہاں دیتی ہے اس سے کہ کسی اور نے آئین کو پامال کیا ہے یا آئین کے آر نیکل کو نہیں مانا ہے یہ بذات خود دلیل نہیں ہے کہ آپ بھی نہیں مانیں گے ایک غلط کام دوسرے غلط کو صحیح نہیں کر سکتا اور فنڈر صاحب پھر فرمادی ہے یہ ایں اینڈجی اے ڈی والے وہ جو ہے یہ پروٹوٹ ہے روپ ۲ بے ایں واضح دیا ہے

The Minister concerned shall lay before the assembly the report under clause (3) of article 29 of the constitution-m

اور اس کے علاوہ نمبر ۲

The speaker shall allot time for discussion on such report  
 اس پر علیحدہ حدث ہو گی ابھی جس نے نہیں کیا ہے یہ اور منکہ ہے آپ کے فنڈر میں گور نہست کی آپ نے دوبار تین بار گور نہست کی ہے آپ نے نہیں دیا ہے یہاں کسی نے نہیں دیا ہے غلط کیا ہے اس نے اس سے اپنے آپ کو ان کے غلط کام کو چکانے لئے تحفظ میں آپ نہیں لا سکتے عرض یہ

ہے کہ یہ پروٹوکول ہے

**جناب اپسیکر :** بسم اللہ خان کا کڑ صاحب نے تمام باتوں کو سمجھتے ہوئے یہ فرمایا کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اگلے اجلاس میں اس کو لائیں گے اس پر حکم کریں گے  
**عبدالرحیم خان مندو خیل :** ان کے الفاظ صحیح with due respect نہیں ہے انسوں نے کہا ہم اپنی پالیسی لائیں گے کار کردگی نہیں آپ کی ایک سال کی پالیسی Principles Implementaion کے Chapter of policy یہ جو principles of policy کے بارے میں آپ نے ایک سال میں جو کچھ کیا ہے وہ کار کردگی اس کی روپورٹ آپ نے دیتی ہے

**جناب اپسیکر :** عبدالرحیم مندو خیل تحریک النامبر ۲ پیش کریں  
**عبدالرحیم مندو خیل خان :** جناب اپسیکر : میں اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رک قاعدہ نمبر ۰۷ کے تحت اس تحریک کا نوٹس دیتا ہوں کہ اسمبلی کی معمول کی کاروائی ملتی کر کے اس فوری اور عمومی اہمیت کے مسئلہ پر حکم کیا جائے کہ حالیہ نوں خاران کے محمد رمضان ولد محمد باشم نہ مستونگ کے قریب ایک خرکاری کیپ سے برداہ فروشوں کے چنگل سے فرار ہونے میں کامیاب ہونے کے بعد مستونگ میں اس برداہ فروشوں کیکپ کا انکشاف کیا۔ جس میں محمد رمضان نہ کور کے فرار ہونے کے بعد بھی تقریباً پہیس پے اب بھی برداہ فروشوں کی قید میں ہیں جن کی رہائی کے لئے حکومت نے کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے جس سے عموم میں سخت خوف وہر اس ہے چینی پائی جاتی ہے

**جناب اپسیکر :** میں اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رک قاعدہ نمبر ۰۷ کے تحت اس تحریک کا نوٹس دیتا ہوں کہ اسمبلی کی معمول کی کاروائی ملتی کر کے اس فوری اور عمومی اہمیت کے مسئلہ پر حکم کیا جائے کہ حالیہ نوں خاران کے محمد رمضان ولد محمد باشم نہ مستونگ کے قریب ایک خرکاری کیپ سے برداہ فروشوں کے چنگل سے فرار ہونے میں کامیاب ہونے کے بعد مستونگ میں اس برداہ فروشوں کیکپ کا انکشاف کیا۔ جس میں محمد رمضان نہ کور کے فرار ہونے کے بعد بھی تقریباً پہیس پے اب بھی برداہ فروشوں کی قید میں ہیں

تقریباً پہچس پچے اب بھی بردہ فروشوں کے قید میں ہیں جن کی رہائی کے لئے حکومت نے کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے جس سے عموم میں سخت خوف وہر اس بے چینی پالی جاتی ہے جناب اپنیکر : کیا حکومت کی طرف سے اس کو اپوز کرتے ہیں مولانا صاحب بعد میں جواب دیں گے opposed ٹلیں آپ بات کریں

عبدالر رحیم خان مندو خیل : جناب اپنیکر یہ ہے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے صوبے میں مسلسل آپ اخبارات میں دیکھیں گے کہ ہر چند روز بعد ایک خبر آتی ہے کہ فلاں چر یا چنی اغوا ہو گئی۔ گم ہے یہ مسلسل اخبارات میں باقی میں آتی ہیں۔ تمام صوبے کے لوگوں کو اس کا علم ہے افسوس یہی ہوتا ہے کہ حکومت نے ان کیسون پر کوئی کارروائی نہیں کی۔ کم از کم ہمارے علم میں نہیں ہے کہ کوئی اغوا کا کیس پھوٹ کی گم شدگی کا کیس اور کوئی چربازیاں ہو اتے ہی دفعہ جناب والا ہم نے ماں والان کے سلسلے میں جو یہاں اسیبلی میں میں حدث ہوتی۔ اس حدث میں ہم نے جو اپنے نکات رکھے اس میں افسوس مجھے یہ ہوا کہ کچھ یعنی اپنی ضروریات کے حوالے سے اسیبلی کی اس سنگ میں نہیں آئے جس سنگ میں وزیر اعلیٰ اور حکومت کے نمائندے نے امن والان کے سلسلے میں حکومت کا موقف پیش کیا۔ جس میں کافی ایسے نکات تھے جن کا ہم جواب دے سکتے تھے اور اس میں ایک نکتہ اغوا شدہ ہوں کا کیا انہوں نے یعنی حکومت نے اس سے انکار کیا۔ یعنی کہا کہ اغوا کے کیسر ہے نہیں ہیں اس کے بعد یہ کیس رمضان ولدہاشم آپ نے اخبارات میں پڑھا کہ وہ باقاعدہ بردہ فروشوں کے یکپ سے بھی ان کے چنگل سے نکلنے میں کامیاب ہوا اور اس نے حکومت کو روپورٹ کی کہ مستویگ میں ایک ایسا یکپ ہے یعنی اور باقتوں کے علاوہ میں پھر اس بات پر ٹکر کر گروں گا جناب والا کہ روزانہ یہاں خبریں ہیں کہ چے اغوا ہو رہے ہیں لیکن حکومت کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ وزارت داخلہ کو کوئی پرواہ نہیں ہے اور جب وہ واقعہ ہوا اس کے بعد آج تک یعنی اس یکپ کا نہ صرف پتہ نہیں لگایا گیا بلکہ اور ذرا مدد بھی رچایا گیا کہ اس کیس کو دباؤ کیلئے بالکل ایک غلط ستوری رکھی گئی کہ یہ چر جو ہے اس کو چند لوگوں کے خلاف چند لوگوں نے در غایا ہے اور یہ کیس ہوا ہے بڑا افسوس ہوتا ہے جناب والا یعنی

اغوا کنندگان بردہ فروش کے بارے میں آج اخبار میں پڑھا کر ہم اکیسویں صدی میں داخل ہو رہے ہیں اور کس شان سے ہم داخل ہوں اکیسویں صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں پھوٹ کا غواصے اور اس کے بارے میں گورنمنٹ پولیس اور انتظامیہ اور حکومت کے لوگ جو یہاں دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہم قومی جمہوری حق ہم غلامی کے خلاف ہم فیودریزم کے خلاف ہم استحصال کے خلاف اور آج پچھلی اغوا ہو رہے ہیں اور ان کے یکپیش میں لیکن اس گورنمنٹ کی پولیس اس گورنمنٹ کے زیر انتظام آفیسر وہ باقاعدہ اس حد تک کامیاب ہوئے ہیں کہ اس تمام کارروائی کو ایک قسم کا سبتو تاثر کرنے کی کوشش کی۔ اس لئے یہ بہت اہم مسئلہ ہے جناب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بالکل یہ قواعد میں ہے آئین کے تحت اس پر حد ہونی چاہئے تمام انسانی اس پر رائے دے اور اس میں ہماری اپنی تجاوزیہ بھی آجائیں۔ اس لئے میں یہی رکونیت کروں گا کہ واقعی اہم مسئلہ ہے۔

**جناب اپنیکر:** آپ تشریف رکھیں۔ میں قائد ایوان سے پوچھ لوں قائد ایوان صاحب

آپ ہو لیں گے۔

**سردار محمد اختر مینگل قائد ایوان :** جناب اپنیکر یہ تقریباً اتحادیں مارچ کا واقعہ ہے اور پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ مستوگ کے ایک جنگل سے ایک چھ فرار ہو کر اور اس نے وہاں پر ایک خرکار یکپیش کا اکشاف کیا کہ وہاں میں پہنچنے والوں کو وہاں رکھا گیا ہے۔ کافی جانچ پر تال کے بعد ایڈ مشریشن کی اور وہاں کے مقامی لوگوں کی اطلاع کے مطابق جناب ہم سب مستوگ کے علاقے سے سب واقع ہیں اور کونکے سے اتنا دور بھی نہیں ہے۔ جماں تک مستوگ کے جنگل کی بات کی جاتی ہے میرے خیال میں وہ سندھ کے اس جنگلوں کی طرح نہیں ہے جماں پر پہنچیں پہنچیں اور تمیں پھوٹ کو رکھا جائے اور ان کی نشان دہی نہ ہو سکے۔ بہر حال یہ ایک سوری بیانی گئی اور وہ چھ جس نے اس بات کا اکشاف کیا تھا کہا تھا کہ میں اس یکپیش سے بھاؤ کریں گے پر پہنچا ہوں جس کو اپنے والد کا بھی پتہ نہیں تھا بہت انوٹی گیش کرنے کے بعد اس کے دو والد لئکے۔ ایک جو اپنے آپ کو اس کا والد کہتا تھا محمد باشم نامی۔ جو خاران کا رہنے والا ہے۔ دوسرا جو حقیقت میں اس کا والد ہے محمد افضل جو کہ دگاپ مستوگ کا رہنے والا ہے لوگوں کیمیں ایک

اشتعال پھیل گیا اور اسی دوران لوگ سڑکوں پر آگئے اور جس جگہ کی نشاندہی کی تھی اس پچھے نے لوگ بڑی تعداد میں اس چنگل کی طرف روانہ ہوئے اور بحوج لگانے کے لئے جناب اپنے جہاں پر جب اس طرح کا کوئی یکپ صورجہ ہوا وہاں کوئی تو نہیں فہرستی چھوڑے گا۔ پھیس تیس پچھے وہاں پر قید کئے جا چکے ہوں۔ وہاں پر کوئی کوئی نہ کوئی تو نہیں فہرستی چھوڑے گا۔ پولیس وہاں کے علاقے کے لوگوں اپنی مدد آپ کے تحت بھی اس علاقے کی چھان بین کی۔ کچھ وہاں سے برآمد نہیں ہو اور اسی دوران اس پچھے کا دوسرا والد سامنے آیا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ میں نے اس کو مدرسے میں داخل کیا اور مختلف مدرسوں سے بھاگتا ہوا اور یہ یہ شوریاں مارتا ہے اور اب بھی یہ کیس عدالت میں ہے کہ اس پچھے کے حقیقی والدین کون ہیں محمد باشم ہے یا محمد افضل ہے خاران کے علاقے میں ہماری پارٹی کے کچھ ایم این اے وہاں کے معتبرین اس سلسلے میں آگے رہتے تھے وہاں پر حملہ کر کے اس پچھے کو چھیننے کی کوشش کی گئی جو نام نہاد اس کا والد ہے محمد باشم کی طرف سے پولیس نے مقدمہ درج کیا اور اس کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے اور اس بات کا فیصلہ کرنا عدالت کا کام ہے کہ یہ چھ کس کا ہے یہ فیصلہ عدالت کرے گی۔

**میر عبد الکریم نو شیر وانی :** جناب یہ کیس میرے علاقے سے تعلق رکھتا ہے اصل کیس کو چھپانے کی خاطر یہ رنگ نہیں دینا چاہئے

جناب اپنے جگہ بولنے دیں یہ میر احتیاط ہتا ہے یہ لڑکا ایک سال پہلے شادی کی تقریبات میں ایک سال پہلے گم ہو گیا تھا اور وہاں سے گم ہو کر ان کے چنگل میں آکر پھنس گیا انہوں نے اپنے یکپ میں رکھا اس یکپ میں باہمیں لڑکے اور تھے ایک لڑکی تھی۔ اس لڑکی نے اپنا ایڈریس دیا کہ میں بزرل روڈ میں رہتی ہوں اس لڑکے کو اس نے چٹ دیا اس نے اپنی انگلی کاٹ کر خون سے لکھا گی ابے اس کو فرار کرنے میں اس کا ہاتھ تھا جب یہ فرار ہو کر آیا مستونگ وہاں سے ٹرک میں گیا۔ جمال سے یہ کذب نیپ ہوا خضدار میں اس کا کیس درج ہوا۔ خضدار پہنچا تھا اس کے والد نہ بذریعہ پولیس وہاں سے اطلاع دی تھی کہ اپنے لڑکے کو خازان لے جاؤ۔ خضدار پولیس نے اس لڑکے کو اس کے حوالے کر دیا۔ کسی نے بات نہیں کی کہ لڑکا میرا ہے۔ جب یہ خاران پہنچا لڑکے نے

وہاں اکشاف کیا کہ میں جس سیکپ میں تھا وہاں ایک چھوٹی لڑکی تھی بزرل روڈ کی ایک چھوٹی  
لوگی ہے۔ اس نے مجھے بھگانے میں مدد و دی ہے وہاں ایک سر پرچہ خاران کا رہتا تھا بزرگی کرتا تھا۔  
اس نے یہ باتیں بتائی تھیں اس نے روپورٹ کی کہ اس لڑکے کو دوبارہ بلا کر انکو اسی کی جائے لڑکا  
ایک میونس خاران میں رہا جب دوبارہ انکو اسی کے لئے لایا گیا تو اس نے وہاں جا کر غار کی شناوری  
کی۔ چالیس فٹ غار کی لمبائی ہے وہاں انہوں نے غار کو دیکھا لڑکے کو اس حد تک تینجی کیا کہ وہ  
ذہنی طور پر ہارچ تھا۔ پھر انہوں نے کیا کیا لڑکے نے کما کر میں خاران کا رہنے والا ہوں میں کہتا  
ہوں خاران میں دس ہزار افراد کے لئے گواہی دینے کے لئے تیار ہیں اور وہ آدمی جس نے اسے اپنا  
لڑکا ظاہر کیا تھا وہ چھ سال کا شادی شدہ ہے اور لڑکا دس سال کا ہے چھ کیسے اس کا ہو اور وہ خاران کا  
رہنے والا نہیں ہے مستونگ کا بھی نہیں ہے وہ کرد گاہ کا رہنے والا ہے اس کو دنیا جانتی ہے اس کا  
کام کیا ہے اس کیس میں بد قسمی سے انتقامیری مستونگ ناکام ہو چکی ہے اس نے کیا کیا وہ فروشی  
کے دباؤ میں آکیا۔ چار سال پلے بھی کئی چھ پکڑے گئے ان کا آپ نے اب تک کیا کیا ہے وہ کیس  
منگوالیں۔ چار سال پلے کا آپ کو پتہ ہو گا جو گو اور میں لاحق پکڑا گیا جناب یہ کام ہو رہا ہے بالآخر  
بلوچستان سے نہیں میں کہتا ہوں کہ پورے پاکستان میں یہ کام ہو رہا ہے اب تو ہم بلوچستان میں یہ  
الزام نہیں لگاتے ہیں کہ یہ حکومت یہاں پر ناکام ہے کیوں حکومت یہاں کا میاہ ہے یا ناکام ہے  
وہ تو اس کی کارکردگی سب کے سامنے ہے اگر میں اپنی تعریف کروں کہ میں بلوچستان کو گل گلزار  
ہاں سکتا ہوں بلوچستان کو ترقی دے سکتا ہوں میری بھوت ہے کارکردگی سب کے سامنے آجائی  
ہے۔ یہ لا ایجڑ آرڈر کا جو مسئلہ ہے یہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے آپ کے اس وقت ایدھی سنتر  
میں چار ہزار سے زیادہ لڑکے کڈنیپ کے گئے تھے۔ اب وہاں لڑکے موجود ہیں وہاں انہوں نے  
فیصلہ کیا کہ ہم عالم پکڑ لیں گے۔ ہم نے کما کر بھائی آپ دولے لیں دو عالم میرا فضل لے لے گا۔  
قرآن کی رو سے فیصلہ کریں گے۔ وہ اپنا پروف لائے گا ایک مسئلہ یہ ہے کہ آپ کا ہائی کورٹ  
موجود ہے اس نے چھ سال پلے شادی کی ہے اس مسئلے کو سیاسی رنگ دے رہے ہیں اس کو  
چھپانے کی خاطر لڑکا خاران کا ہے۔ خاران کا ہے خاران میں دس ہزار آدمی گواہی دینے کے لئے

تیار ہیں اس مسئلے کو کہ لڑکا خاران کا ہے اور اس کی رپورٹ آپ دیکھیں اور رپورٹ آپ خضدار سے منگوائیں ٹھکریں۔

**جناب اسپیکر :** قائد ایوان کی وضاحت کے بعد آپ کیا فرمائیں گے؟

**عبد الرحمن خان مندو خیل :** مسئلہ اس وقت یہ نہیں ہے اصل مسئلہ اس وقت بروہ فروشی کا سامنے آتا ہے اس باقی یہ بات اس تحریک التوا پر ہماری روکوئیست ہے کہ اس پر محکم ہو تمام ممبران محکم کریں اور حقائق سامنے آئیں بلکہ ہم اس میں یہ کہیں گے ہائی کورٹ کے عادہ اس میں اسیبلی کی ایک کمیٹی ہے۔ فی چاہئے یہ بات بالکل ان کی جا ہے کہ ان گواہوں اور ان گاندھیوں کا دل کم طاقت درلوگ نہیں ہوتے جناب والا وہ ہر قسم کا دباؤ ڈال سکتے ہیں اتنا جھوٹ بھی ہوں سکتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کا کیس بیان کیا ہے بہت افسوس ہے اس بات پر ہے ان کو یہ کہنا چاہئے کہ اس رپورٹ سے ہم اختلاف کرتے ہیں لیکن انہوں نے واضح طور پر ایک سائیڈ پر بات کہ دی وہ بات غلط تھی ہم یہ کہتے ہیں کہ اسیبلی میں یہ بات ہو جائے کہ وہ بات غلط تھی کہ نہیں رمضان ولد ہاشم نے جو موقف اختیار کیا وہ بات اسیبلی میں آئی چاہئے یہ عام عدالتون کے لئے کسی اور جرگے کے لئے نہیں۔ یہ اس وقت اسیبلی میں اس کا ہم فرم ہے ہم یہ روکوئیست کرتے ہیں جناب والا کہ اس کو اسیبلی میں لاایا جائے اور اس پر پھر تجاوز ہوں اور اس کے لئے ہم یہ تجویز کریں گے کہ اس میں اسیبلی کی کوئی کمیٹی نہیں۔

**جناب اسپیکر :** میں وزیر اعلیٰ صاحب سے کہوں گا کہ یہ کیس پولیس کے ساتھ رجڑا ہوا ہو گا اس کا نتیجہ کیا ہے اس کا ڈسپوزل کیا ہے؟

**سردار محمد اختر مینگل قائد ایوان :** جناب اسپیکر اس پچ کی نشان دہی پر دو افراد گرفتار ہوئے تھے اس میں ایک ہے علی محمد اور دوسرا دوست محمد اور پرینگ لباد سے ان کو گرفتار کیا گیا تھا کافی پوچھ چکھ کرنے کے بعد بھی ان سے پچھہ مرد نہیں ہو سکا۔ اب کوئی اس کو ثابت کر سکتا ہے تو وہ عدالت میں رجوع کرے۔ جو حکومت کے علم میں ہے ہمارے علم میں ہے کہ اس پچ نے اسکوں سے بھاگنے کی کوشش کی ہے مدرسے سے بھاگا مدرسے میں والدین نے اس کو رکھا تھا

جو اس کا والد محمد افضل ہے وہ میان دیتا ہے کہ ہم نے اس کو مدرسے میں داخل کیا ہے یہ مختلف اوقات مدرسے سے بھاگتا رہا ہے اب اس نے یہ ذرا مرد رچلا ہے بردہ فروشی کا اور بردہ فروشی کیپوں کا اس میں اور کوئی حقیقت نہیں ہے

**میر عبد الکریم نو شیر وانی :** جناب اسپیکر پچ کی نشان دہی پر اور جو اس نے استحق اس نام اور وہ جگہ جب پولیس نے وہاں ریڈ کیا تو وہاں پچ کے کئے کے مطالعہ وہی دو آدمی تھے اس پچ نے کہا کہ وہاں کا لا گدھا بھی باندھا ہوا تھا۔ وہاں گدھا بھی موجود تھا اور وہ وہ دونوں آدمی چرس پر رہے تھے پولیس نے ان کو پکڑا۔ کیا انتظامیہ کی آئندھیت نے اور وہاں کی انتظامیہ شیر وانی صاحب۔ شیر وانی صاحب کا تو آپ کو پتہ ہے اس نے پچ کی واضح نشان دہی پر گرفتار کرنے کے بعد ان کو یہ کیس تو انہی کر پشن کو دینا چاہئے تھا۔ ان آدمیوں کو گرفتار کرنا چاہئے تھا اور ان پر کیس جلانا چاہئے تھا۔

**جناب اسپیکر :** پرسوسی جان صاحب پرسوس موسیٰ جان وزیر : جناب یہ خود بات کر رہے ہیں کسی دوسرے کوبات نہیں کرنے دیتے ہیں۔ میں سب سے پہلے آزر سبل بھرخان صاحب سے یہ کہنا چاہوں گا کہ جو کچھ بھی اگر یہ فاکٹ ہے اس میں حکومت بالکل ساتھ دے گی ہم ان چیزوں کے بالکل مخالف ہیں جس دن لوگ سڑکوں پر تھے کریم نو شیر وانی صاحب اس دن میرے خیال میں ایک سٹوپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے میں سردار بھادرخان صاحب اور لوگوں کے ساتھ اس دن علماء بھی تھے اس دن ہر طبقے کے لوگ تھے اس دن ان کی پارٹی کا ایک آدمی جناب جو کوئی زبردی ہے اقبال اس کا نام ہے وہ اپنا سیاسی بازار گرم کرنے کے لئے اس کو علماء تک سب لوگوں نے کہا کہ آپ جو یہ ہوا دے رہے ہیں یہ غلط بات ہے اس نے کہا کہ یہ نالائق حکومت ہے اس کو ایسے کرو

It object sir. Sardar Bhadur Khan Wasthere. lasthere

سڑاچے چار ہزار لوگ ہم ان کے ساتھ تھے ہم نے جنگل کا پچھہ چپھا ڈھونڈا الا

That Jungal is more than one hundred acre.

جو چالائیں فٹ کا یہ غار کہ رہے ہیں آپ اس کو کہیں وہ غار جا کر ہمیں دکھائے اور اس پہاڑ کا نام کیا  
ہے جس کا وہ ذکر کر رہے ہیں ہم نے لوگوں کو واپس کروایا جس طرح وہ یہ اعلیٰ صاحب نے کہا ہے  
ہم بھی طیش میں تھے ہم نے کہا ناجائز ہوا ہے سردار صاحب وہاں تھے اگر لے گئے ہیں تو ہم نے کہا  
ہم اس پر بھر پورا حاجج کریں گے وہ روڈ جو بند تھا وہاں ہم بھی کھڑے تھے لیکن بات یہ ہے کہ اس  
میں کوئی صداقت ہے نہیں۔ کریم صاحب جو کہ رہے ہیں وہ سنی سنائی باتیں ہیں وہ آپ ان سے  
پوچھیں آپ اس موقع پر گئے ہیں آپ جو کہ رہے ہیں کہ سفید گدھاتھایا کالا گدھاتھا آپ اس  
پوائنٹ پر گئے۔ میں خان صاحب سے کہوں گا جس طرح خان صاحب نے کہا اگر اس بات  
میں کوئی صداقت ہے تو جناب یہ کورٹ میں ہے جو کورٹ فیصلہ کرے بالکل حکومت اس کی  
پابندی کرے گی ہم خود اس چیز کے مخالف ہیں اگر اتنا یہ اظلم ہوتا ہے تو اس کو سخت سے سخت سزا  
دی جائے گی شکریہ جناب

**جناب اسپیکر :** جی عبد الرحمن خان صاحب

**عبد الرحمن خان مندو خیل :** اس وقت ان واقعات کی evidence کا مسئلہ ہے میں اس حد تک بھی تیار ہوں کہ یہ ممکن ہے کہ یہ چہ جو چنگل بتا رہا ہے وہ چہ ہے اس کو جب  
مارا پینا جاتا ہے یا اس طرح ماحول میں رکھا جاتا ہے بہت سے چیزیں ان سے غلط بھی میان ہو سکتی  
ہے غلط ان معنوں میں کہ وہ نشاندہی صحیح نہیں کر سکتا یہ کیس اصل میں بردا فروشی کا ہے یہ اس کا  
evidence وہ مستونگ کے کسی گار میں تھا یا کسی اور تھا سوال یہ ہے کہ یہ چہ انغو اشدہ تھا اور وہ  
ایک خر کار کیپ سے بے گار کیپ سے اس چنگل سے نکل آیا یہ ہے اصل مسئلہ باقی evidence  
جو ہے آپ مربیانی کریں ہمیں ان مجرمیوں اور اس پولیس اور اس انتظامیہ پر اعتراض ہے  
جنوں نے یہ کیس جس طرح deal کیا مسئلہ تو یہاں یہ ہے کہ ان مجرمیوں اور ان انتظامیہ  
کے ممبران نے اس کیس کو غلط deal کیا یہ ہے اصل مسئلہ ان کے بعد ہم اعتماد نہیں کر سکتے کہ  
انتباہ کیس ہوا اور وہ ہم جانتے نہیں وہ ہر روز اخبار میں ابھی آپ اخبارات کی لسٹ میں کیس کر  
آپ دیکھیں گے ہر دو تین دن میں ایک چہ انغو اہو گیا ہر دو تین دن میں ایک چہ انغو اہو ہوتا ہے اس

کے باوجود یہ کیس سامنے آیا ہے اور اس کبارے میں مجرم ہیت صاحب اور انہوں نے کیا drop scene اخبار میں ہم پڑھ رہے تھے کہ کیا ہو رہا ہے اروانہوں نے کما drop scene اور حلال کیس ایسا ہے کہ اس پر حد ضروری ہے کہ تمام ہاؤس اس پر بات کرے اور تمام ہاؤس اس کا نتیجہ نکالے انتقامیہ والے تو یہی پیسوں سے بے ادبی معاف وہ تو ان پیسوں سے with due respect لئے جناب والا ہم یہ request کریں گے کہ اس پر چھٹ کی جائے یہ اہم مسئلہ ہے

جناب اپیکر : یہ سردار بہادر خان صاحب سردار بہادر خان ہنگل زلی وزیر : جناب اپیکر صاحب جماں تک برداہ فروشی کا مسئلہ ہے میرے خیال میں کوئی شریف آدمی اس کے حق میں نہیں ہے ہر فرد جو ہے اس کی خلافت کرتا ہے لیکن جماں تک اس مخصوص مسئلے کا معاملہ ہے چونکہ وہ لا کا اس وقت تحویل میں ہے عدالت کے ذریعے سب سے پہلے اس بات کی تحقیق کی جائے کہ آیا وہ محمد ہاشم کا لڑکا ہے یا محمد افضل کا اس ک بعد اس کی بیان کی پھر تصدیق ہو گیک آیا اس نے صحیح بیان دیا ہے یا غلط بیانی سے کام لیا ہے معززار اکین خود جا کر اس لڑکے سے اس بات کی تحقیق کریں کہ وہ کس کا لڑکا ہے اس کا پہلے بیان صحیح ہے یا اس کا دوسرا بیان صحیح ہے اگر اس کا پسلا بیان صحیح ہے تو اس میں تحقیقات مزید تدقیق کی ضرورت پڑے گی اگر اس کے پہلے بیان غلط ہے اس نے اگر غلط بیانی سے کام لیا ہے تو سارا مسئلہ جھوٹ ہے جھوٹ کی تحقیقات اور تدقیق کی ضرورت ہی تھیں پڑے گی مختصر اعرض یہ تحقیقی

جناب اپیکر : دیکھیں مجھی اب حد نہیں ہو رہی جناب نوشیروانی صاحب یعنی (جناب اپیکر صاحب روائی کے باوجود میر عبد الکریم نوشیروانی ہوتے رہے)

میر عبد الکریم خان نوشیروانی : جناب اپیکر میں سردار صاحب کے بات سے اتفاق کرتا ہوں جناب اپیکر یہ ہمارے حلقت سے تعلق رکھتا ہے جناب میں سردار صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں مگر عرض میری یہ ہے کہ وہ جو لڑکے کی نشاندہی پر ان کو گرفتار کیا گیا ہے

اس کو لوز کے کی نشاندہی پر گرفتار کیا انتظامیہ نے خود اس کو گرفتار کیا ہے؟

**جناب اپیکر:** جب محض ہو گی جب باتیں ہوں گی اس کو اگر ایڈمٹ کروں گا اب محض ہو گی نوشیر والی بات سنیں معرک اور گورنمنٹ نے جواب دیتا ہے اس کو دیکھنا ہے میں نے اجازت اس لئے دی تاکہ میں خود محسوس کروں اور دیکھوں کہ مسئلہ ہے نوشیر والی آپ ابھی تشریف رکھیں آپ بیٹھ جناب دیکھیں آپ تشریف رکھیں

**میر عبدالکریم خان نوشیر والی:** جناب اپیکر صاحب آپ اس کو ایڈمٹ کریں اس پر محض ہو گی چاہئے میں جناب سردار کی باتوں پر اتفاق کرتا ہوں کہ اسکی پوری انکوازی کی جائے اسکی میں عدالت میں تاکہ یہ مظہر عام پر آجائے۔

**جناب اپیکر:** آپ تشریف رکھیں نوشیر والی صاحب عبدالحیم خان میں بات سن لیجیں موہبی جان صاحب

**پرنس موسیٰ جان وزیر:** جناب اپیکر میں ایک بات کروں گا اگر ہمارے خان صاحب نے معزز رکن نہیں وہ اگر اس پر ہے سے مانا چاہتے ہیں اس میں بالکل ہمیں کوئی اعتراض نہیں سر خان صاحب ایک آنر ہل ممبر ہیں وہ بالکل اگر ناجائز ہوا تو ہم اس کا ساتھ دیں گے

**جناب اپیکر:** پرنس تشریف رکھیں وہ بعد کی باتیں ہیں دیکھیں تشریف رکھیں اب میں قواعد کے مطابق یہ چاہوں گا کہ ہوتا تو یوں ہے کہ محکم اپنی تحریک پر بات کرتا ہے اس کی Admissibility گورنمنٹ اسے جواب دیتی ہے اگر محکم کی تسلی نہیں ہوتی تو اس کے بعد chair دیتے ہیں کہ بھائی اس کو کیا کرنا ہے اگر تسلی ہوتی ہو تو وہ وہی نمائت ہو جاتی ہے جو بھی تحریک ہوتی ہے اب ان حالات میں ہمیں قواعد یہ بھی اجازت دیتے ہیں کہ اگر ہاؤس میں آنحضرت

ممبر تحریک کے حق میں ہیں تو ان کی رائے دیکھ اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ ان پر محض ہو تو اس کو میں آگے اپنی رولنگ دوونکا اس وقت میں ہاؤس اور معزز ایوان سے عرض کروں گا اگر اس تحریک کے حق میں آنحضرت ممبر حضرات ہیں تو وہ کھڑے ہو جائیں قاعدہ نمبر تھھڑ کے تحت آنحضرت ممبر اگر بنتے ہیں تین چھ نہیں نئے پورے نہیں ہوئے لذامیں قواعد کے تحت تشریف رکھیں

نوشیر والی تشریف رکھیں جناب عحت ہو گی میں نے قواعد کی پابندی کی ہے میں نے رولنگ دی ہے دیکھیں میں نوشیر والی میں آپ کو بولئے نہیں دون گاہی بولئے نہیں دون گاہ تشریف رکھیں جناب آپ بیٹھے میں قواعد کی بات کر رہا ہوں اپنی ذات کی بات کر رہا ہوں نہ میری ذات اس میں ہے جو قواعد میں سے میں وہی کروں گا

**میر عبد الکریم خان نوشیر والی :** جناب آپ رائے شماری کر رہے ہیں آپ ہمیں موقع دیں اس کے لئے drop scene کریں جناب

**جناب اپسیکر :** دیکھیں تشریف رکھیں آپ بیٹھے تشریف رکھیں جی تو میرے خیال میں تعداد ممبران کی بھی پوری نہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی جور ساط ہے وہ بھی ہے اور چلو جی زیر و آور ایک اور تحریک ہے sorry جی تحریک اتواء ہے نمبر ۲ یہ جناب میر ظہور حسین خان کھوسد کی ہے

**میر ظہور حسین کھوسد :** - میں تحریک اتواء کا نوش دیتا ہوں کہ فوری اہمیت کے حامل واقعہ جو کہ صوبائی حکومت کا اہم رکن وزیر محنت افرادی قوت رہبر میر فائق علی خان جمالی کے زیر قیادت ایس ڈی ایم جھٹ پٹ و پولیس جھٹ پٹ نے واپڈا کالونی ڈیرہ اللہ یار پر دھاوا بولا اور واپڈا کالونی کا اہم حکومت پاکستان کا قیمتی سروے کا سامان میں پہنچیں ایز کنڈ بیشنڈ فرنچ قیمتی فرنچیز کا پت وغیرہ لے جانے کی کوشش کی اس سلسلے میں واپڈا یو نیں اور دیگر معززین نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے اخبارات کے ذریعے حکومت کو بروقت خاتم سے آگاہ کیا اخباری تراشہ ملک ہے لذا اسکی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر عحت کی جائے۔

**جناب اپسیکر :** جی جناب کھوسد صاحب آپ اپنی تحریک کے بارے میں کچھ فرمائیں گے  
**میر ظہور حسین خان کھوسد :** جناب اپسیکر یہ مارچ کے شروعات کی بات ہے کہ ہمارے منشی میر فائق علی جمالی صاحب ڈیرہ اللہ یار میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے ایک پروگرام بنایا کہ اس کو لوٹا جائے تو انہوں نے ایس ڈی ایم ڈیرہ اللہ یار کیا اور پولیس کو ساتھ لے

کروہ واپڈا کالوںی میں وہاں پت فیدر وایزگ کی ایک کالوںی ہے وہ ایک بڑی کالوںی ہے جس میں قیمت سروے کا سامان ایرکنٹ نہتر فرن اور کارپٹ اور دوسرے قیمتی سامان وہاں موجود تھے اس کے ساتھ ایسیں ذی ایم بھی تھا پولیس بھی تھی انہوں نے سامان وغیرہ نکالے فوٹو گراف بھی تھے جو وہ لے گئے تو وہ وہاں نسبت تھے وہ نکالے فرینچر نکالا سارا سامان نکالا۔ تین چار گھنٹے ان کو لگے جب تک اطلاع ہوئی پذی شجاع عالم خان ہیں ان کو معلوم ہوا ان کا بیان کو اور رڑو مراد بھائی میں ہے اور وہاں پر یونیورسٹی اسکے ملازمین تھے اور لوگ بھی تھے آدھے گھنٹے کا سفر تھا جب تک وہ اور والدہ یار آئے اور انہوں نے آکر کہا کہ یہ حکومت پاکستان کے اس سامان کو آپ زبردستی لے جائے ہے ہیں جو کہ کروزوں کا ہے اور حکومت کی ملکیت ہے تو پولیس نے اور ایسیں ذی ایم نے ان کو دھمکایا کہ آپ اس کالوںی سے خاموشی سے باہر نکل جائیں شاعر عالم خان اور واپڈا یونیورسٹی کے جو لوگ تھے انہوں نے احتجاج کیا اور مراجحت کی کہ ہم ہرگز باہر نہیں جائیں گے اور آپ کو ہم یہ قیمتی چیزیں نہیں اٹھانے دیں گے تو اس پر منظر صاحب نے ان کو دھمکی دی اور کہا کہ ہم اپ کو ان غواہ کرائیں گے انہوں نے کہا کہ آپ نے مشک مجھ کو ان غواہ کے بعد آپ قتل بھی کر دیں تو یہ حکومت پاکستان کی ملکیت ہے۔ سامان ہے میں آپ کو اس کو لوٹنے کی اجازت نہیں دے سکتا انتظامیہ اور پولیس نے کوشش کی بات نہیں بنی اور وہاں کے جو یونیورسٹیں کے ملازمین تھے یا یونیورسٹی کے جو لوگ تھے وہ اس پر بھند ہو گئے تو میر صاحب مجبور اشرمندہ ہو کر واپس ہوئے کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ مراجحت ہو رہی ہے لوگ نہیں چھوڑ رہے ہیں تو یہ اس صوبے کے اور ضلع جعفر آباد کے اندر نصیر آباد کے اندر ایک اودھم چالیا ہوا ہے میر صاحب نے نہ صرف یہ ایک واپڈا کی بات ہے۔ وہاں تو ایسیں ایچ اور ڈائرکٹ بد لیاں کراہ ہے ہیں ڈائرکٹ مہدیاں لے رہے ہیں میر صاحب اور راجیک کلرک جو واپڈا کی زمین ہے جو زمینداروں کی زمین ہے جو پت فیدر وایزگ وہاں ہن رہی ہے ان کا معاوضہ زمینداروں کو ملتا ہے وہ واپڈا نے دی سی کو ملیا کیا ہوا ہے اس نے اور میر صاحب نے وہاں ایک کلرک کر کھا ہوا ہے اور ہزار لاکھ روپے پر پانچ ہزار روپے کا ثابت لیتا ہے وہ رسید تو ایک لاکھ روپے کی دیتا ہے لیکن میر صاحب کی جب کچھ لئے وہ پانچ ہزار روپے کا ثابت لیتا

ہے تو اس طرح کروڑوں روپے زمینداروں کو مل رہے ہیں وہاں اس طرح سے بھی رشوت کا بازار گرم ہے جعفر آباد اور نصیر آباد میں۔ اسی طرح وہاں پر معاوضہ کی جو زمین تین ایکڑ زمیندار کی وہ پتواری اپنے قیادہ کر اکر لائے ہیں وہ زمین دواکن ہے تو وہ اس کو چار ایکڑ بنا دیتے ہیں جو دو ایکڑ مزید ہے اس کی رقم بھی منتشر صاحب کی جیب میں دی جاتی ہے اور اسی طرح اب اس آئیں اچ او ان کی مرضی سے رکھے گئے ہیں اور ڈاکٹر وزیر صاحبان ان سے متحملیاں لے رہے ہیں اس کی ایک مثال اس بد امنی کا میں اس دطرح سے بھی دو ٹکا کہ وہاں پر صحبت پور کے نزدیک ایک واقعہ ہوا اور کٹوہر اقوام کے لوگ اور وہاں ایک مینگل شنز اور کٹوہر تقاوہ موٹرسائیکل پر جا رہے تھے تو ان پر سامنے سے فائرنگ ہوئی فائرنگ ہوئی تو وہ دونوں اشخاص زخمی ہوئے جا کر صحبت پور ایف آئی آر چاک کیا۔ داخل کیا لوگ نہیں ہوئے۔ پولیس نے منتشر صاحب کے کہنے پر ان کو گرفتار کیا۔ کیا بالحد منتشر کے کئی رپ پولیس کی ذریسر پرستی گاڑی آئی ٹرک آیا جو ملزمان تھے جنہوں نے یہ وقوع کیا تھا نامی نیت تھے وہ پولیس کی سر پرستی ان کے گھر سے اٹھائے یہ میں اس کے تمام حالات و افعالات وہاں کے بتا رہا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** میر صاحب اور واقعات کو چھوڑئے صرف آپ اس کی ایڈ میز بیٹھی بتائیں اس کو کیسے ایڈ مٹ کیا جائے۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ:** جناب یہ ایک اہم رکن ہے صوبائے حکومت کا منتشر صاحب ہیں وہ صوبہ کا انتظام چلا رہے ہیں ان پر بڑی ذمہ اریاں ہیں وہ انصاف سے حکومت کو چائے ملکہ کو چلانے حکومت کا وہ حصہ ہے اس کی وجہ سے بڑی بد امنی ہے اس کے لئے وہاں پر شہوت ہیں وہاں پی ڈی سے پوچھا جا سکتا ہے اس کی اطلاع چیف منتشر کو دی گئی ہے مردقت چیف سیکریٹری کو اطلاع دی گئی کہ اس طرح غلط معاملات کی روک تھام کی جائے اور مدد ملت کی جائے اور ایڈ مٹ کیا جائے پتہ نہیں حکومت کیا جواب دیتی ہے؟

**جناب اسپیکر:** شکریہ قائد ایوان صاحب  
**سردار محمد اختر مینگل قائد ایوان:** جناب اسپیکر جس طرح ہمارے معزز رکن

نے تحریک التو اپیش کی ہے اور اس میں انہوں نے ایک اخباری تراشے کا حالہ بھی دیا ہے اور کہا ہے کہ منیر صاحب فائل علی بھال ملوث ہیں اگر آپ اس اخباری تراشے کو غور سے پڑھیں اس میں منیر صاحب کا کمیں ذکر نہیں ہے یہ ان کی اپنی من گھڑت سوری باتی ہوئی ہے جس میں منیر کو ملوث کیا گیا ہے جناب اسپیکر جس دن یہ واقعہ پیش آیا ہے اس دوران منشروں پر موجود ہی نہیں تھے واقعہ کا پس منظر اس طرح ہے کہ وہاں پر واپڈا کا ایک یکپ م موجود ہے جو وہاں پر کافی عرصے سے کام کر رہا ہے کیونکہ اس دارے کا کام ختم ہو چکا ہے اب وہ اپنا یکپ سامان سمیٹ کر شی ٹنک کی تیاری کر رہا ہے وہ زمین اصل میں اریجھن ڈپارٹمنٹ کی ہے کیونکہ وہاں پر اکثر نصیر آباد میں خاصی زمین کسی کی نظر آجائے تو وہاں قبضہ کرنے کی روایت قائم ہے صوبائی حکومت کی یہ خواہش تھی کہ وہ زمین پولیس کو دی جائے اور پولیس اب وہاں پر اپنا ایک اسکول قائم کرے جیسے وہ اپنا سامان لے کر جانے والے تھے تو ایس پی وہاں پر پہنچا کر یہ زمین پولیس کو دی جائے اس سے پیشتر اس پر قبضہ کیا جائے پولیس اپنا وہاں پر پریڈ گراؤنڈ بنائے تو اس دوران واپڈا کے گلے اور پولیس کے درمیان بد مرگی پائی گئی کچھ ناخنگوار واقعہ بھی آیا جو یہ واقعہ ایڈ منیر یش کے ہاتھ میں لایا گیا ہے ایڈ منیر یش وہاں پر پہنچی اور اس کو کنٹرول کیا اب یہ زمین اریجھن نے پولیس کے حوالے کی ہے اور ہوم ڈپارٹمنٹ کی ہے اور اب وہاں پر پولیس کے لئے ٹریننگ اور پریڈ منیر قائم کیا جا رہا ہے جہاں تک اسکیں منیر کو ملوث کرنا اور یہ کہا کہ منیر وہاں سے قبیقی سامان لے کر جائے یہ سراسر غلط ہے اس لئے ہم اس کو oppose کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر : میر صاحب اس وضاحت کے بعد آپ اس تحریک پر زور نہیں دیں گے ؟  
میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب یہ اخبار کا حالہ ہے اور ذیرہ مراسم سے میں این پی کے ایک رکن میر سکندر لہڑی اس کا بھی اس کے متعلق ایک شیفت ہے اور کہا ہے کہ انتظامیہ سے زیادتی ہوئی ہے

جناب اسپیکر : یہ ایک اخباری بیان ہے  
میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب منیر با اثر تھے ان کا ذکر نہیں ہوا حقیقت یہ ہے

کہ منشہ خود آئے اروان کا خیال تھا کہ اس کو لوٹا جائے اور اس بیگیشن کے حوالے اس کو کرنا ہے نہ کہ پولیس کے حوالے کرنا ہے اس بلڈنگ کو تو یہ کہوں گا کہ اس کی بھر پورہ مت کی جائے اور آئندہ اس طرح کے واقعات کی روک تھام کی جائے اور اس کا اعتراض کیا جائے اس اسیملی کے اندر قائد ایوان : جناب ہب جمال تک منشہ کا تعلق ہے وہ تو ہم نے صاف کہہ دیا ہے کہ اس میں کوئی ملوث نہیں ہے جمال تک پولیس اور واپڈا کے عملے کے درمیان ناخوشگوار واقعہ ہوا ہے اس کی میں نے پسلے سے ہی تحقیقات کے لئے کہا ہوا ہے کہ اس کی تحقیقات کی جائے

میر ظہور حسین خان کھوسہ : اگر وہ یقین دہانی کرتے ہیں تو تمہیک ہے عبد الرحمن خان مندو خیل : جتاب وہ دیکارڈ پر لائیں کہ یقین دہانی کرتے ہیں۔

قائد ایوان : میں نے ایوان میں کہہ دیا ہے اور وہ کس ریکارڈ کی بات کر رہے ہیں ؟ جناب اسپیکر : اس یقین دہانی کے بعد کیا آپ زور دیں گے ؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ : جناب اگر وہ یقین دہانی کر رہے ہیں کہ انکو ازٹی کریں گے تو ہم زور نہیں دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر : وہ یقین دہانی کر رہے ہیں کہ انکو ازٹی کریں گے لہذا تحریک ساکت ہو گئی۔

سردار محمد اختر مینگل قائد ایوان : investigation کے لئے کیا ہوا ہے

میر ظہور حسین خان کھوسہ : انکو ازٹی کا اگر یقین دہانی والا تھے ہیں

جناب اسپیکر : محکم کو سننے کے بعد معزز رکن محکم کو سننے کے بعد اور حکومتی وضاحتی میان سننے کے بعد اور یہ اطلاع جو کہ دیا انسوں نے

عبد الرحمن خان مندو خیل : on record دزیر اعلیٰ صاحب نے

نہیں کیا

قائد ایوان سردار محمد اختر مینگل : خان صاحب اب پڑھ نہیں کہ آپ کو نہیں ریکارڈ کی بات کر رہے ہیں وہ phone gram investigation کے

کر رہے ہیں

اسکلی میں شور

جناب اپنیکر : آپ اپنی تحریک پر زور نہیں دیں گے  
میر ظہور حسین خان لھوسمہ : نہیں اگر وہ انکو اڑی کروارہے ہیں تو میں چاہتا ہوں  
کہ انکو اڑی ہو میں زور نہیں دیتا ہوں

اسکلی میں شور

جناب اپنیکر : کیونکہ محرک زور نہیں دیتے اور انہوں نے آپ کے بات پر یقین کر لیا ہے تفہیش  
ہو گئی لہذا معرک اپنی تحریک پر زور نہیں دیتے اور تحریک ساکت ہو گئی جناب now we come to zero hour

میر جان محمد خان جمالی : جناب اپنیکر مجھے اجازت دیں گے پرنس زیر و آوار پر  
پرنس موسیٰ جان وزیر : I will take just two minute

جناب اپنیکر : ایک منٹ جناب ابھی بارہ ہفتیس ہے so zero hour is zero hour is starting you see started  
پرنس موسیٰ جان وزیر : کون بولنے چاہیں گے آپ بولیں گے نعم اللہ

پرنس موسیٰ جان کوئی بات نہیں کوئے بھی بولیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے

پرنس موسیٰ جان وزیر : سر میں صرف دو منٹ لوٹا گا

میر جان محمد خان جمالی : جناب اپنیکر زیر و آور صرف اپوزیشن کی مکملی نہیں ہے ایوان  
کی مکملیت ہے اور M.P.As

It is for the houses ; honourable members from either side

پرنس موسیٰ جان صاحب آپ بولنے جی پرنس موسیٰ جان

پرنس موسیٰ جان وزیر : خان صاحب سے سر میں مغدرت چاہتا ہوں I will take only three minutes  
چاہتا ہوں میں خود ذاتی طور پر زمیندار ہوں اور یہاں کافی زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں جناب جب

وپڈا کے حوالے سے بات ہوئی تو آج کچھ میں بھی کہنا چاہتا ہوں زیر و آوار کا فائدہ اٹھانے ہوئے جتاب آج ہم جو سفر کر رہے ہیں پورے بلوچستان میں we are suffering ہمارے انہی علاقوں میں سے یہاں میر صاحب کہہ رہے تھے ۳۵ کلو میٹر و پڈا کے واڑ چوری ہو گئی جتاب اور میں درخواست کرو ڈگا گورنمنٹ سے جب ہمارے دوست کہتے ہیں کہ واپڈا کے air condition لے گئے ہیں میں تو یہ کہتا ہوں کہ واپڈا کے ۳۵ کلو میٹر و اڑ کھبوب سمیت اور یہ کراچی میں لے گئے جتاب تر میل میں کچھ پھر بھی کم بول رہا ہوں شایدی میں نے کہا کہ یاد رہے ہو تو سراس کی مالیت جو ہے It come into crore اور سراس کا نقصان جو ہمارے پشتوں اور بلوچ ہم جتنے اس بیلک میں ہرتے ہیں جما atleast from fifteen twenty thousand میرے خیال میں ٹیوب ویلز تو ہونگے سر ہم سب سفر کر رہے ہیں سر ایک ایک باغ it is 8.10 لاکھ روپے ہے سر اگر آپ ان سب کو آنکھا کر لیں importing into میرے خیال میں پاکستان اس وقت سر کروں ان روپے کا نقصان foreign exchange ہو رہا ہے سر بلند اڑیوں روپے کا foreign exchange کوں سر ہماری گندم کو ایک ایک دو دو میسین پانی نہیں ملا ہے سر سب اپرے ہوا ہے اس کو بھی پانی نہیں مل رہا ہے تو میں یہ کہتا ہوں سر اگر اسم اللہ ہے تو وہ گھر سے شروع ہو تو میں یہ کہتا ہوں کہ اتنا بڑا ظلم میرے خیال میں علی نے کافر کے ساتھ بھی نہیں کیا تھا جو ظلم انہوں نے کیا ہے تو ان کو میں گورنمنٹ سے یہ التامس کرو ڈگا کہ جو لوگ involve ہیں اس میں جو اس چیز میں investigation ہے تو پولیس ولیس اگر گئی تو وزیر مانتے ہیں سر یہاں تو پھر بھی سر کوئی چھارے پر کوئی بات آئے وہاں تو گیا سر وہاں تو کسی کو چھوڑتے تھک ہی نہیں سر تو میں یہ کہوں گا صاحب کہ حکومت اور اگر آ کے توسط سے سر ضرور بات کرو ڈگا کہ سخت سے سخت سر نوٹس لیا جائے اور اس کے مطابق اگر کوئی کمیٹی بنائی جائے culprits sir who are the culprits ہے جو ڈسیر جائے اور ان کو definitely سر ذرا مجھ کا جو واقعہ ہے ان کو چکا دیا جائے تاکہ اتنا بڑا ظلم جو بلوچستان کے عوام کے ساتھ ہو رہا ہے سر میں کہتا ہوں سر کہ اس کی ضرور تحقیقات کی جائے

جناب اپنیکر : جی جان جمالی صاحب  
میر جان محمد خان جمالی : میں ذکر کروئیا نی اسی میں تو بعد میں - maintai  
ہماری اسمبلی کا تو حشر یہ ہے کہ اف اللہ ہم تو کچھ بھی نہیں کہ سکتے اپنیکر کے لئے تو  
بڑا مشکل ہوتا ہے کچھ کہنا گزارش ہے ہی۔ اینڈ ڈبلیو فنٹر سے فائنس فنٹر سے تھوڑی رجک  
روغن کراوی جائے صفائی بھی نہیں رہی دیواروں پر سب نشان لگے ہوئے ہیں یہ تو اپنی جگہ سر  
میں آؤں گا اپنی طرف نیشنل ہائی ویز کی طرف جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے جتنے بھی نیشنل ہائی  
ویز ہیں ہمارے صوبے میں نہیں جی اپنے لئے تو ہم نے کمیشن کھانی آئی نہیں جن کو کمیشن کھانی  
آتی ہے وہ جانتے ہیں اچھی طرح

جناب اپنیکر : معزز رکن کو بولنے دیں جی جناب بولے

میر جان محمد خان جمالی : سر نیشنل ہائی ویز کی جو حالت ہے سارے صوبے میں چاہے  
ڈیرہ اللہ یار بی کوئی ہائی وے ہو چاہے کوئی مفتر زنی ژوب ہو جائے چاہے کوئی لفڑان ہائی وے  
اور بہت سے اسی طرح کوئی چمن قندھار کوئی مستونگ کچھ حصے تو ان گے لیکن آگے تو بہت  
بچوے ہوئے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب کے ذریعے اسی ایوان سے شکر ہے سر چودہ میئنے میں تو ذکر تو  
ہوا گواہ ایک پورٹ کاٹنے کا شکر ہے night landing کا ذکر تو ہوا ہے چودہ میئنے کے بعد  
تھوڑی بلوجستان کو پچانے لگ گئے دیکھتے ہیں آگے کتنا عمل ہوتا ہے تو نیشنل ہائی ویز کی حالت  
پچھلے دنوں ایک بیان آیا تھا اخبار میں چھپا ہے میر جان بلوج کے حوالے سے کہ جناب ہمیں کوئی  
مورزوئے نہیں چاہے کوئے ہائی وے نہیں چاہئے ہمارے روڈ درست کر دیں کہ ہم ایک دوسرے  
کے علاقوں تک پہنچ سکیں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کو پہنچ سکیں ڈویژن ہیڈ کوارٹر کو پہنچ سکیں اور  
بلوجستان کے اکثر سوائے کچھ کے سب main ہائی ویز پر ہیں ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر  
ڈویژن ہیڈ کوارٹر زی ڈیکٹیو کیشن facility یا ہیلتھ facility، وسری افسر شاہی ہے جمال نھیک  
ہے جناب اپنیکر یہ جو نیشنل ہائی ویز کی حالت ہے اور ابھی وقت آرہا ہے پھر وہ مون سون کی  
بدر شیں گلی ہیں پھر آپ کے پیغمبر میں بہت سخت کرنے کے بعد عارضی ہائی ہوئی ہے اسی طرح

پورا لی پل کی کیا پوزیشن ہے وہ خود سی ایم صاحب بتائیں گے اسی طرح بہت سے اور ہو گئے لور الائی اور ژوب کی طرف حالت کی باری کوئی شناوی نہیں ہو گی چاہے کیا ہم مصلحتوں کی نظر ہوتے رہیں گے سایہ جماعت اپنی جگہ پر جناب اپسیکر بھی ہمیں اکھا ہو کے کچھ کرنا پڑے کہاں ویزیائی دیر کا نہیں ہے کل پی۔ پی۔ ایل کے share کوئی پر ایسٹ پارٹی لے جاتی ہے وہ تو ہمیں نے گی ہی نہیں پھر ہمارے حقوق کدھر جائیگے پھر میں اور حیم مندو خیل کماں جائیگے ہمارے حلقوں میں نہ development کس قسم کی ہو گی نہ ہم آگے چل سکیں گے ان سب چیزوں کو سامنے رکھنا پڑے گا تو گزارش ہے کہ وفاقی حکومت کے فوٹس میں یہ چیزیں لائیں ہیں اور ہم کو تمہد ہو کے حل کرنا ہے اور بہت طریقے سے ان کو یاد کرنا ہے کہ یہاں بھی لوگ نہ ہیں بہت

شکر یہ

جناب اپسیکر : شکر یہ جناب جان جمالی صاحب جی جعفر مندو خیل صاحب شیخ جعفر خان مندو خیل وزیر : جناب اپسیکر شکر یہ جان جمالی صاحب نے ایک پواخت الولی نیشنل ہائی وے کے متعلق جان جمالی صاحب کا جو اپو اکٹ اس نے اٹھایا واقعی اس میں حقیقت ہے میں پرسوں گیا تھا میرے ڈسپارٹمنٹ کے لوگ میرے ساتھ تھے پہنچ فیدر کینال کا دورہ کرنے حقیقت ہے روڈ کی ایسی حالت ہے کہ قطعاً چلنے کے قابل نہیں ہے مطلب مجھے پچھلے دس سال میں ایسی حالت میں کبھی نظر نہیں آئی ایک جگہ پر ایسا تو تھا کھڈے تھے وہ رُزک اس کو کراس نہیں کر سکتا تھا ذرا ایک اور کلینز خود ہی اتر کر پیٹھوں سے وہ گھڈے پھر رہے تھے زنگیک کا کوئی آدمی ادھر نظر آیا نہ نیشنل ہائی وے کا آدمی کوئی ادھر نظر آیا کل دو پھر کو میرے فائٹ علی صاحب کے دساتھ دعوت تھی ادھر وہاں لوگوں نے بتایا کہ بھائی آپ لوگ ان چیزوں کو اٹھایا میں even میر ظفر اللہ خان صاحب جو ہمارے Ex.C.M تھے انہوں نے کہا کہ بھائی آپ فیدر ل گورنمنٹ کے ساتھ ان چیزوں کو اٹھاتے کیوں نہیں یہ اس کی حالت ' نی ہوئی ہے آیا یہ صرف خواری بلوچستان کے نصیب میں ہے یادوسری جگہ بھی یہ ہو رہا ہے تو اس پواخت کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ لوگوں کو بھی اس سے تکلیف ہے تو چلنے کے قابل نہیں ہے نیشنل ہائی وے کا

کوئی الہکار اس دفتر سے نکلا نہیں ہے اور اتنے کھٹے ہیں کہ اس حالت کو پہنچی ہے کہ لوگ از خود روڈ پر گاڑیاں کھڑی کر کے وہ کھٹے بھرتے ہیں اور اس سے گزرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

**جناب اپنیکر:** گاڑیاں ٹوٹ رہی ہیں

**شیخ جعفر خان مندو خیل وزیر:** بالکل ایسی حالت ہے کہ جو سفر آپ اگر دیکھنے میں کرتے ہیں وہ آپ چار گھنٹے میں نہیں کر سکتے ہیں اور موڑ کار تو اس میں نہیں جا سکتی فوراً میں یا اگر دوسرا اچنا چاہئے وہ بھی سر کار کی پرائیوٹ والا اشاید نہیں لے جائے

**جناب اپنیکر:** شکر یہ جی نوشیر والی صاحب

**میر عبد الکریم خان نوشیر والی:** بسم اللہ الرحمن الرحيم جناب اپنیکر صاحب کوئی نیشنل ہائی وے کی بات کرتا ہے کوئے موڑوے کی بات کرتا ہے موڑوے سے تو ہم ہزار ہیں یہاں صرف simple روڈ چاہئے بلوچستان کو وہ بھی مشکل سے نصیب ہو جائے جناب ایک ایسے مسئلے کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ چار پانچ مینے سے بلوچستان سکر ریٹ سرپا سے احتجاج ہے گورنمنٹ کی مشینزی stop ہے غریب لوگوں کا کام نہیں ہوتا جو کہ بلوچستان کیدور دراز علاقوں سے چل کر آتے ہیں گواہ سے آتے نوکری سے آتے ٹوب سے آتے ہیں کسی کے ٹرانسفر کا مسئلہ ہے کسی کا اور مسئلہ ہے چار پانچ مینے سے یہاں بلوچستان کا حال ایسا ہے کہ یہاں کوئی گورنمنٹ ہی نہیں ہے کوئی قانون ہی نہیں ہے کوئی لاتا ہی نہیں ہے اس پر بخاموش ہیں کوئی موڑوے کی بات کرتا ہے کوئی جو ہے نیشنل ہائی وے کی بات کرتا ہے جناب موڑوے بھی آپ کے ہاتھ میں ہے نیشنل ہائی وے بھی آپ کے ہاتھ میں ہے آپ کا فائدہ ہاں موڑوے تو ہمارا ہے ایک پورٹ مدار ہاہے یہاں تو آپ کے جو سنگل روڈ ہیں جو بارہ فٹ ان کی چوڑائی یہی ان کے لئے وہ بھی کہتا ہے کہ ہمارے پاس فنڈ نہیں بلوچستان کے لئے فنڈ ہے ہی نہیں اس لئے کہ وہ فائدہ کسی کو نہیں دیتے آج تک یا گورنمنٹ بلوچستان اپنی حکومت چاہئے اپنی کرسی چاہئے یا مرکز سے فنڈ لے لیا فنڈ کی بات کرے حقوق کی بات کرے یا کرسی چاہئے کی بات کرے دو فائدہ کبھی نہیں ملتے آج تو وہاں جا کر ایک ہی فائدے کی بات کرتے ہیں کہ جناب کرسی

چاؤ مسلم لیکیوں کو رہنے دو تو وہ تو آج آپ کو پتہ ہے جو پنجاب میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہم سے اور آپ سے زیادہ سینٹر ہے وہ ہم سے اور آپ سے زیادہ پالیشیشن ہیں وہ ہم سے اور آپ سے زیادہ ہو شیار ہیں تو جا آپ تشریف رکھیں بعد میں میرا جواب دیں جناب آپ بعد میں مجھے جواب دیں اب مجھے کہنے دو جناب آپ وہاں جا کر کر سی کی بات کرتے ہیں

**سید احسان شاہ وزیر :** تیسری بات تو مجھ میں آرہی ہے وہ کیا کہنا چاہتا ہے لیکن وہ سمجھ میں نہیں آرہی ہیں

میر عبدالکریم خان نو شیر والی : جناب آپ ہمیں بولنے تو دو آپ تو گورنمنٹ ہیں ابھی حق بتا ہے ان تیس ہزار ملاز میں کو بھی آپ دے دیں۔ کیونکہ یہی کلرک مشینری آپ کو چلانے والا یہی کلرک ہوتا ہے جس کی پے سال بھر میں چھتیس ہزار روپے ہوتی ہے اور سینٹر کلرک کی اڑتا لیس ہزار روپے سال کی تخریب ہوتی ہے۔ یہ کلرک کے سینٹر اور جو نیز کی تخریب ہے تو جناب اس اڑتا لیس لاکھ روپے کی کروزیگ گاڑی کی کیا ضرورت ہے۔ کہنٹ کو لمبا کرنے کیا ضرورت ہے جب کے آپ کا صوبہ غربت میں ہٹلا ہو آپ کے پاس فائیلی کچھ نہیں ہے اسکیاں آپ کے پاس نہیں ہیں پر وجہ آپ کے ہدایہ ہیں بلو چستان سرتاپ احتجاج ہے۔ تو جناب اس صوبے میں دو چیزیں رہ گئی ہیں قائد ایوان معاشرت ہم آپ کے ساتھ ہیں جماں تک بلو چستان کے حقوق کی بات ہے جماں پر بلو چستان کی ترقی کی بات ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم اور آپ چل کر اسلام آباد ارباب اقتدار سے بیٹھ کر دو ٹوک بات کریں۔ جناب والا ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ ہمیں بولنے تو دیں مجھہ پتہ ہے کہ آپ اس کری کے بھوکے نہیں ہیں۔ مگر بد قسمی سے آپ کے مشیر آپ کو غلط مخورہ دے رہے ہیں کہ جناب آپ رہی کیونکہ آپ کا سوگن جو ۸۳ سے ۶۹ء تک یہی تھا کہ مجھے کری نہیں چاہئے۔ مجھے بلو چستان کے حقوق آپ بھول گئے قائد ایوان خدا بلو چستان کے غیور عموم آپ کے ساتھ ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں اصلی آپ کے ساتھ ہے ان اجتماعی مسئلتوں کو حل کریں انفرادی مسئلے جو آج کی گورنمنٹ کے آپ کے پاس آ رہے ہیں ان کو برداشتی یا توجہ دیں کچھ لوگ اپنی کری چانے کے لئے آپ بھی سیاست کو جاہ کر رہے ہیں

آپ بلوچستان کے آخری کارڈ تھے آپ کو پتہ ہے کہ اب لوگ کیا ہوں رہے ہیں آپ انی پارٹی کے لوگوں سے پوچھیں جن کو وزارت پیدائی ہے جن کو وزارت چاہیے وہ تو آپ کو غلط لائیں پر ڈال رہے ہیں سب سے پہلے آپ مریانی فرمائے بلوچستان سیکریٹیٹ کا مسئلہ اس کو حل کر لیں کیونکہ یہ لوگ آپ کو چلانے والے یہی لوگ ہوتے ہیں آپ کا پیرس یہی لوگ ہیں جناب والا بغیر پیرس کے گاڑی نہیں چل سکتی ہے۔ لکر آپ کے پیرس ہیں رہا سوال ہیروزگاری کا تو بلوچستان میں پانچ سو نجیسٹریز ہروزگار ہیں۔ ذگریاں باتحہ میں لئے پھر رہے ہیں۔ آپ ان کو وقت نہیں دے رہے ہیں کہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔ آپ انجیسٹریوں کا بھی خیال رکھیں جن کے پاس ذگریاں ہیں۔ آپ کو پتہ نہیں ہے کہ انہوں نے کس مصیبت سے تعییم حال کی ہے اور اب اسکلی لور سیکریٹیٹ کا طواف کر رہے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس ملازمتوں کا کوئی نہیں ہے جناب آپ مرکز سے کوڈ لے لیں رہا میرے جلتے کا سوال تو وہاں چار منیتے سے پانی نہیں ہے جلی نہیں ہے جب ہم پوچھتے ہیں تو ہمیں کہتے ہیں کہ پیسے نہیں ہیں جب حکومت کے پاس پیسے نہیں ہیں تو پھر اس خوبصورت کری کی کیا ضرورت ہے اس کری کو نجور کر گائیں اور چلیں اس بازار میں فیصلہ کرتے ہیں بلوچستان کے گیس کی رائیتی دیں اور بلوچستان کے حقوق جیسا کہ انہوں نے کہا کہ ۱۹۶۴ سے ۱۹۶۸ تک ۱۱۰ ارب روپے کا جنت تھا کہاں گیا ۱۵ ارب روپے کا جنت انہوں نے دس ارب روپے تو ملازمتوں کا لئے تو دے دیے۔

**جناب اسٹائلر : نو شیر و اپنی صاحب آپ کے پدرہ منت ہو گئے ہیں۔**

**عبدالگفریم نوشیر وانی :** جناب والا انہوں نے تین ارب روپے ذو نیشن جد اکرد یے اور چھ ارب روپے وہ کہاں کے؟

**جناب اسٹائلر : نو شیر و اپنی صاحب میری بات بھی سنیں کب جی کب آپ کو یوں نے کا موقع دیں جناب والا اس وقت بلوچستان کے حقوق تواریخ آپ اس حساس مسئلہ کو حل کر دیں جو کہ اس وقت سیکریٹیٹ میں ملازمتوں کا ہو رہا ہے جب کہ آپ نے ۲۵ فروردین ۱۳۹۷ء اس سیکریٹیٹ کا آپ نے فحص کر دیا ہے تو ان کا بھی آپ فحص کریں مریانی کریں تاکہ گورنمنٹ کی مشینزی چلے**

جناب والا آپ کا ستم صوبے کا تو چھوڑئے مرکز کا ستم ایک سال چار ماہ سے جام بے میاں  
نو از شریف کی گورنمنٹ ایک انج آگے نہیں چل سکتی ہے جب ستم ہی جام ہے تو مجھے خطرہ ہے  
کہ خدا اس ملک کی خیر کرے ایک ستم جام ہے ایک انج آگے نہیں چل سکتی تو وہ کیا سمجھ سکتا  
ہے پاکستان کو وہ آپ کی کیا امداد کر سکتا ہے وہ آپ کی امداد بھی نہیں کرے گا اس لئے نہیں کرے  
گا وہ یہ احسان کرے گا کہ جناب آپ کو ہم نے دس مسلم یا لیکی دے دیے ہیں اگر آپ آج ان سے  
فند زماں تکیں گے تو وہ آج آپ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیتے ہیں جب ہاتھ کھینچیں گے تو گورنمنٹ نوئے  
گی ان سے دو چیزوں میں سے ایک چیز زماں تکیں یا مسلم یا لیکی کو ماں تکیں یا فند زماں تکیں شکر یہ

**جناب اپنیکر :** تشریف رکھیں میں ایک وضاحت کرنا چاہوں گا کہ اس سے قبل کے میں  
عبد الرحمن خان مندو خیل کو فلور دوں میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ زیر و آور میں ایک وقت میں ایک  
ملکہ پر با تو سکتی ہے تو شیر و اونی صاحب آپ ایک ملکہ پیش کریں آپ چار پانچ مسئللوں کو لے کر  
چلتے ہیں آپ ایک مسئلے پر بات کریں آئندہ میں موقع نہیں دوں گا میں معز زار اکیں سے گزارش  
کرتا ہوں کہ زیر و آور میں ایک ملکہ پر ایک ممبریات کرے اللہ خیر صلی اللہ علی جناب

عبد الرحمن خان مندو خیل صاحب فلور آپ کو دیا جاتا ہے

**مسٹر عبد الرحمن خان مندو خیل :** جناب والا میں اس پر وضاحت کرنا چاہتا ہوں یہ  
جو میر صاحب نے بات اختیاری ہے یہ الاؤنس اور ملازمتوں کی بات اس میں بھی جو قرارداد آری  
ہے۔ اس پر میں نے بات کرنی ہے لیکن اس زیر و آور میں نہیں میں آپ کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ  
ہم نے یہاں تحریک التوا پیش کی تھی یہ جو ۲۵ اضلاع کو الاؤنس ملا اور کوئی کوئی نہیں ملا جناب والا  
ہم نے ۶ نومبر کو تحریک التوا یہاں اسمبلی میں پیش کی گورنمنٹ نے وعدہ کیا کہ کمیٹی بنائی گئی نے  
وہ اس پر فیصلہ کرے گی اس وجہ سے آپ نے وہ جو ہماری تحریک التوا تھی کمیٹی کی روپرست تک  
موخر کر دی۔ جناب والا کمیٹی نے ۹۔ ۱۲۔ ۱۴ کو جناب امیر زمان صاحب سینئر صوبائی وزیر  
صاحب کی صدارت میں فیصلہ کیا اور کوئی کے ملازمین گریہ ایک ہائل سول بیک کو ۲۵ فیصد رنگ  
الاؤنس دیا جائے اس کا نہ بعد میں تو بیٹھن ہو اور نہ ہی یہاں روپرست پیش کی گئی اس لئے میں اپنے

طور پر بعد میں یہ رکھوئے کہ اس فیصلے پر عمل کیا جائے اور اس سبیلی میں رپورٹ پیش کی جائے ایک یہ مسئلہ جناب والا جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ یہ برا ضروری مسئلہ ہے وہ سر امکلہ جان والا امن والان کے بارے میں جناب والا میں گورنمنٹ کے وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں وہ یہے کہ سب تخصیص کٹھن بولان ضلع میں دس جنوری ۱۹۸۴ سے مسلسل اتحادیں مارچتا انتیں مارچ دو مریان میں کچھ وہاں جو لوگ ہیں موضع پیر احمد شاہ موضع رسم اور اس طرح کے وہاں گونجھا بھی کٹھن شاہ ان علاقوں میں کچھ لوگ ناجائز حملے کرتے ہیں مسلح حملے کرتے ہیں لوگوں کو اغوا کیا گیا ہے اس نے ریورڈ لے گئے ہیں اسکے لوگوں کو قتل بھی کیا ہے انتظامیہ اور لا اینڈ آرڈر کے جو ادارے ہیں انہوں نے کوئی ایک معنوں میں کوئی کارروائی نہیں کی ہے جناب یہاں پر افسوس ہوتا ہے جیسے وزیر اعلیٰ صاحب نے نشان دہی کی کہ نصیر آباد میں زمینوں کا قبضہ یعنی یہیں ایسا ماحول بن رہا ہے کہ ہمارے صوبے کے غریب لوگ کمزور لوگ ان کو گورنمنٹ لا اینڈ آرڈر کے ادارے جو اصل میں عموم کے تحفظ کے ادارے ہوتے ہیں لیکن یہاں حکومتی ادارے بے ادنیٰ معاف اُس سے مس نہیں ہوتے ہیں یہ مسئلہ اس سبیلی میں آیا اور آپ نے تحریک التوانیہ مٹ نہیں کی یعنی بالکل بدود فروشوں کے کمپ اور اس سبیلی والے بیٹھے ہوئے ہیں گورنمنٹ والے بیٹھے ہوئے ہیں لوگوں کو کہاں پناہ ملے اسی میں میں ایک اور نقطے کی نشان دہی کرنا چاہتا ہوں جیسے آپ نے کہا تھا ایک ہونا چاہئے لیکن بعد میں پھر فوری مسئلہ جناب والا ہمارے اس صوبے میں جب خاص کر سینئر وزیر یہ کہتے ہیں کہ ہم اسلامی قانون لا کیں گے اسلامی قانون لا کیں گے اور ہم نے بار بار رکویت کی ہے کہ آپ مریانی کریں اسلامی قانون لا کیں گے اور پہلے منٹ والوں کے لئے پہلے لا کیں۔ ہمارے صوبے میں ایک تریکھ پیدا ہوا ہے میں تمام گورنمنٹ تماں پارٹی سے رکویت کرتا ہوں سو دخور لوگ اپنی طاقت کی ہاتھ پر غریب لوگوں کو جب پیدا ہیتے ہیں پی منٹ پر ان کو اتنا قرض دار ہاتے ہیں کہ بعد میں ان کے قبیلے کے لوگ جو کچھ نسبت پیوں والے ہوتے ہیں ان کو کچھ پکڑ لیتے ہیں اب یہ ترند اتنا ہو گئی اب ہے کہ قانون کے جو محافظ ہیں وہ بھی ان کے امدادی ابھی کل میز جنی اڑے پر جو اتوں ہو اب ہے وہ اصل میں یہ ہوا

ہے کہ پے منٹ والے سود خوروں نے غریب لوگوں کو پسہ دیا ان پر قرضہ اتنا بڑھ گیا کہ پھر اس قبیلے کے لوگوں کو ادھر اب یہ ذثر یعنی مایا ہے کہ آپ مثل فلاں قبیلے سے لیں آپ کے پاس پسہ ہے لخالہ آپ کی میں موڑ چھینوں گا آپ کی گاڑی میں چھینوں گا آپ کا چہرہ میں چھینوں گا اور یہ عمل عمومی طور پر تمام ہمارے صوبے میں اس کوئی میں ہو رہا ہے اور پھر قلعہ عبداللہ کے ضلع میں بالخصوص اور اس میں ایک اہم بات یہ ہے کہ گورنمنٹ اور انتظامیہ امداد کر رہی ہے کیوں مثلاً سود خور کسی لا تعلق آدمی کی گاڑی کو انخوا کریں اور گورنمنٹ روپورٹ درج نہ کرے گورنمنٹ کیس درج نہ کرے اس سود خور اور ظالم کو گرفتار نہ کرے یہ گورنمنٹ کی طرف سے امداد کے متراوف ہے یہ کل کا جو واقعہ ہوا ہے یہ چنیں لور قلعہ عبداللہ خان میں یہ تمام عمل ہے ہم گورنمنٹ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں بلکہ یہ رکوبیست کروں گا کہ آپ آرڈیننس پاس کریں کہ پے منٹ والوں کو پے منٹ قانوناً جرم ہے اس لئے سخت سے سخت سزا دی جائے آپ صوبائی حکومت میں ہیں آپ قانون پاس کر سکتے ہیں آپ کیوں پاس نہیں کر رہے ہیں اس لئے جناب والا یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس کو دوسرے رنگ میں نہ لیا جائے دراصل پے منٹ والوں نے ہمارے صوبے میں زیادتی شروع کی ہے اور گورنمنٹ میں ایک قسم کا ان کے لئے کونیں ہے اس میں خاموش رہتے ہیں انتظامیہ والے ان کی مدد کرتے ہیں جو لوگ ظالم ہوتے ہیں جو گاڑیاں لے جاتے ہیں ان کو مارے ہیں ان کے بارے میں کیس تک درج نہیں کرتے یہ ہماری گزارشات تھیں شکریہ۔

**جناب اپیکر:** کسی اور صاحب نے بولتا ہے چلے بسم اللہ خان کا کمزور

**بسم اللہ خان کا کمزور** یہ: جناب اپیکر میں یہاں وزیر اعلیٰ کی توجہ پر سوں جو مہاجر یک پیسے واسقعد ہوا ہے میں خاص طور پر جس چیز کا سذکر کروں گا وہ یہ ہے کہ آپ بلوچستان میں بالخصوص ہمارے علاقے میں نہ صرف اسلامی قانون بلکہ ملکی قانون اور ہمارے پشتون بلوچ سوسائٹی کچھ روایات تھیں ان کو بھی پاماں کر رہے ہیں اسکا میں اپریل کو مہاجر یک پیسے میں جو واقعہ ہوا تو وہ پے منٹ والوں کا تھا پے منٹ دراصل کوئی پیسے والا آدمی نہیں کرتا وہ آدمی جو بعد میں کسی کے گھر میں گھس کر غنڈہ گردی کر سکتا ہے بد معاشری کر سکتا ہے یہ بد معاشری والا اکار وبار ہے یہ

کوئی کار و بار نہیں کوئے میں جن کی نولیاں ہیں قلعہ عبد اللہ میں بھی غنڈوں کی نولیاں ہیں وہ اپنے  
آپ کو طاقت ور سمجھتے ہیں کام میں کسی بیرو پچھی۔ کسی غلط آدمی کو پیسے دے کر گاؤں کے معزز  
جادی کی گاڑی پچھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم طاقت ور ہیں اور ہم یہ کر سکتے ہیں اور انقشایہ کہ دینی  
ہے کہ یہ کار و بار والا ہے یہ جو اصل میں واقعہ ہوا انہوں نے ایک آدمی سے گاڑی پچھنے کی کوشش  
کی اس نے نہیں دی اس کو گولی باری اس کے مذہ میں گولی لگی ہے ہاتھ پر گولی لگی ہے یہ ڈاکو بھاگ  
گئے یہ جو غنڈے ہیں انہوں نے ایک تیکسی گاڑی کو روکا اس ڈرائیور کو اتارا۔ اس میں کل  
عبد الرحمن رضی کی تین معزز خواتین بیٹھی ہوئی تھیں اس گاڑی کو منع خواتین کے لئے گئے  
جگل پیر علیز کی میں ایک دریانے میں خواتین کو چھوڑ دیا۔ وہ بعد میں بھٹکتی ہوئی رات دس  
بجے گھر پہنچیں ہمارے معاشرے میں خواتین کے لئے خاص تحفظ اور عزت ہونا چاہئے اب  
ہماری سوسائٹی میں وہ کسی کی والدہ تھی چاہے کسی کی بیوی تھی چاہے کسی کی بیٹی تھی یہ جو ہو رہا  
ہے یہ جہاں پہ بالخصوص ان معاملات میں ہم اپنے خواتین کو جس کو ہم اپنی عزت و ناموس کہتے  
ہیں ان معاملات پر حکومت کا رو یہ بہت سخت اور یہ اس سے پہلے سات اپریل کو لا جو رک کی میں  
سید لا جو رہ میں بھی ایک چمٹ والا ایک آدمی کے گھر پر آیا وہ نہیں تھا تو اس کی وجہ کی کو زبردستی گھر  
سے سمجھنے کے باہر کیا اور اس کے گھر کو تالا لگایا اور اس عورت کا ہاتھ بھی ٹوٹ گیا یہ اب جو کچھ  
ہو رہا ہے یا اس علاقے میں عورتوں کو جو بھوک کو مار اپنایا جاتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان معاملات میں  
کسی قسم کی زندگی کسی قسم کی مصلحت کسی بھی حوالے سے جائز نہیں ہے اگر انہماری روایات کو اسی  
طرح پہاڑ ہوتے رہے کہ ہم اپنے بھگڑوں میں اپنے ماوں اور بھوکوں کو بے عزت کرتے رہیں  
اسلئے انہماں میں تاریخ کے واقعہ کے اس پہلو کو سے زیادہ جس پر لوگ مشتعل ہو گئے اور ۳۰  
سچھتے تک اصرار نیشنل ہائی سے کوہندر کھا گیا جو کہ نیشنل ہائی وے نہیں ہے انٹر نیشنل ہائی وے ہے  
میں ایوان کے علم میں بھی یہ بات لانا چاہتا تھا اور ایک یہ چمٹ کے حوالے سے میں یہ کہتا ہوں کہ  
صرف غنڈہ لوگوں کا یہ طریقہ ہے کوئی کار و بار نہیں ہے۔ سارے بد معاش یہ کرتے ہیں اسکا

جناب اپنیکر : عبدالرحیم مندو خیل صاحب

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب اپنیکر یہ ایک واضح غنڈ ہے گردی ہے لیکن ہے ایک کاروبار کی مشکل میں یہے ذمے کر لوگوں کو بے عزت کرنا سوال یہ ہے اس کے خلاف قانونی انتظامی کارروائی ہونی چاہئے اصل بات یہ ہے

جناب اپنیکر : اس مسئلے کی آپ نے نشانہ ہی فرمائی ہے اور بسم الہ خان نے نشان رہی فرمائی ہے میں سمجھتا ہوں نہایت اہم مسئلہ ہے یہ

عبدالرحیم خان مندو خیل : بہت اہم مسئلہ ہے

جناب اپنیکر : اس کو آپ باقاعدہ Move کریں قواعد کے تحت اس پر یہ حاصل ہو کرائی جائے گی۔ تاہم بہت شکر پر جو جناب ٹھوڑا کھوسے صرف پانچ منٹ باقی ہیں میر ظہور حسین خان کھوسے : جعفر آباد انصیر آباد میں بھی یہ کاروبار اپنے عروج پر ہے جعلی طریقہ سے ایک لاکھ روپیہ کسی کو کسی غنڈہ گردی طریقہ سے مشکل دیا گیا ہے اس کے اوپر ابھی کروڑوں روپے انسوں نے بنا دیے ہیں اور پھر وہ اس کی زمین اس کو معلوم ہی نہیں ہے اور وہ زمین یونیک میں گروہی ہے وہ پتواریوں نے جعلی طریقہ سے اس زمین کو یہ حدت والے سود خور کے ہام پر کر دیا ہے ابھی انتظامیہ کا زور ہے وزیر کا زور ہے کہ وہ زمین اکو دلائی جائے۔ یہ سلسلہ یہاں پر نہیں بلکہ یہ نصیر آباد اور جعفر آباد میں بھی عروج پر ہے میں یہ بھی نوش میں لانا چاہتا ہوں اور تھوڑا سا اس پر بھی کہ ہائی ووے کہ پاکستان کا ۲۵ فیصد ہائی ورزاہرے بلوجہستان میں ہے لیکن کام موڑوے پر ہو رہا ہے پنجاب میں ہو رہا ہے دوسری جگہوں پر ہو رہا ہے لیکن ہماری طرف کوئی بھی دھیان نہیں ہے صوبہ بلوجہستان میں چاہے اور الائی کی طرف ہائی ووے ہو چاہے لسیلہ ہو یا اپنے نوشگی یا الہمندیں کی بھی حالت تو یہ ہے کہ آپ بھی وہاں سے جناب اپنیکر صاحب تعلق رکھتے ہیں آپ جھٹ پٹ تک بھی گئے ہیں جعفر خان صاحب مندو خیل صاحب نے بھی اس کی وضاحت کی ہے کیا حالت ہے اس کروڑ کی کہ اگر فدو گھنٹے کا سفر ہے تو چار گھنٹے میں مشکل طے ہوتا ہے ترکوں کی کیا حالت ہے اور کیا سماں ہو گا اور وہ کس طرح چلتے ہوں گے یہ جو پل نہ لہا ہوا

ہے اس وقت ہائی وے کا وہ بھی آری نے فوج نے عارضی طور پر اس کو بنا لیا ہوا ہے وہ ابھی اپنی جگہ پر موجود ہے اس کو بنانے کی ضرورت ہے اسی طرح پانچ چھپل ہیں جو انگریزوں کے وقت سے پانچ سو سال سے مرنے ہوئے ہیں وہ تھوڑے سے ناتوجی کی وجہ سے اگر اس کے پل کی طرف تھوڑی توجہ دیتے تو شاید وہ پل نہ گرتے۔

**جناب اپسیکر:** شکریہ جی

**میر ظہور حسین خان کھوسہ:** تو اس کی وجہ سے وہ پل بھی آہستہ آہستہ گرتے جا رہے ہیں ہم اسلامی کے ایوان کے لیڈر کی طرف دعیان دلانیں گے کہ وہ اس طرف توجہ دیں اور ہمارے اس ہائی ویز اور وزیر اعظم پاکستان سے بات کریں تاکہ وہ اس پر توجہ دیں میریانی  
**جناب اپسیکر:** شکریہ جی میں ایوان کی جانب سے قائد ایوان کی توجہ مبذول کرنا چاہوں گا کہ آپ جب بھی اب اسلام آباد تشریف لے جائیں تو اپنے اس ایوان کی آواز جو بیشتر ہائی ویز کے بارے میں ہے وہاں ضرور بات سمجھے گا بروی میریانی جی جی ترین صاحب غنڈہ گروئی اور بد معاشری کی حقیقت میں ہے جناب

**جناب اپسیکر:** نام صرف پانچ منٹ باقی ہے

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** شکریہ جناب اپسیکر صاحب یہاں بحث ہوئی ہے کہ ان کے سر پر ہاتھ کس نے رکھا ہیوا ہے؟ آج جو لوگ غنڈہ گروئی اور یہ وجود معاشری کر رہے ہیں انتظامیہ نے ان کے سر پر ہاتھ رکھا ہوا ہے یہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ انتظامیہ پولیس اور ہمال کے محکمہ یہ اور باقی لوگوں کے تعاون سے یہ سب کچھ دہرا ہے اگر گورنمنٹ اس پر توجہ نہیں دے گی تو اس صوبہ میں دلن بدن حالات خراب ہوتے جائیں گے جناب والا اگر ہم لوگ اسلامی میں تو یہ بات کرتے ہیں کہ غنڈہ گروئی ہے ہمیں افسوس صرف اس بات پر ہے کہ وزیر صاحب خود اس کی شکایت کر رہے ہیں آپ کا یہ میں بتھتے ہیں آپ لوگ فیصلے کرتے ہیں اور یہاں اسلامی میں بھی ہوتے ہیں لیکن اس وقت تو ساری انتظامیہ آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے ہم لوگ یہ کہیں گے کہ ہمیں یہ

ٹک گزرتا ہے کہ یہ سب کچھ لوگ کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ یہی لوگ ملوث ہیں جو آج کا پونہ میں بیٹھے ہیں فیصلے یہ کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود اس بھلی کتے فلور پر یہ لوگ چیختے ہیں کہ یہاں یہ ہو رہا ہے اروہاں وہ ہو رہا ہے یہاں پر غنڈہ گردی ہو رہی ہے لیکن آپ لوگ کس لئے بیٹھے ہیں آپ کا کیا کام ہے؟ آپ کے لوپر کروڑوں روپے جو خرچ ہو رہا ہے وہ کس لئے آپ لوگ لیتے ہیں جناب والا ان لوگوں کا فرض بتائے کہ یہاں تو بولنے ہیں لیکن جب دفتروں اور کیمپینگ میں جاتے ہیں اور وہاں وہ لوگ کچھ نہیں کہتے ان لوگوں کا منہدہ رہتا ہے جب اس بھلی کے فلور پر آتے ہیں عوام کے فلور پر جاتے ہیں پھر یہ لوگ چیختے ہیں جناب والا ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومت نے اگر کاروائی کر کے ان غنڈوں کو نہیں روکا تو ہر پھر عوام ان نمائندوں سے حساب لیں گے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں

**جناب اسپیکر : شکریہ ہی**  
سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : جناب لاہیں اپنے حلقة کے دو منٹ ہم لوگ توجہ نہیں دیتے ہیں آپ کوئی سے پیش نہ کر آپ روڑ دیکھیں وہاں کوئے گاڑی ابھی جانے کے قابل نہیں ہے۔ اس پر کوئی توجہ نہیں دیتے ہیں گورنمنٹ اس پر کوئی توجہ نہیں دیتے ہیں ایک روڑ ہے جو اسک پیشین کی نہیں بنی ہے اس کے لئے جو میں بھی پیسے رکھے ہوئے ہیں لیکن پیسے نہیں دے رہے ہیں اور پر سے جیکر ہے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں لیکن پیسے آتے ہیں یہ حساب نہیں معلوم کہ وہ پیسے جاتے کہ ہر ہم؟ جیسا کہ جان جمالی نے اس دفعہ پیش کی سالانہ رپورٹ یہ لوگ نہیں پیش کر سکتے ہیں کہ یہ پیسے آئے اور کماں چلے گئے؟ جناب والا اور دوسری بات یہ ہے کہ ایښٹ بھٹ کے لئے ابھی جو جیاں لوگ رکھ رہے ہیں اس سے عوام تنگ ہو رہے ہیں بغیر پوچھنے آبادی میں ایښٹ کی بھٹیاں بھائی جا رہی ہیں۔ زمیندار اس سے تنگ ہیں عوام اس سے تنگ ہیں لیکن گورنمنٹ اس پر کوئی توجہ نہیں دیتی ہے

**جناب اسپیکر : شکریہ ہی**  
سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : ایښٹ کی بھٹیاں آبادیوں میں بھائی جا رہی ہیں لیکن

گور نہست ہم گور نہست سے کہیں گے کہ اس چیز پر وہ توجہ دے شکر یہ  
جناب اپنیکر : میر عاصم کرد  
میر محمد عاصم کرد (کیلو) : جناب اپنیکر صاحب جو Immediate مسئلہ ہے وہ اپنا  
والوں کا

جناب اپنیکر : یہ آخری مقرر ہیں جی جناب Sir Zero Hour کے جی  
میر محمد عاصم کرد (کیلو) : جناب عالی گزشتہ کئی سالوں سے بلوچستان کے زمیندار  
و اپنا کے ساتھ سے Suffer کر رہے ہیں جناب اپنیکر صاحب آپ کے جو سنده پنجاب صوبہ  
سرحدوں بال جو

Electricity کی لائینیں ہیں ہو ڈبل لائینیں ہیں KV 500۔ ڈبل لائینیں جب کہ ہمارے  
بلوچستان کو ایک ہی لائن آرہی ہے KV 132 دیتے ہیں۔ جب کہ اپنے پنجاب کے ایک کارخانہ  
کو KV 132 دیتے ہیں آپ اپنے کارخانے کو ایک صوبہ کے مقام پر میں وہ Electricity  
Supply کرتے ہیں اور ہمارے صوبہ کے لئے بھی ہوئی ہے میں Leader of the  
House سے یہ کہوں گا کہ Federal Government کے ساتھ یہ طے کریں کہ  
لکھ وہ KV 250 کی جو لائن پھرمار ہے ہیں وہ بھی پہاڑوں کے پیچ میں 07 کلومیٹر Under  
Interior میں پسلے جو KV 132 ہے ان کے نزدیک ان کی Planning ہی غلط ہے جب وہ  
کوئی 80-70 کلومیٹر اندر لائن پھٹھائیں گے تو ہمارے لا محال پھر ری ہوں گے میں یہ  
کہوں گا کہ بلوچستان کو KV 500 جعلی سلانی کریں اس کے لئے ہمارے میں چیف منیٹر کو بھی  
گزارش کروں گا کہ مرکزی ٹوٹ میں سے بات کریں ابھی جو KV 250 کی لائن آئے گی اس سے  
بھی بلوچستان کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ ابھی اپنیکر صاحب بارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ کے بارہ گھنٹے کے بعد  
جب جعلی آتی ہے تو ہمارے جتنے بھی بلوچستان کے زمیندار ہیں وہ وہ لمحہ 220-200-150  
جعلی حال رکتے ہیں اس سے ہمارے بلوچستان کے جتنے بھی پورے گھنٹے سر سیبلز ہیں وہ پہلی نہیں رہے  
ہیں اور لوگوں کے سر سیبلوں سارے جل رہے ہیں اور لوگ Suffer کر رہے ہیں اور جب و اپنا

والے ان کے بلوں کے لئے آتے ہیں تو لوگوں کے پاس پہنچنے نہیں کہ وہ ان کو دیں یہ مریانی کریں  
و لٹھ پلانی وہ صحیح کریں 24 Hours اور لوٹھ 440 پلانی کریں اس کے بعد وہ اپنے بلوں کے  
لئے آئیں۔ مریانی جی

**جناب اسپیکر :** بہت مریانی جی Zero Hour is over کیا آپ نے بات کرنی ہے  
کچھ؟ وہ تو کافی ہو چکا ہے بلکہ پندرہ مت زیادہ ہو چکے ہیں تھد وڑا ساں

**مولانا امیر زمان سینسر مشر :** سب سے بات کرنی ہے پھر میرا بھی حق بتائے

**جناب اسپیکر :** نہیں مریانی کریں کل کر لیں Next Item اب Zero Hour is over

مری اکرمی خان آپ کی ایک قرارداد ہے جی۔  
قرارداد نمبر ۳ پیش کریں۔

**مولانا امیر زمان :** جناب اسپیکر ان سائل پر اب تک چیف مشر نے کچھ نہیں کہا بلکہ  
ایسے wind up کرنی ہے

**جناب اسپیکر :** کوئی بات نہیں وہ اگلی رفعہ آجائیں گے

**میر جان محمد خان جمالی :** جناب اسپیکر ہماری اطلاعات کے مطابق زیر و آور میں جو  
نکات خاص کروائیا کے سلے میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے وزیر اعلیٰ اعتماد

**جناب اسپیکر :** میں نے یہ کہا کہ اگر کوئی مسئلہ ایسا ہے اس کو باقاعدہ قواعد کے  
تحت move کریں اور اس کو دسخ کریں

**مولانا امیر زمان سینسر وزیر :** مسئلہ اس طرح ہے کہ زیر و آور پر سب دوستوں کو بولنا  
ہے

**جناب اسپیکر :** چلنے والیں

**مولانا امیر زمان سینسر وزیر :** بسم اللہ الرحمن الرحيم جناب اسپیکر مختلف سائل  
یہاں زیر و آگئے بلوچستان کے حوالے سے سب سے پہلے میں ایک گزارش کروں گا کہ چیف  
مشر صاحب سے چونکہ محرم کا مینہ آنے والا ہے اور محرم آنے سے پہلے کچھ لوگ ایسی حرکتیں

کر کے یہاں پر امن و امان کو خراب کرتے میں جس طرح سندھ اور پنجاب کے ہیں شاید آپ لوگوں نے اخبار میں پڑھا ہو گا کچھ دنوں پہلے ایک شخص نے قرآن شریف کو ہالی میں ڈالا جس کو بعد میں پولیس نے پکڑ لیا اور اب تھانہ یا جیل میں ہے جو کہ انتہائی افسوس ہاک واقع ہے جو ہمارے مذہبی اور قومی روایت کے خلاف ہے اور پھر خاص کر ایسے موقعے پر یہ تاثر مل رہے ہیں کہ یہاں پر بھی فرقہ واریت کی بنیاد پر یاد ہشت گردی کی بنیاد یا کسی بنیاد پر رکھ کر کے بلوچستان کے امن و امان کو اس طرح خراب کیا جائے جیسے کہ سندھ اور پنجاب کے ہیں تو انہاں میں ایک تو اس بات پر انتہائی پر ہزار مذہب کرکھا ہوں کہ ایک اسلامی ملک میں اور خاص کر ایک مذہبی صوبے میں اس طرح کے حرکت جو لوگ کرتے ہیں وہ مریے خیال ایک ایسے سزا کے حق دار ہیں جن کو ہم اپنی سزا دیں تاکہ دوسرا کوئی اس طرح تصور نہ کر سکے اس وقت وہ جیل میں ہے وزیر اعلیٰ سے میں یہ گزارش کروں گا کہ ایسے حالات پر وہ کمزی نظر رکھیں دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر میں نے نیب دیل کے لئے کسی کو NOC دے دیا وہ میئنے کے لئے توجہ دو میئنے پورے ہو جاتے ہیں اسی وقت مجھے انتقامیہ پکڑ لیتی ہے کہ بھائی آپ کا نام پورا ہو گی اب یا تجدید کریں یا یہ کام ہند کریں دوسرا جاپ سر کس کے لئے اگر عید کے تین دن کے لئے NOC لی جاتی ہے تو حصر پڑنے نہیں یہ عید کمال تک چلتی ہے سریاب کے طرف سے دوسرا طرف سے لوگ آتے ہیں کہ ساری رات ہماری نیز خراب ہو گئی ہے ان کو NOC دی ہے عید کے تین دن کے لئے اب چلنے ہیں پڑتے نہیں عید کب ختم ہو گی اب محرم تو شروع ہو گی اب یعنی ان کی عید ابھی تک ختم نہیں ہوئی دوسرا گزارش میں لے یہ کرنی ہے کہ بلوچستان میں خاص کر جماں تک میری معلومات ہیں ابھی میں اپنے حلقو سے آیا ہوں اور اس کی بات کرتا ہوں ہمارے حلقو میں ایسا ٹالہ باری ہوا ہے کہ کوئی بھی فصل نہ گندم اور درختوں کے میوہ کوئی بھی چیز نہیں چاہے سجاوی میں ہے یا یونی میں یا لور الائی یا مسلم ڈیل صرف گندم کا مسئلہ ہے تیرا جو ہوا آتی ہے اسکو کیا کہتے ہیں cyclone اور الائی اس سے تقریباً میرے خیال میں تیرہ چودہ آویز نمی ہوئے ہیں اور ہستال میں داخل ہیں اور بہت سے لوگ آنکھوں سے محروم ہو گئے ہیں تو یہ ایک عذاب الہی ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ

کسی جگہ نہ آئے  
میر عبدالکریم نو شیر وانی : جناب یہ تو کاہنہ کا مسئلہ اس کو آپ وہاں سمجھ کر ریس آپ  
گورنمنٹ کا حصہ ہیں اور سینٹر منٹر ہیں آپ کے پاس پیسے ہیں آپ اس کو اس بھلی میں کیوں دی سمجھ  
کرتے ہیں

مولانا امیر زمان سینٹر وزیر : جناب اپنیکر یہاں ساتھیوں نے نیشنل بائی وے کی  
بات کی اس کی تائید میں ایک بات کرتا ہوں وہ بات یہ ہے کہ ۳۶ فیصد نیشنل بائی وے بلوچستان  
میں ہے ۳۲ فیصد نیشنل بائی وے کی یہاں بلوچستان یوں پر ایک ڈائریکٹر اور ڈویژن کے یوں پر  
ایک چھوٹا سا آفیسر ہے پتہ نہیں سب انھیں ہے یا کیا ہے اور بار بار ہم نے مطالبہ کیا ہے کہ نیشنل  
بائی وے کے جو ۳۲ فیصد کی بات کرتے ہیں خود بلوچستان میں ہے آپ ہمیں ایک روڈ بھی ۳۲  
میں بتادیں کہ وہ صحیح حالت میں ہے اور جو پل وغیرہ نامیں گئے تھے انہی وہ بھی نوٹ گئے ہیں  
میرے ساتھیوں نے تجویز دی ہے میں بھی اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ جسمارے ہاں بھی نیشنل  
بائی وے کی اس طرح کی حالت ہے نیلی فون کے حوالے سے بھی جناب اپنیکر میں یہ کہوں گا  
بھاگ ہاڑی گئے وہی ٹیلیفون ایکچھ بدنی ہے اور اب تک ہد پڑی ہے اور موئی خلی میں بدنی  
ہے اب تک ہد پڑی ہے تو ایسے ہوتے سے جگنوں پر ایکچھ نہیں ہیں اور ہم نے بار بار ان کو کہا بھی  
ہے اس کے باوجود وہ ا نہیں چلاتے ہیں بلکہ میزی اڑہ میں ایکچھ ہے اس کو ابھی تک اشارت  
نہیں کیا گیا ہے تو ٹیلیفون کی بھی یہ حالت ہے اور نیشنل بائی وے کی بھی یہ حالت ہے جو مرکزی  
مسئلہ ہے اور مرکز سے تعلق رکھتے ہیں جہاں تک رحیم صاحب بار بار کہتے ہیں سینٹر منٹر پر  
نہیں شاید وہ کسی بات پر غصے میں ہے اور میں کہتا ہوں کہ اگر وہ غصے میں ہیں تو پھر وہ کل کراپنی  
بھروسہ اس نکال دے اس طرح نہ کے کہ سینٹر منٹر صاحب نے اسلام کی بات کی ہے سینٹر منٹر نے  
فلان کہا تھا وہ تو ہمارا اور آپ کی مشترک بات ہے اس میں ہم اور آپ شریک ہے ایسا نہیں کہ ہم  
آپ کو نکال رہے ہیں اور غنڈہ گردی کی بات ہو رہی ہے غنڈہ گردی دو قسم کے ہیں ایک وہ ہے کہ  
ایک آدمی ہے اس سے غنڈہ گردی ہوتی ہے چوری کر لی ایک سیاہی غنڈے اس کا ہم کیا علاج

کریں وہ پھر چاہے مولوی ہو چاہے پشتوں ہو چاہے وہ بلوچ کی شکل میں ہو چاہے وہ سردار اور خان کی شکل میں ہو چاہے شریف جمال کی شکل میں ہو

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : پوائنٹ آف آرڈر جناب اپنے  
جناب اپنے : جی جی

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : یہ دو قسم کی غنڈہ گیری اس کی تشریح کر دیں  
مولانا امیر زمان سینئر وزیر : تو جناب جمال تک سیاسی غنڈوں کی بات ہے وہ سیاسی  
غنڈوں کا علاج اسی پارٹی کے ساتھی چاہے وہ میری کیوں نہ ہوا شاء اللہ ہمارا نہیں ہو گا اور جمال  
تک وہ چورا ہے یا اس سطح و درجے ہے ان کے متعلق تو انتظامیہ کارروائی کرتے ہیں لیکن سیاسی  
غنڈوں کے سامنے انتظامیہ بے بس ہے اور انتظامیہ کچھ نہیں کر سکتا بلکہ میں یہ کہوں گا کہ اگر ترین  
صاحب کو قلعہ عبداللہ خان کاڑپی کمشن لگادیں تو وہ بھی بے بس ہو گا

جناب اپنے : لگا کر دیکھ لیں

مولانا امیر زمان سینئر وزیر : اگر مثلاً آپ مجھے کوئی کاڑپی کمشن لگادیں تو جب بھی  
میں بے بس ہوں گا

عبدالرحیم خان مندو خیل : پوائنٹ آف آرڈر جناب اپنے

جناب اپنے : عبدالرحیم خان صاحب

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب اپنے مولانا صاحب نے یہ بات کی کہ یہاں  
غنڈہ گردی ہم نے یہاں غنڈہ گردی کی بات سودی خوری کی بات کی جس سے حکومت ہیں اور  
اس کا یہ مسئلہ جو میں کسی بات پر آپ سے ہدایت نہیں ہوں آپ نے ایک اور کیس میں کہا کہ آئین  
معطل ہے فلاں ہے تو میں نے آپ کو آپ کی ڈیوٹی یاد دلائی کہ ابھی سب سے ہذا مسئلہ سودی  
خوری کا ہے اسکیں آپ گورنمنٹ ہیں آپ آرڈیننس پاس کر سکتے ہیں آپ اسکی میں قانون پاس  
سکر سکتے ہیں یہ آپ کی ذمہ داری ہے اب اس مسئلے کو آپ ہی لائے ہیں سیاسی غنڈہ گردی کی جمال  
تک بات ہے تو میں اس پر بات نہیں کروں گا لیکن میں یہ پھر آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ جو غنڈہ

گردی کرتے ہیں سب کو آپ کا تحفظ حاصل ہے آپ کا جمنڈا اس کو حاصل ہے With due Respect آپ کو یہ نہیں کہنا چاہئے تا تمام عبد اللہ خان میں جو لوگ ٹالٹ ملتے ہیں ان Payments کے مسئلے پے With due respect آپ کے پارٹی کے لوگ ہوتے ہیں آپ اس راہ پر چلے گئے اس لئے میں آپ سے Request کروں گا کہ اس مسئلے کو اس طرح حل ہجئی وہ نہ کریں یہ آپ کی ذمہ داری ہے بالکل غنڈے ہیں اور واقعی تمام صوبے میں غنڈے ہیں کاروباری ہے جو بھی ہے وہ جرم کر رہے ہیں عوام کو شکر کر رہے ہیں آپ مشری ہیں آپ کی مشری ہے آپ کا کامیاب ہے آپ اس کا چارہ کر رہے رہ گئی سیاسی غنڈہ گردی کی اس پے علیحدہ ایک تحریک لے آئیں گے پورے اس پر عصت کر لیں گے کہ سیاسی غنڈہ گردی کیا ہے اور کون ہے مربانی مولا نا امیر زمان سینئر صوبائی وزیر : جناب اپنے صاحب گزارش یہ ہے کہ میں نے سیاسی غنڈہ گردی کی جوبات کی ہے تو جموروی وطن پارٹی بھی ایک سیاسی جماعت ہے جمیعت علماء اسلام بھی ایک سیاسی جماعت ہے میں اپنے پی بھی ایک سیاسی جماعت ہے میں ایم بھی ایک سیاسی جماعت ہے اب وہ سارے خاموش ہیئے ہیں میں نے تو کہا کہ سیاسی کچھ غنڈے ہیں یہ میں نے تادیاب خان صاحب انھے گئے اور تین صاحب بھی انھے گئے تو معلوم ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے

سردار مصطفیٰ خان ترین : آپ کے کپڑوں میں آپ کے جامنوں میں آپ کے لباس میں آپ یہ کام کرتے ہیں اس لئے (شور)

عبدالکریم نو شیر وانی : جناب اپنے صاحب دونوں شف شف کر رہے ہیں شستا لوکیوں نہیں کہتے جناب یہ لوگ ایکشن میں پیسہ دیتے ہیں باقاعدہ جن کو سپورٹ کرتے ہیں اصل بات یہ نہیں ہے سرنہ وہ ان کو خشم کر سکتے ہیں اور نہ یہ ان کو خشم کر سکا ہے (شور)

جناب اپنے صاحب : تشریک رکھیں۔ بیٹھ جائیں۔

عبدالرازیم خان مندو خیل : ہماری طرف سے تو اپنے ہے ابھی آرڈیننس میں اسی میں بل لے آئیں البتہ یہ ہے ہماری طرف سے جناب والا سید ہی سارے ہی بات ہے ابھی عاقلوں

لے آئیں بل لے آئیں اس مسئلے پر بار بار ہم نے آپ کو کہا لیکن آپ نہیں کرتے ہیں ہم تو ابھی بھی  
کہتے ہیں آپ بل لے آئیں قانون لے آئیں آرڈیننس لے آئیں

جناب اپنیکر بالکل صحیح ہے تشریف رکھیں پڑھیں جی

مولانا امیر زمان سینئر صوبائی وزیر : جناب اپنیکر صاحب میں بھی وہ بات کرتا تھا  
جو میرے ذہن کے مطابق تھی اور خان صاحب بھی اپنی بات کرتا تھا دوسرے بھی کر سکتے تھے  
میں نے بات کرنی تھی غنڈہ گردی کے متعلق اور میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک غنڈہ  
گردی ہے وہ مریے ذہن کے مطابق والد عالم میں صحیح ہوں یا غلط و فس کے میں نے بتایا کہ ایک  
سیاسی ہے ایک اس طرح ہے کہ جناب اپنیکر ہو گئی بات آگے چلنے جی آپ

مولانا امیر زمان سینئر صوبائی وزیر : اور آگے چلنے کیلئے توبات یہ ہے کہ خان  
صاحب نے کہیں کی بات کی ملازمین کی بات کی اور قانون سازی کی بات انہوں نے کی قانون سازی  
کے متعلق اس اسمبلی نے کمیشن بنا لیا اور اس کمیشن کے دو تین میٹنگیں ہم نے بلاائی ہے ابھی بھی  
وہ میٹنگ میرے خیال میں سات تاریخ گو ہے جب بھی وہ سامنے آجائے انشاء اللہ ہم اسی میں  
پیش کر دیجے ایسا نہیں ہے کہ ہم اس مقصد سے ہٹ گئے ہیں اور یا جو ہم نے بات کی ہے اور اب ہم  
اس بات سے بیزار ہو چکے ہیں نہ جی ہم آج بھی اسی بات پر ہیں کل بھی انشاء اللہ اسی بات پر ہو گے  
لیکن ایک گزارش میں کرو گا ترین صاحب کے خدمت میں کہ وہ اس طرح کے جذباتی نہ ہیں  
جیسی انہوں نے ابھی ایک دو بات کی میں نے سن لی تو شاید وہ ہماری روایات کے بھی مطابق نہیں  
ہے اسلامی روایات کے مطابق بھی نہیں ہے یوں کہ بات ساتھی کھل کر کے کریں سیاسی بات ہو  
جماعتی بات ہو بلوچستان کا کوئی مسئلہ ہو کھل کر کے بات کریں لیکن اس انداز سے جارحانہ انداز سے  
بات کرنا تو یہ ہمپر ایسا نہیں ہے کہ ہمارا جواب نہیں ہے ہمارے ساتھ بھی جواب ہے انشاء اللہ

جناب اپنیکر : بہت بہت مریانی جی قائد ایوان صاحب نے ارشاد فرماتا ہے The floor

is with you now  
سردار محمد اختر مینگل قائد ایوان : تھیں یو جناب اپنیکر زیر و آور زکی روایت

رکھی گئی ہے ہمارے جان جمالی صاحب نے آج جو کچھ مسائل یہاں پر پیش کئے کچھ کا تعلق  
مرکزی گورنمنٹ سے ہے اور اکثر اوقات ہم نے اس فورم میں اس اصلی میں ان مسائل پر تمام  
ارکان اسلامی نے اس کو حل کرنے کی کوشش کی ہے اس سلسلے میں اپنی تجویزی ہوئی ہیں اپنے  
دل کی بھروسہ اس بھی نکالی ہیں مگر وہ مسائل ابھی تک حل نہیں ہو سکے خاص کروائڈ اکے سلسلے میں  
چند دوستوں نے جو کچھ مسائل پیش کئے تھے سرفہرست واپڈا کا مسئلہ ہے زمینداروں کے ساتھ  
کئی دنوں سے زمینداروں کی طرف سے مختلف علاقوں کے لوگوں کی طرف سے واپڈا کے رویے  
کے خلاف اخباری حوالوں سے جلے جلوس یہاں تک کہ روڈ بھی بلاک کر دیئے گئے ہیں یہ مسئلہ نہ  
صرف ہم نے اسلامی میں اخباریا ہے بلکہ فیڈرل گورنمنٹ کے ہر فورم پر واپڈا کی زیادتیوں کا مسئلہ  
اخباریا ہے ایک کی میٹنگ ہوئی ہے اس میں سرفہرست میں نے یہ مسئلہ اخباریا ہے جو واپڈا کا ہے یا  
ہمارے نیشنل ہائی وے کا نشنل پر واپڈل کارڈ پیش کیئی کی میٹنگ ہوئی ہے اس میں یہ مسئلہ رکھا  
گیا ہے سرفہرست ہمارے بلوچستان کیا یونیورسٹی میں رہا ہے پچھلے اوارڈ میں میری اس سلسلے میں  
فیڈرل واپڈا فسٹر سے تین میٹنگیں ہوئی ہے پہلے جناب اپنیکر جس وقت ہم لوگ فیڈرل  
گورنمنٹ سے بات کرتے تھے کہ جی ہمارے ہاں لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے پھر پیش ہو رہی ہے تو  
کہتے تھے جی جب تک رائیسیشن گدو بی رائیسیشن لائن وہ کمپلیٹ نہیں ہوتی یہ لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ  
جاری رہیگا اور پھر پیش کا سلسلہ جاری رہیگا جب ہم پوچھتے تھے کہ یہ کیوں نہیں ہو رہا تو الزام آتا  
تھا کہ یہ بلوچستان کے لوگ واڑ چوری کر رہے ہیں اس وقت جناب اپنیکر آپ موجود تھے جب  
پرائم نشر یہاں پر آئے تھے یہی ہم نے بریفنگ دی تھی ان کو اس دن بھی ہم نے واضح کیا تھا کہ  
اس چوری میں واپڈا کا اپنا عملہ ہے ستر میل لمبی واڑ رائیسیشن کا وہ کسی عام شخص کی نہیں کتابت نہیں  
ہے ہوتا یہ ہے کہ گوداموں سے یہ واڑ چوری ہو جاتے ہیں ان کوڈیکٹرز وغیرہ اور جو بھی کہے  
وغیرہ ہیں گوداموں سے چوری ہو جاتے ہیں جب کہ وہاں پر بمحاذے نہیں جاتے پھر الزام لگایا  
جاتا ہے جی وہاں کے علاقے کے لوگوں نے واڑ چوری کے ہم اس سے بھی انکار نہیں کر سکتے  
ممکن ہے اس میں کسی حد تک وہاں کے لوگوں کا بھی ہاتھ ہو چوری کے سلسلے میں مگر ۹۹ پر سوت

اس میں واپڈا کا اپنا عملہ ملوٹ ہے جو لوگ پکڑے گئے ہیں جمعہ و ازر جمعہ سمجھے کے اس میں واپڈا کے اعلیٰ آفیسر شامل ہیں اور اس چیز نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ دائرہ میں سے چوری کر کے لاہور میں بھائی جاتی ہے جہاں پر مختلف فیکریوں چوڑیاں اور مختلف قسم کے برتن وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں تو گزشتہ مینگ میں ہم نے اس بات پر فیڈرل گورنمنٹ کو بھی وہ مانتے پر راضی ہو گئے کہ واقعی اکیل و اپڈا کا عملہ شامل ہے جناب اپسیکر جہاں تک واپڈا کی زیادتیاں ہیں لودھیڈنگ وغیرہ ایک تو یہ بہانہ کرو ہے ہیں دوسری جوبات ہم نے زیر غور لائی تھی اس مینگ میں پہنچ گرید اسٹیشن اور ٹرانسیمیشن لائن کا کیونکہ اس میں کسی ساتھی نے ذکر نہیں خایہ بھی ایک واپڈا کی ان زیادتیوں کا ایک حصہ ہے جس کا میں ذکر کرنا چاہوں گا یہ اکیم بنی تھی آپرو ہوئی تھی ۱۹۹۱ء یا ۱۹۹۲ء میں تین ہنسے تھے جناب اپسیکر اس میں ایک پر او نشل گورنمنٹ کو پے کرنا تھا ایک حصہ فیڈرل گورنمنٹ کو ایک حصہ واپڈا کو ہمارے ذمہ تھا جسی پر او نشل گورنمنٹ کے ذمہ تھا تقریباً ۳۲ ملین اس عرصے میں دینے تھے ۳۰۸ کے قریب میرے وہ فیجرا گز کٹ یاد نہیں ہے واپڈا کے تھے۔

**جناب اپسیکر : The House is Adjoumed for fifteen minutes :**

(وقد برائے نماز نظر)

اسیل کا اجلاس ایک جج کرنٹیس منٹ پر نماز کے لئے متوج ہو اور دوبارہ دوچ کر پچھس منٹ پر زیر صدارت جناب اپسیکر شروع ہوا

**جناب اپسیکر : The floor was with you :**

**قاکد ایوان سردار محمد اختر مینگل :** واپڈا کے سلسلے میں جناب اپسیکر بات چیت ہو رہی تھی پہنچی خاص کر ٹرانسیمیشن لائن جو پہنچی سے تربت اور پہنچو گر پہنچانی تھی یہ کام دسمبر ۹۸ میں کمپیٹ ہوا تھا جس کا میں نے آپ کو فیجرا بتائی کہ ۷۲ ملین بلوجستان گورنمنٹ کے ذمے تھا ۳۰۸ کے قریب فیڈرل یا واپڈا کے ذمے تھا اور اسی طرح فیڈرل کے ذمے بھی اتنا کچھ امور تھا جہاں تک بلوجستان گورنمنٹ کا تعلق ہے اس نے واپڈا کے ریکارڈ کے مطابق ۷۲۲۲ کے مطابق

سے ۷۱۴ ملین روپے پہنچی ہے اس کے مطابق واپڈا اور فیڈرل گورنمنٹ کے ریکارڈ کے مطابق ہم نے تقریباً ۱۲ ملین Over and above ملین کی ہوئی ہیں یہ ہماری پرونشل گورنمنٹ کے ریکارڈ میں ہے واپڈا اس پر ابھی تک مان نہیں رہا وہ مسئلہ disputed ہے جس کے لئے ایک آٹھ کمیٹی بنائی گئی تھی ایک سال ہوا ہے اس آٹھ کمیٹی کو بنائے ہوئے کہ وہ بیٹھ کر اس کا جائزہ لے گی کہ فیڈرل گورنمنٹ کے فیجر صحیح ہیں یا پرونشل گورنمنٹ کے فیجر صحیح ہیں اس پر بھی جب فیڈرل منش سے جوابات پخت ہوئی تھی اس کا ذکر کیا گیا اور یہ فیصلہ اس میں کیا گیا ہے کہ یہ آٹھ کمیٹی بیٹھ کر اس کا جائزہ لے گی وہ آٹھ کمیٹی چاہے چھ میئنے میں جائزہ لیتی ہے یا چھ اسال میں جائزہ لیتی ہے وہ تو ہمارا فیڈرل گورنمنٹ کا مسئلہ ہے جو سڑہ سے یا ملین روپے ملتے ہیں یا ۱۲ ملین روپے ملتے ہیں مگر وہ نا انصافی جناب اپنے آپ دیکھیں کہ پرونشل گورنمنٹ اپنے محدود و سائل میں رہتے ہوئے اس نے اپنا حصہ پورا دیا ہوا ہے بلکہ زیادہ دیا ہوا ہے مگر فیڈرل گورنمنٹ اور واپڈا نے یہ کامیابی کے ساتھ بھی دے سکے ہیں ہم جانتے ہیں فیڈرل گورنمنٹ کے مالی مشکلات ہیں ہم جانتے ہیں واپڈا بھی خسارے میں ہے مگر اتنی مالی مشکلات جنہیں ہیں جو بلوچستان کے ہیں اتنے وہ خسارے میں نہیں ہیں جس طرح بلوچستان حکومت کئی سالوں سے خسارے میں چل رہی ہے اس کی بھی ہمیں تسلیاں دی گئی ہیں اور بیشتر ہائی وے کا مسئلہ ہے روڈوں کی جو خستہ حالت ہے خاص کر بیشتر ہائی وے کی جناب اپنے تقریباً دو ہزار چار سو کلو میٹر جو بیشتر ہائی وے کا ہمارے بلوچستان میں ہے اس کے لئے جو اس سال ایلوکیشن رکھی گئی تھی کوئی تفتیش کے لئے ۱۵۰ ملین کوئی کراچی کے لئے ۱۵۰ ملین ۳۵۰ مائل کا آئزیا ہے اور ۵۰۰ کے قریب میرے خیال کوئے اور کراچی کا ہو گا اب ان تین سو ملن کو تقریباً تیس کروڑ ہے اس تیس کروڑ کو ہم کس طرح ذہری بیوٹ کریں کس روڈ پر خرچ کریں میرے خیال میں ایوریج کاست لی جائے جو آج کے دور میں جعفر مندو خیل صاحب بھی ان سے ایگری کریں گے پر کلو میٹر کاست جو آتی ہے رہوڑ کی ایک رہوڑ تیس کے قریب ایک کروڑ چالیس لاکھ کے قریب آتی ہے اس سے تو ہمارے یہیں کلو میٹر روڈ نہیں بن سکتا میں کس کے لئے جو

ایلوکیشن دی گئی تھی دو سو ملین اور اس دو سو ملین سے بھی ایک تین ملین واپس کی طرف سے پے کئے گئے ہیں تھا جو ہیں تقریباً ۹ ملین ابھی تک ان پر ڈیوبھیں گالے سال کے لئے جوان کا کہنا ہے اس میں نہ گارنٹی میں دے سکتا ہوں نہ واپس اور ویشل ہائی وے کی نہ اس ایوان سے کوئی اس کی شورنی دے سکے گی کہ آج جو وہ کمیٹ ہے کہ رہے ہیں وہ پورا گریں گے تو کوئی تختان کے لکیت ان کا کہنا ہے کہ ہم ۵۰ ملین رکھیں گے اس سال اور کراچی کے لئے پانچ سو ملین کے قریب پھر بھی میں سمجھتا ہوں یہ رقم بھی بہت کم ہے یہ تقریباً ایک ارب کے قریب بھی نہیں ہوتی جہاں تک صرف موڑوے پر sorry نوٹ لاست از جو آپ کے ویشل ہائی وے کی ایلوکیشن تھی تیرا ارب کے قریب تھی اور تیرا ارب سے ہمیں صرف تمیں کروڑ ملے ہیں کم سے کم روڑ جو ہیں جتاب اپنے بھائیں گے اس حوالے سے اس کے نزدیک آبادی کے مطابق نہیں ہونی چاہئے جتنے آپ روڑ کوہنا آئیں گے اسی پیمانے پر اس کے نزدیک آبادی بھی منتقل ہوتی ہے یہ ایک لکھپس ہے جتاب اپنے بھائیں گے اسی پیمانے پر اس کے نزدیک آبادی کے مطابق تو ان کا ہمیا ہوا ایکاصلو ہے ان کے ہمیانے ہوئے ایک آئین ہے ان کے ہمیانے ہوئے ای پیمانہ ہے ہم نے اکثر یہ کہا ہے کہ جی جس وقت فندکی ایلوکیشن کرتے ہیں کم سے کم اس بھی کو مد نظر رکھیں جہا پر ڈولمنٹ ہو گی وہاں پر آبادی ہو گی جہا پر ڈولمنٹ نہیں ہو گی جو موجودہ آبادی ہے وہ مانگریٹ کر کے کسی اور علاقے میں جائے گی کراچی کی صورت حال دیکھیں آپ کراچی میں آج جو آبادی ہے وہ کراچی کی اپنی پیسک آبادی نہیں ہے کراچی میں ڈولمنٹ اندھریلا نریشن جو ہوئی ہے دوسرے علاقوں سے بلوچستان سے فرنگر سے پنجاب سے لوگ منتقل ہو کر وہاں پر آئے ہیں آپ جس علاقے میں پینے کے پانی کی سولت نہ ہو جس علاقے میں روزگار کے موقع نہ ہوں جس علاقے میں پیسک الہیت فیصلیہ موجود نہ ہوں جس علاقے میں پیسک ایلوکیشن کی فیصلیہ موجود نہ ہو اس میں لوگ رہ کر کیا کر یہ نے زمینداروں کے لئے زمینداروں کی وہ مراعات یا سولت اس میں نہ ہوں لوگ زمینداری کس طرح کر یہ نے ان کوں ہم فریلا نزدے سکتے ہیں نہ ان کو ہم محال دے سکتے ہیں نہ ان کیوں پانی دے سکتے ہیں اور پھر بھی ہم

کہیں کہ آپ آباد ہوں بلوچستان کی اکٹر آبادیا نئی وجہ سے Shift ہو کر سندھ اور دوسرے علاقوں کا انہوں نے رخ کیا ہے تو یہ جو بیانہ رکھا گیا ہے کہ آبادی کے مطابق علاقوں کو فنڈ دیا جائے جو سراسر غلط ہے فنڈ اگر دیے جائیں تو ان کے بیک باڑ نہیں کو دیکھ کر اس کے پسمندگی کو دیکھ کر فنڈ دیے جائیں جناب اپیکر بیٹھل بائی وے کس مسئلہ اور واپڈا مسئلہ تو میں نے ذکر کیا کچھ اور مسائل ہیں ایک تو ہمارے کریم نو شیر و انی صاحب نے ملازمین کے مسئلے کا ذکر کیا اور بلوچستان کے حقوق کا خبر ہے خدا کا کہ کریم نو شیر و انی بھی ہمیں بلوچستان کے حقوق کے بارے میں بتاتے ہیں بڑا حال ۷۹ ماڈل کے قوم پر ستون کو ہم بھی ویکلم کر یہی جہاں تک ملازمین کا تعلق ہے جناب اپیکر اس کے سلے میں ایک بیٹھی ہوئی کہیں بائی گئی تھی رحیم مندو خیل صاحب نے اس کا ذکر کرت کیا اس بیٹھی Minutes جو کافی جس کا ذکر رحیم صاحب کیا ہوا ہے اس سے بھی Agree کرتا ہوں مگر اس کہیں کے تمام ممبر ان کے دستخط اس میں موجود نہیں تھے جو یہ فیصلہ ہم نے کہیں میں رکھا اور کہیں نے اس پر یہ فیصلہ کیا کیونکہ تمام کہیں کے ممبر ان اس پر ایگر یہ نہیں کیا ہوا ہے تو اس پر کہیں کوئی فیصلہ نہیں کر سکی اس صرف دو ممبر ان کے دستخط ہوئے ایک مولوی امیر زمان اور ایک ہیں ہمارے اسد بلوج اس میں جان بھال بھی کہیں کے ممبر تھے موسیٰ جان تھے اور اس کے علاوہ سیکریٹری فائز اور کے سی ایس بھی میرے خیال میں اس کے ممبر تھے توجہ یہ Rec-

ommendation ہم کہیں میں لے آئے تو کہیں نے اتفاق کیا کیونکہ اسیں تمام ممبرز کے Recommendations شامل ہی نہیں تو اس کے لئے ہم نے ایک اور کہیں بائی جس میں کوئی کسل کے ممبر ان تھے کہیں کے ان کو ہم شامل کیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان ملازمین کے ساتھ چینھ کر اس مسئلے کو حل کریں مگر ایک ساتھ تو ملازمین کہیں کے ساتھ Negotiate کر رہے تھے دوسری طرف وہ Agitation اور اس کا بایکاٹ کیا ہو اتحادیوں نے دفتروں کا جو بائی کورٹ نے اس پر فیصلہ دیا اس پر میں کوئی comments دیا نہیں چاہتا جگل یر طیزی کا واقعہ اور سود کے سلسلے میں جناب اپیکر رحیم مندو خیل صاحب نے اور نسم اللہ صاحب نے بھی ذکر کیا تھا جہاں تک سود کا کاروبار ہے اس کو کسی بھی معاشرے میں یاد ہب میں میرے خیال میں

جاہر نہیں کہا جائیگا مصیبت یہ ہے جہاں اپنیکریہ دیکھا گیا ہے کہ سود کرنے والا کون ہے اور سود کے حوالے سے پیسہ لینے والا کون ہیں یہ معاملے سب اندر وہ کسی چار دیواری میں پیش کر کے جاتے ہیں نہ کسی گورنمنٹ کو پتہ ہے نہ کسی ایڈیشنریشن کو پتہ ہے چل کر کے کچھ عرصہ گزر جاتا ہے جب اس پر وہ پیسے ڈیو ہوتے ہیں جو پیسے کامالک ہے اپنے پیسے لینے جاتا ہے تو پھر یہ چیز اور پکار شر عوہ ہو جاتی ہے میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس کے سلسلے میں ہمیں قانون سازی کرنی چاہئے روک تھام کرنی چاہئے اس کی پیش کر اس پر کوئی تجاویز رحیم مندو خیل صاحب دینا چاہئے نسیم اللہ خان صاحب ہمیں کوئی اعتراض نہیں کہ جو غلط حرکتیں یا جو غلط کام ہو رہے ہیں ان کے روک تھام کے لئے چاہے اپوزیشن سے یا حکومت کی طرف سے کوئی بھی تجاویز آتی ہیں ہم نہیں دیکھ کر بیٹھے جنگل پیر علیزی کا جو واقعہ تھا اس کے سلسلے میں ہم نہیں ایک کمیٹی بھی تشکیل دیاں کہ صرف جنگل پیر علیزی کے بلند وہاں پر اکثر جو واقعات ہوتے اس کا جائزہ لے کر روپرٹ ہمارے پاس پہنچیں اور یہ جو واقعہ ہوا ہے خاص کر جس کا ذکر نسیم اللہ خان نے کیا کہ چند خواتین کو گازی میں بخاکروہ ہماری قبائلی روایت ہمارے معاشرے ہمارے مذہبی روایت بھی اس کی اجازت نہیں دیتے سر اسر غلط ہے جو بھی اس میں ملوث ہے اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی فرقہ واریت کے متعلق مولانا امیر زمان صاحب نے سلسلہ پیش کیا تھا بلوجستان ایک واحد صوبہ ہے جو قبر الہی سے محفوظ ہے جو اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں یہ جرام جو ہیں کم ہیں اس وجہ سے کہ کچھ قبائلی روایات ہیں کچھ بھائی چارے ہیں کچھ لوگوں کی آپ ہمیں روایتیں ہیں یہ بلوجستان میں نہ ہونے کے برادر ہیں لیکن آج نہ ہو کل جو ملکی حالات ہیں شاید کل یہ صوبہ بھی اس کی لپیٹ میں آجائے مگر اس کے لئے جو محروم کامیابی ہے تو ہم نے ایڈیشنریشن کو تمام ان علاقوں میں جماں یہ خداشان پائے جاتے ہیں ان کو ہم نے انٹر کشن دی ہوئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں علمائے کرام سے درخواست کروں گا کہ وہ اس میں پوش پیش رہیں ان کا جو کروار ہے فرقہ واریت کو روکنے کے لئے وہ اہم روں ادا کر سکتا ہے ان کا کاردار تو ان سے بھی درخواست ہے اور بلوجستان کے عوام سے بھی ہماری یہ درخواست ہو گی کہ اس گھناؤنی سازش کا

حد نہ ہیں۔ لہس درخواست کرنا ہمارا کام ہے اور اس سے چنان کام ہے ڈال باری اروٹیلی فون  
ایکچھے کے بارے میں مولانا امیر زمان نے مسئلہ اخیالیا تھا کچھ علاقوں کا قلعہ سیف اللہ اور ان  
علاقوں کا جناب اپنیکر ڈال باری اور سیلاب سے کئی علاقوں میں نقصان ہوئے ہیں کیونکہ قائم کر  
اس کا چائزہ لے گا جو بھی صوبائی حکومت سے ہو اتعادن کی اجائے گا۔ ٹیلی فون ایکچھے کے سلسلے  
میں ایک مسئلہ فیڈرل گورنمنٹ کا آیا ہے کافی ایکچھے ہمارے نہ ہوئے ہیں جو صرف بلڈنگ کی  
سلسلہ پر مکمل ہیں بھدن میں آلات بھی نصب ہیں اور آئندہ دس کے قریب ایکچھے بالکل مکمل ہیں اور  
ان کو اجازت بھی مل گئی ہے گز عہدہ دنوں جب میں اسلام آباد میں تھا تو چینز میں پیٹی سی سے  
میری طاقتات ہوئی اور تمام مسائل اس کے سامنے رکھے اور ہر دور کی طرح اس بار بھی ہمیں تسلی  
دی گئی کہ اس پر کام جلد شروع ہو جائے گا اسیں تسلی پر پہلاس سال گزارے ہیں پانچ سال اور  
گزار دیں گے ہکر یہ

### جناب اپنیکر : جی عبدالرحیم خان مندو خیل

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب یہ بولاں کی سب تحصیل کلن میں جو میں  
نے مسلسل نشان دہی کی کہ مسلسل اس طلاقتے میں میر احمد شاہ موضوع اور موضوع رسم و اس کے  
سامنے گوئی ہے۔ گوئی کلن کتن شاہ اس میں جو مختلف دس جنوری سے واقعات ہو رہے ہیں  
اس کے متعلق نہیں فرمایا۔

سردار محمد اختر مینگل قائد ایوان : اس کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ وہاں مختلف  
رہنے والوں زمینوں پر تبعہ کیا ہوا ہے اور یہ مسئلہ چند لوڑ کورس میں بھی چال رہا ہے ہاری کئے  
ہیں کہ یہ زمین ہماری ہے اور وہیں پر جو مختلف قہائل کتے ہیں وہ زمین ہماری ہے اس سلسلے میں  
کوئی معلومات ہوئی ایسے محریش کو ہدایات چاری کر دیں گے کسی کے ساتھ ہے وہ وہاں زمین کا  
ماں کہ ہے یا جو وہاں کا ہاری ہو رہا ہے ان کے ساتھ کوئی زیادتی نہ کی جائے۔ ہکر یہ

جناب اپنیکر : ہکر یہ جناب آج کے ایجنسیے پر اگلی قرارداد میر عہد اکریم ذشیر الدلی صاحب کی  
ہے وہ یہاں نہیں ہے ذخیر کیا ہے پر قرارداد کیسے پیش ہو سکتی ہے۔

عبدالر حیم خان مندو خیل : جناب میں ان کی طرف سے یہ تحریک پیش کرتا ہوں  
کہ اس قرار داد کو موخر کر دیا جائے

جناب اپسیکر : آپ رکو یہست کر رہے ہیں تو-  
reday

جناب اپسیکر : اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۲ مئی ۹۸ بوقت گیارہ چھ سچھ تک کے لئے  
ملتوی کی جاتی ہے اجلاس کی کارروائی بوقت دوچھ کر چالیس منٹ پر مورخہ ۲ مئی ۹۸ء بروز ہفت  
گیارہ چھ سچھ تک کے لئے ملتوی ہو گئی۔